فہرست مخطوطات

ترتیب

سید محمد متین ہاشمی
شاہد الرحمن صدیقی

جلد دوم

مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور

فہرستِ مخطوطات

(عربی و فارسی)

مرکزِ تحقیق

دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری

جلد دوم

ترتیب و تحقیق

مولانا سید محمد متین ہاشمی ایم اے، ریسرچ ایڈوائزر

مولانا ساجد الرحمن صدیقی ایم اے، ریسرچ اسسٹنٹ

شائع کردہ

مرکزِ تحقیق، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری

نسبت روڈ ۔ لاہور

سلسلہ مطبوعات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری ، لاہور نمبر ۲

ناشر : مرکز تحقیق ، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری ، لاہور

مطبع : شمار آرٹ پریس ، رام گلی نمبر ۲ ، برانڈرتھ روڈ ، لاہور

طابع : ایم - ایس - سہیل

زیر اہتمام : غلام حسین ریسرچ اسسٹنٹ دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری
نسبت روڈ ، لاہور

تعداد : ۵۰۰

قیمت : 60/-

فہرست مندرجات

تشکر

ہم متروکہ وقف املاک بورڈ حکومت پاکستان کے بے حد شکر گزار ہیں کیوں کہ اس کے مؤثر مالی تعاون اور علمی سرپرستی کے بغیر اس تحقیقی کم کی انجام دہی سخت دشوار تھی۔

ادارہ

لیکن جتنا کچھ بھی موجود ہے خاص اہمیت رکھتا ہے اور قابل توجہ ہے -

(۲) دوسری کتاب اسرار قادر ہے - یہ کتاب مولوی محمد جان ولد مولوی عبدالغفور کی تالیف ہے ظاہر ہے کہ اس کا تعلق سلسلۂ قادریہ سے ھے اور اس میں تمام ضروری احوال و اوراد و مسائل و واقعات آ گئے ہیں - ھم نے دنیا کے مختلف مخطوطات کی فہرستیں دیکھی ہیں مگر کہیں بھی اس کتاب کا ذکر نہیں ملا - یہ مخطوطہ نہایت ھی اھم اور نادر ھے -

(۳) تیسری کتاب تذکرہ بزرگان چاچڑاں ہے ، یہ مخطوطہ اردو زبان میں ہے اور ظاہر ھے کہ اردو زبان کے اندر یہ ایک اھم اضافہ ھے - بعض علم دوست اردو کے مخطوطات کی فہرست مرتب کر رہے ہیں ان کے لیے اس میں قابل قدر معلومات ہیں قیاس کہتا ہے کہ یہ بھی غیر مطبوعہ ہے -

(۴) چوتھا مخطوطہ رسالہ اصول فقہ ہے - یہ مولانا شاہ اسمعیل کی تصنیف ہے یہ رسالہ ایک جامع تصنیف ہے اور نادر و نایاب ہے -

(۵) اور آخراً الخلاصہ فی اصول الحدیث کا ذکر بھی نا گزیر ہے کہ یہ تالیف محمد بن محمد بن ابی بکر بن علی بن ابی شریف المقدسی المتوفی ۹۰۶ ھجری کی ہے اس کتاب کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ھے اور یہ بھی ایک نادر مخطوطہ ہے پورے وثوق سے تو نہیں کہا جا سکتا البتہ غالب گمان ہے کہ یہ رسالہ بھی کبھی طبع نہیں ھوا اور اگر ھوا بھی ھو تو اس کے مطبوعہ نسخے نایاب ھوں گے -

ان چند مخطوطات کی نشاندھی اس لیے کر دی گئی ہے کہ محقیقن کی توجہ ان کی طرف مبذول کرائی جائے تا کہ ان پر کام کرنے میں آسانی ہو ۔ ھمارے ھاں تحقیق کا ایک خاص انداز ہے اور وہ یہ کہ معلومات کو جمع کر دینا ہی کافی سمجھتے ہیں مگر ان معلومات پر تفصیلی کام کو تحقیق نہیں سمجھتے ۔ ان دونوں ہیں بہت بڑا فرق ہے ۔ تحقیق کے اندر ذاتی فکر کو زیادہ دخل ھوتا ہے اور محنت کو کم ! جب انسان موضوعات پر سوچ کر اپنی راھیں نکالتا ہے اور اپنی رائے کے حق میں دیگر تحریرات پیش کر کے ایک نیا زاویہ نگاہ پیش کرتا ھے تو یہ تحقیق کا کام ھوتا ھے ۔ اب ان نشان دادہ مخطوطات کے موضوعات کو پڑھ کر اس زمانے کے فکر سے اندازہ لگایا جائے جس پر اپنا فکر منضبط کر کے ایک نئی راہ نکالی جائے یا اسی کی جدید طرز میں تصدیق و توثیق کر دی جائے تو یہ تحقیق ھو گی ۔ ان عبارات کو پڑھ کر ان کا ترجمہ کر دینا تحقیق نہیں کہلائے گا جب تک اس کے اندر اختلافی نوٹ یا تصدیقی حواشی نہ لگائیں گے ۔ یہ ھونا چاھیے ھمارا انداز تحقیق ۔ ان چند الفاظ سے کسی کی دلشکنی مقصود نہیں ھے بلکہ راھنمائی ھے ۔ ھمارے ھاں جو تحقیق کا غلط مفہوم پیدا پیدا ھو گیا ہے اس پر نظرثانی کی ضرورت ھے کیونکہ تحقیق ھی سے قومیں آگے بڑھ سکتی ہیں ۔ جہاں ترقی نہیں ہے وھاں تحقیق ناپید ھوتی ہے ۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) خواجہ عبدالرشید
چئیرمین دیال سنگھ لائبریری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور متروکہ وقف املاک بورڈ کے مؤثر مالی تعاون کی بدولت ہم حسب وعدہ فہرست مخطوطات دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری کی دوسری جلد شائع کر رہے ہیں اور امیدوار ہیں کہ جس طرح ملک کے اہل علم و تحقیق نے ہماری پیش کردہ فہرست مخطوطات کی پہلی جلد کو قدر دانی کی نگاہ سے دیکھا اور ہمیں اپنے مفید مشوروں سے نوازا اسی طرح اس جلد کو بھی پسند فرما کر ہماری ہمت افزائی فرمائیں گے۔

اس جلد میں کل ایک سو پچاس مخطوطات کے کوائف پیش کیے گئے ہیں ان میں چند نادر و نایاب بھی ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کے بارے میں ہمارا ذاتی خیال ہے کہ وہ غیر مطبوع ہیں اور غالباً علمی دنیا ان سے متعارف نہیں ہے۔ یہ محض قیاس ہے حتماً کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔

اس جلد کی ترتیب بھی جلد اول کی طرز پر ہوئی ہے البتہ مخطوطات کے صوری کوائف بیان کرتے وقت ان کی پیمائش انچوں کی بجائے سینٹی میٹر میں درج کی گئی ہے کیوں کہ یہ جدید طریقے کے مطابق ہے۔

اسی طرح اگر ہم نے محسوس کیا کہ زیر نظر مخطوطہ غیر متعارف اور مولف متعارف ہے تو ذرا تفصیل سے مخطوطے کا تعارف کرا دیا ہے اور اگر دیکھا کہ مخطوطہ تو متعارف ہے لیکن اس

کےمؤلف کی شخصیت پر تاریخ کی گرد جمی ہوئی ہے اور اس کا علمی کام اکثر اہل علم کی نگاہوں سے اوجھل ھے تو پھر ضروری تفصیل دے کر مصنف کا تعارف کرایا ھے اور دنیا کی مشہور فہارس سے استفادہ کر کے اس کے علمی کام کو سامنے لانے کی کوشش کی ھے اس سارے کام کے دوران ھم نے ایجاز کو بھر حال مد نظر رکھا ھے

یہ تو ایک امر مسلم ھے کہ علمی و تمدنی ترقیات میں مخطوطات کو غیر معمولی اھمیت حاصل ھے لیکن ھمارے ملک میں جس بے دردی سے اس دولت کا ضیاع ھوا ھے یا ھو رہا ھے اس کی مثال بھی ملنی مشکل ھے لوگ نادر و نایاب مخطوطات کو اپنے آباء و اجداد کی دولت سمجھکر الماریوں یا بوریوں میں رکھ چھوڑتے ہیں اور کیڑے انہیں تباہ کر ڈالتے ہیں اس طرح علمی دنیا اس بیش بہا دولت سے محروم رہ جاتی ھے ۔ چنانچہ اس فہرست کی ترتیب کے دوران بہت سے ایسے بھی مخطوطات ھماری نظر سے گزرے جن کے ابتدائی صفحات یا آخری صفحات غائب تھے اور بعض ایسے بھی مخطوطات تھے جن کے دونوں طرف کے صفحات غائب پائے گئے ۔ لہذا اس بات کے تعین میں کہ اس کا نام کیا ھے یا اس کا مؤلف کون ھے ھمیں سخت محنت کرنی پڑی ۔ بعض اوقات تو ھم کامیاب ھوئے لیکن اکثر نا کام رہے ۔ مگر محض اس خیال کے تحت کہ اس کو بھی دنیا کے سامنے آ جانا چاھیے ممکن ھے کہ کوئی اللہ کا بندہ اس کی حقیقت کا سراغ لگا لے اور اس طرح اس سے استفادے کی شکل پیدا ھو جائے ھم نے مذکورہ صدر قسم کے مخطوطات کو بھی اپنی فہرست میں درج کر دیا ہے ۔

انسان تو خطا و نسیان کا پتلا ہے اس لیے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس فہرست کی ترتیب میں ہم سے غلطیاں سرزد نہیں ہوئی ہونگی لہذا اگر مخلصانہ طور پر ان غلطیوں یا خامیوں کی نشان دہی کر دی جائے تو ہم شکر گزار ہوں گے ۔

میں اس امر کے اظہار پر فخر و مسرت محسوس کرتا ہوں کہ جناب لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) خواجہ عبدالرشید صاحب چئرمین دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری نے حسب سابق اس جلد کے مسودے پر بھی نظر ثانی فرمائی ہے اور اکثر مواقع پر ہماری رہبری کی ہے ہم خواجہ صاحب موصوف کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں اپنے تبحر علمی اور وسعت مطالعہ سے فیض یاب ہونے کا موقع عنایت فرمایا ۔

عالی جناب ڈاکٹر خان سعید احمد صاحب چئیرمین متروکہ وقف املاک بورڈ اور جناب شیخ حمیداللہی صاحب سیکرٹری بورڈ بھی ہمارے دلی شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کی طباعت کے لیے فنڈز فراہم کیے اور اس طرح ہمیں موقع بخشا کہ ہر طرف سے بے فکر ہو کر ہم اس کام کو انجام دیں ۔ ان حضرات کی یہ مساعی جمیلہ لائق صد تبریک اور باعث ہزار امتنان ہیں ۔

جناب ایم ۔ ایچ صدیقی صاحب سیکریٹری / لائبریرین اور جناب ساجدالرحمان صدیقی کا بھی میں شکر گذار ہوں جنہوں نے اس کام کی انجام دہی میں بھر پور تعاون کیا آخرالذکر نے تو ترتیب میں بھی حصہ لیا ۔ مجھے حافظ غلام حسین ریسرچ اسسٹنٹ دیال سنگھ کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جنھوں نے اس کتاب کی طباعت کے

سلسلے میں پوری تندھی سے کام کیا اور حقیقتاً اس کو قارئین کے ھاتوں تک لے جانے کی ذمہ داری انھی کی ھے -

اللہ تعالیٰ سے دعا ھے کہ ھماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے - آمین!

سید محمد متین ھاشمی

ریسرچ ایڈوائزر

دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری (لاھور)

مؤرخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع
۲۹۷٫۱۴
ق

قرآن کریم

(مخطوطه نمبر ۳٦۱)

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۳ سم

۲- اوراق : ۴۵۱

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : شیخ محمد بن سید شریف ۱۰۷۹ھ

۵- آغاز : ''الحمدللہ رب العالمین،،

٦- اختتام : ''من الجنة والناس،،

۷- کیفیت : الفاتحة اور البقرة پر کبود و مطلا لوحیں بنی هوئی هیں - تمام صفحات مجدول مطلا کبود و سرخ هیں - دوائر آیات مطلا هیں - علامات اوقاف اور اسمائے سور سرخ روشنائی سے لکھے گئے هیں - بعض مقامات پر مختلف قرآتیں بھی درج هیں - مؤرخ ہے اور کاتب کا نام تحریر ہے - مصحف کریم بوسیده و دریده ہے - اور مرمت طلب ہے -

---

قرآن کریم

(مخطوطه نمبر ۹۵)

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ س م

۲- اوراق : ٦۳۰

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نور محمد ۱۱٦۲ھ

ترقیمہ

''تمت شد قرآن مجید بدست خط فقیر حقیر نور محمد ساکن موضع نورپور پرگنہ اتک بتاریخ ماہ ذی قعدہ ۱۱٦۲ھ بروز جمعہ تحریریافت،،

۵- آغاز : ''الحمدللہ رب العالمین،،

٦- اختتام : ''من الجنۃ والناس،،

۷- کیفیت : ایک عمدہ نسخہ ہے .. علامات اوقاف ، رکوعات اور اسمائے سور سرخ روشنائی سے لکھے گئے ھیں - آخر میں دعائے ختم قرآن مذکور ہے - جو دو صفحات پر مشتمل ہے .. ایک ابجدھوز سے کلید بنائی گئی جو قراء سبعہ کی مختلف قرآتوں کی جانب مشیر ہے -

قرآن کریم

ع
۲۹۷٬۱۴
ق

(مخطوطہ نمبر ۳۶۶)

۱- تقطیع : ۲۶ × ۱۳ س م

۲- اوراق : ۴۹۹

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : عبدالرحیم شاگرد حافظ محمد عظیم جیوساکن پشاور ۱۲۶۷ھ

۵- آغاز : ''الحمدللہ رب العالمین،،

۶- اختتام : ''من الجنۃ والناس،،

۷- کیفیت : آغاز میں دو لوحیں مطلا و کبود بنی ہوئی ہیں - تمام صفحات مجدول کبود و سرخ ہیں - علامات اوقاف ، رکوعات اور اسمائے سور سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں -

قرآن کریم

ع
۲۹۷٬۱۴
ق

(مخطوطہ نمبر ۱۹۳)

۱- تقطیع : ۲۰٫۰ × ۱۱ س م

۲- اوراق : ۵۳۸

۳- خط : نسخ مطلا

۴- کاتب : نامعلوم

۵- آغاز : ''الحمدللہ رب العالمین،،

۶- اختتام : ''من الجنۃ والناس،،

۷- کیفیت : ہر حیثیت سے مکمل ایک عمدہ اور نفیس نسخہ ہے ،

تمام مطلا اور مجدول ہے ، علامات اوقاف ، رکوعات اور اسمائے سور سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں - آیات کے دائرے مطلا ہیں اور سورتوں کے آغاز میں حاشیے پر شمسے بنائے گئے ہیں -

صفحہ اول پر میرزا برخوردار نے اس مصحف کی خریداری پر یہ نوٹ لکھا ہے -

''بحکم ایں کریم ملک الجبار بندہ عاجز گنہگار الراجی الی رحمۃاللہ العزیز الغفار میرزا برخوردار برائے تلاوت کلام ملک العلیم العلام بہدیہ ناتمام۔ درقبض خود گرفت در قصبہ درک ... صوبہ تہتہ در عصر سلطنت معظم شاہ اللہم و فقہ و بارکہ علیہ وعلی آلہ وسلم -،،

آخری صفحہ پر یہ نوٹ درج ہے -

''بتاریخ غرہ شہر محرم الحرام سنہ آور معظم شاہ بادشاہ در صوبہ تہتہ در قصبہ درک بجہۃ تلاوۃ بندہ درگاہ الراجی الی رحمت اللہ لطف اللہ بیگ ولد شکر اللہ بیگ .. ؟ از کاتب کلام ملک عزیز علام ھدیہ داد گرفت -،،

اس قرآن کریم کی تصحیح و مقابلہ کیا گیا ہے - **مصحح** حضرات کے دستخط اس طرح ثبت ہیں -

(۱) مولوی اسداللہ سندھی (۲) مولوی محمد فاضل ملتانی (۳) قاضی حسن علی سیت پوری -

۷

ع
۲۹۷/۱۵
ق

قرآن کریم مترجم فارسی

(مخطوطه نمبر ۱۵۳)

۱- تقطیع : ۲۵ × ۱۵ س م

۲- اوراق : ۲۷۵

۳- خط : نسخ و نستعلیق

۴- کاتب : محمد فاضل ۱۱۲۲ھ

ترقیمہ

"بتاریخ غرہ جمید ؟ الثانی ۱۱۲۲ھ بوقت نماز پیشین از دست محمد فاضل گنہگار امیدوار برحمت پروردگار غفراللہ لہ ذنوبہ .. عبدالشکور صوفی رقم شد

۵- آغاز : "الحمدللہ رب العالمین"

۶- اختتام : "من الجنة والناس"

۷- کیفیت : تمام قرآن مطلا ہے ترجمہ بین السطور سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے ، حاشیئے پاروں اور سورتوں کے آغاز میں شمسے بنائے گئے ہیں - فی الجملہ ایک عمدہ نسخہ ہے

ع
۲۹۷/۱۵
ق

قرآن کریم مترجم فارسی

(مخطوط نمبر ۳۹۶)

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۳ س م

۲- اوراق : ۵۱۳

۳- خط : نسخ و نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- آغاز : "الحمدللہ رب العالمین"

۶- **اختتام** : ''فی صدور الناس من الجنۃ والناس،،

۷- **کیفیت** : عمدہ مطلا اور مترجم قرآن کریم ہے - تمام صفحات مجدول مطلا و برنگ کبود ہیں ، فاتحۃ الکتاب لوح دار مطلا ہے ، صفحہ اول پر دو مہریں ہیں - بالائی مہر کی عبارت حسب ذیل ہے -

''الٰہی خیر میخواہم و از درگاہ تو میخواہم،،

(محمد) ۱۲۰۰ھ

اس مہر میں محمد اثنائے جملہ میں درج ہے ، غالبا مالک کا نام ہے - زیریں مہر ان الفاظ پر مشتمل ہے :

''المتوکل علی اللہ .... عین محمد خان ۱۲۱۳ھ،،

مہر زیریں میں ایک لفظ بہت ہلکا مرتسم ہونے کی بناء پر پڑھا نہ جا سکا - قرآن کریم کے حواشی پر جستہ جستہ تفسیری اندراجات مذکور ہیں آخر کا ایک صفحہ دریدہ ہے مگر مصحف مکمل ہے - چند صفحات دعائے ختم القرآن وغیرہ پر مشتمل ہیں جو الحاق ہیں اور بعد میں شامل کیے گئے ہیں -

---

تفسیر

۱ - تفسیر بیضاوی ، جلد اول

۲ - ،، جلد دوم

۳ - تفسیر پارہ عم (اردو)

۴ - تفسیر حسینی

۵ - تفسیر حسینی

ع

۲۹۷،۱٦

ب ـ ت

تفسیر البیضاوی جلد اول

(مخطوطہ ۵۸۵)

تفسیر عربی

۱- تقطیع : ۲٦ × ۱۷ سم

۲- اوراق : ۳۳۳

۳- خط : نسخ و نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی ابوالخیر ناصرالدین الشیرازی البیضاوی المتوفی ۶۸۵ھ یا ۶۹۱ھ -

٦- آغاز : الحمدللہ الذی انزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا

۷- اختتام : و عنہ علیہ السلام من قرا سورۃ الکہف من آخرھا کانت لہ نوراً من قرنہ الی قدمہ و من قراھا کلھا کانت لہ نوراً من الارض الی السماء

۸- کیفیت : اس مخطوطے کے آخری صفحے پر جہاں کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج تھی سیاہ روشنائی لگا دی گئی ہے اس لیے کاتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا - اسی کتاب کی جلد ثانی جو اسی کاتب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جس نے اس جلد کی کتابت کی ہے ۱۱۹۵ھ میں لکھی گئی ہے - اس لیے قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ تحریر بھی ۱۱۹۵ھ کی ہے - اس جلد کے اوراق نقصانات سے محفوظ ہیں - قرآنی آیات خط نسخ میں ہیں اور تفسیری عبارت نستعلیق میں لکھی گئی ہے - کتاب پر حاشیہ چڑھایا گیا ہے لیکن محشی کا نام درج نہیں ہے حروف روشن اور واضح ہیں - مخطوطہ سورہ فاتحہ سے شروع ہو کر سورہ کہف (سولھویں پارے) پر اختتام پذیر ہوا ہے -

تفسیر البیضاوی جلد ثانی

ع

(مخطوطہ ۵۸٦)

۲۹۷٬۱٦

تفسیر - عربی

ب - ت

۱- تقطیع : ۲٦ × ۱٦ س م

۲- اوراق : ۳۲۱

۳- خط : نسخ و نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی ابوالخیر ناصرالدین الشیرازی البیضاوی المتوفی ۶۸۵ھ یا ۶۹۱ھ

٦- آغاز : کھیعص اما ال ابو عمرو والھاء لان

۷- اختتام : یوم یدع الداع فان نسیان حق اللہ یعم الثقلین وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ المعوذتین فکانما اقرأ الکتاب التی انزلھا اللہ تعالیٰ

۸- کیفیت : یہ مخطوطہ نہایت خستہ حالت میں ہے - اکثر اوراق آب رسیدہ اور دریدہ ہیں -

اس کی تاریخ کتابت دوم محرم الحرام ۱۱۹۵ھ مندرج ہے جلد اول کی طرح مخطوطے کے پہلے صفحے پر غالباً مالک کا نام درج تھا جس پر سیاہ روشنائی لگائی گئی ہے تا کہ نام پڑھا نہ جا سکے - اسی طرح آخری صفحے پر بھی جہاں مالک یا کاتب کا نام درج تھا سیاہ روشنائی لگا دی گئی ہے - سورتوں کے نام سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں متن قرآن کی عبارت خط نسخ میں ہے اور تفسیر کی عبارت نستعلیق میں - مخطوطے پر حاشیہ چڑھایا گیا ہے لیکن محشی کا نام

درج نہیں ہے - اکثر مقامات پر بین السطور میں مختصر لفظی توضیحات لکھی ہوئی ہیں اس نسخے کی کتابت بھی عام قسم کی ہے اور کوئی خاص بات نظر نہیں آتی -

یہ نسخہ سورۂ مریم سے شروع ہو کر سورۂ الناس پر اختتام پذیر ہوا ہے -

-----

تفسیر پارہ عم

(مخطوطہ نمبر ۷۰۳) ۲۹۷٬۱۶۲۲

تفسیر - اردو ع - ت

۱- **تقطیع** : ۲۳ × ۱۹ سم

۲- **اوراق** : ۲۳۴

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نا معلوم تاریخ کتابت ۱۳ صفر ۱۲۵۵ھ

۵- **مؤلف** : میر عزیز اللہ بن میر عالم الحسینی ھمرنگ -

۶- **آغاز** : بہترین تفسیر حمد الہٰی اور خوشترین تقریر نعت رسالت پناھی،،

۷- **اختتام** : یہ تفسیر خوش تقریر سیپارۂ عم یتسا‌ٔلون کی تصنیف سیدی ...... میر عزیز اللہ بن میر عالم تمت تمام شد -

۸- **کیفیت** : یہ تفسیر قرآن کریم کے تیسویں پارے پر مشتمل ہے اور ایک علمی تصنیف ہے بیضاوی کے بکثرت حوالے درج کیے گئے ہیں اور متعدد مقامات پر مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ زمحشری کے بھی حوالے موجود ہیں -

اس تفسیر کا تاریخی نام 'چراغ ابدی' ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ ۱۲۶۲ھ کی تصنیف ہے خط معمولی ہے اور املاء کی غلطیاں بکثرت موجود ہیں -

---

تفسیر حسینی

(مخطوط نمبر ۳۶۵)

تفسیر - فارسی

۱- تقطیع : ۲۵ × ۱۶ سم

۲- اوراق : ۳۵۸

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : کمال الدین حسین بن علی واعظ کاشفی ، بیہقی ۹۱۰ھ

۶- آغاز : ''بعد از تمہید قواعد محامد الٰہی و تاسیس مبانی ثنا خوانی حضرت رسالت پناہی علیہ و علی آلہ و صحبہ صلوۃ مصونۃ عن التناہی نمودہ میشود'' -

۷- اختتام : ''یکی را یعنی بریا وضع عمل نکند کہ ریا شرک اصغر است وتباہ کنندہ عمل نعوذ باللہ من الریاء ونعتصم بہ من وقوع الذلل

۸- کیفیت : سورہ الکہف کے اختتام تک ۱۵ پاروں پر مشتمل تفسیر حسینی کا ایک عمدہ اور بہترین نسخہ ہے ، الفاظ مصحف سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں ، نام کاتب مذکور نہیں ہے ، تاریخ درج ہے مگر غیر واضح ہے اندازاً ۱۰۵۰ھ قرار دیا جا سکتا ہے - واللہ اعلم -

---

ف

۲۹۷.۱۶

ک - ت

تفسیر حسینی

(مخطوطہ نمبر ۳۴۹)

تفسیر - فارسی

۱- تقطیع : ۲۵ × ۱۶ سم

۲- اوراق : ۳۴۴

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : عبدالرزاق بن فتح محمد

۵- مؤلف : کمال‌الدین حسین بن علی واعظ کاشفی ، بیہقی ۹۱۰ھ

۶- آغاز : ''بعد از تمہید قواعد محامد الٰہی و تاسیس مبانی ثنا خوانی حضرت رسالت پناہی علیہ و علی آلہ و صحبہ صلواۃ مصونۃ عن‌التناہی نمودہ میشود کہ قبل ازیں باشارت مشتمل بر بشارت''۔

۷- اختتام : ''یکی را یعنی بریا و سمعہ و تصنع حمل نکند کہ ریا شرک اصغر است و تباہ کنندہ عمل خود نعوذباللہ من الریا و نعتصم بہ من وقوع ذلک''۔

۸- کیفیت : تفسیر حسینی کا پندرہ پاروں پر مشتمل الکہف کے آخرتک کا حصہ ہے ، آب رسیدہ و بوسیدہ ہے ، مجدول بخط سرخ و سیاہ ہے ، الفاظ مصحف سرخ لکھے گئے ہیں ، فی‌الجملہ معتنابہ نسخہ ہے -

تجوید

قواعدالقرآن

ف

قواعدالقرآن

(مخطوطه نمبر ۳۱۸)

۲۹۷'۱۳۱

ی - ق

تجوید - فارسی

۱- تقطیع : ۱۶ × ۱۲ س م

۲- اوراق : ۷۶

۳- خط : نسخ شکسته

۴- کاتب : ملا دین محمد

ترقیمه

تمت الرسالة فی مسجدرام زل بدست ملادین محمد لا اله الا الله محمد رسول الله

۵- مؤلف : یار محمد بن خداداد سمر قندی

۶- آغاز : حمد بے حد و سنای (؟ثنائی) بی عدد حضرت قادری را که قرآن مجید و فرقان حمید برما فرستاد

۷- اختتام : سورة الهمزة وماادراک موصدة عمد سورة اخلاص کفواً

۸- کیفیت : اس مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ بارھویں صدی هجری کے اواخر کا مکتوبہ ہے ـ مخطوطه محشیٰ و مجدول ہے عنوانات بخط سرخ لکھے گئے ہیں ـ اگرچه کاغذ کافی پرانا ہے تاهم کوئی خاص تغیر رونما نہیں هوا ہے ـ اس کتاب کے مؤلف حافظ یار محمد بن خداداد سمرقندی کا عهد حیات ۹۳۹ھ\۱۵۳۲ء متعین کیا گیا ہے ـ آپ نے سلطان ماوراء النهر ابوالغازی عبدالله بهادر خان ازبک کا زمانه پایا ـ انهوں نے اپنی اس کتاب کو

ابوالغازی کے نام سے معنون کیا ہے - مؤلف نے ماوراءالنہر اور خراسان کے معروف قراء کی خدمت میں تکمیل کی اور عرصہ دراز تک درس و تدریس کی خدمت انجام دینے کے بعد احباب کے مشورے پر ایک ایسی کتاب کی تالیف کا ارادہ فرمایا جو قرأت کے تمام ضروری مسائل پر محتوی ہو اور ساتھ ہی قراء سبعہ کے درمیان جو اختلافات ہیں ان کا بھی اس میں بالاختصار ذکر ہو چنانچہ انھوں نے یہ رسالہ **''قواعدالقران''** کے نام سے تالیف کیا اس کتاب کے بارہ ابواب ہیں - باب اول دربیان استعاذہ و بسملہ باب دوم دربیان مخارج حروف باب سوم دربیان رعائیت کردن مخارج باب چہارم دربیان صفات حروف باب پنجم دربیان احکام نون ساکن وتنوین باب ششم دربیان متفقات و ادغام باب ہفتم دربیان مد و قصر باب ہشتم دربیان ہاء کنایہ باب نہم دربیان تفخیم باب دہم دربیان وقف بر آخر کلمہ باب یازدہم دربیان رسم الخط باب دوازدہم دربیان اختلاف راویان -

اگرچہ فن قرأت میں مشاہیر علماء نے کام کیا ہے تاہم یہ کتاب اس اعتبار سے اہمیت و افادیت کی حامل ہے کہ مؤلف نے فارسی زبان میں فن قرأت کے تقریباً تمام اہم مسائل کو یکجا کر دیا ہے -

اس کا ایک نسخہ پنجاب پبلک لائبریری میں بھی موجود ہے -

حوالے کے لیے دیکھئے

1. RIEU : Catalogue of the Persian Manss : II : 803.

حدیث

۱ - تتمہ احادیث متواترہ

۲ - صحیح البخاری

۳ - مشکوٰۃ المصابیح

تتمہ احادیث متواترہ

(مخطوطہ ۳۲۲ -ہ)

حدیث ، عربی

۱- تقطیع : ۳۰ × ۱۹ سم

۲- اوراق : ۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : عنایت الرحمان بن عبدالرحمان ۱۳۰۳ھ

ترقیمہ

"تم المختصر فی علم الحدیث رحم الله مصنفه و کاتبه وقاریه ووالدیهم وجمیع امة سید العالمین و خاتم النبیین محمد رسوله و عبده صلی الله تعالی علیه و علی آله وصحبه وسلم کتب هذه الرسائل الثلثة المذکورة الفقیر راجی غفران ومتمنی الی الجنان عنایت الرحمان بن شیخ عبدالرحمان بن حکیم رحیم الله صدیقی حنفی الکاندهلوی فی یوم الخمیس غره شهر الله الکرم اعنی شعبان المعظم سنة ثلث عشر مائة و ثالثة ما بین وقت الظهر والعصر فی جلسة واحدة ببلدة بهوپال والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات الباقیات" -

۵- مؤلف : عبدالصمد

۶- آغاز : "حدیث حنین الجذع لرسول الله رواه من الصحابة عشرة"

۷- اختتام : "فجمعت ما بقی من ذلک اتماما لمرام الباب و التماما بشان الثواب حرره وقرره الفقیر الی مولاه الاحد الراجی من کمال کرمه عبدالصمد ۱۲۹۱ھ"

۸- **کیفیت** : مرتضیٰ زبیدی کا ایک مجموعہ ہے ۔ اللقط المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ اس میں علامہ نے وہ متواتر احادیث جمع کی ہیں جن کے رواۃ میں صحابہ کے طبقے میں سے دس صحابہ روایت کرنے والے ہوں ۔

اس مجموعے میں سے چالیس احادیث کا انتخاب نواب صدیق حسن خان نے کیا ان چالیس احادیث کے سوا جو زبیدی کے مجموعے کی دیگر احادیث رہ گئیں وہ اس جامع (عبدالصمد) نے رسالہ ھذا میں جمع کر دی ہیں ۔ اس جامع کا علم نہ ہو سکا کہ یہ کون صاحب ہیں ؟

علامہ زبیدی کی **اللقط المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ** غیر مطبوع ہے زرکلی نے اس کا نام **عقد اللآلی المتناثرہ فی حفظ الاحادیث المتواترہ** بتایا ہے ۔

مخطوطہ گوارا ہے ، کاتب اور تاریخ کتابت مذکور ہے ۔

———

صحیح البخاری

(مخطوطہ نمبر ۲۵۲)

حدیث ، عربی

۱- **تقطیع** : ۲۴ × ۲۰.۵ سم

۲- **اوراق** : ۲۵۸

۳- **خط** : بہار

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم البخاری المتوفی ٢٥٦ھ

٦- آغاز : فقال عبداللہ بن سلام ذلک عدوالیهود من الملئکۃ فقال رسول اللہ علیہ وسلم اما اول اشراط الساعۃ فنار تخرج

٧- اختتام : عن ابیہ عن عبداللہ ...... عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلد احد کم امرأتہ جلد العبد

٨- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ ناقص الطرفین ہے اس لئے نہ کاتب کا نام معلوم ہو سکا اور نہ سن کتابت - لیکن کاغذ ، خط اور سیاهی کی قدامت بتلا رهی ہے کہ دسویں صدی هجری کے اواخر کا ہے -

مخطوطہ کتاب بدء الخلق حدیث ٢٩٧٦ عن حمید عن انس الخ کی روایت سے شروع هوتا ہے - اس کے پہلے کے سارے اوراق غائب ہیں -

اور باب ضرب النساء پر منتهی هو گیا ہے - اس اعتبار سے یہ مخطوطہ کسی قدر اهمیت کا حامل قرار دیا جا سکتا ہے کہ یہ خط بہار میں لکھا گیا ہے - اوراق بے حد دریدہ اور خستہ ہیں جن کی مرمت کر دی گئی ہے -

کتاب **صحیح البخاری** امیرالمومنین فی الحدیث حضرت ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن بروزبہ الجعفی البخاری کی مشہور عالم تالیف ہے سلف و خلف کے تمام علمائے

اہل‌سنت‌والجماعت کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ یہ کتاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو سولہ سال میں تالیف فرمایا ۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے چھ لاکھ احادیث کے ذخیرے سے چھانٹ کر سات ہزار تین سو ستانوے احادیث کو اس کتاب میں جمع فرمایا اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو احادیث بخاری کی کل تعداد دو ہزار سات سو پینسٹھ بنتی ہے ۔ اس کتاب میں ۹۷ کتاب اور تین ہزار چار سو پچاس ابواب ہیں ۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہر روایت کو اسناد کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور کوئی بھی ایسی روایت نقل نہیں کی ہے جس کی سند متصل نہیں تھی ۔ تالیف کے بعد امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ، علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ اور یحیٰی بن معین رحمۃ اللہ علیہ جیسے علمائے حدیث کی خدمت میں پیش کیا اور تمام حضرات نے اس کو بنظر استحسان دیکھا اور کتاب کی صحت کی گواہی دی نوے ہزار آدمیوں نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی اس کتاب کو سنا اور روایت کیا ۔ صحیح بخاری شریف میں فقہی فوائد اور حکیمانہ نکات بکثرت ہیں جن کے بارے میں امام نووی نے فرمایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد محض روایت حدیث نہیں ہے بلکہ آپ کے پیش نظر استنباط مسائل بھی ہے ۔

صحیح بخاری شریف کی ایک خصوصیت تراجم ابواب ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے ''فقہ البخاری فی تراجم ابوابہ،، جلیل القدر علماء اور شارحین نے بخاری کے تراجم ابواب کی تشریحات کی ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ **شرح تراجم ابواب صحیح البخاری** (مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن) لکھا ہے۔

تیسری صدی ھجری ھی سے ہر دور کے علماء نے اس کتاب کی شرح مختصر و مطول حاشیے، ترجمے، تعلیقات وغیرہ لکھی ہیں اور ابھی تک لکھتے جا رہے ہیں ابھی تک بخاری شریف کی جو شرحیں، تراجم اور حاشیے لکھے جا چکے ہیں ان کی تعداد دو سو کے لگ بھگ ہے اس کی مشہور شرح فتح الباری ہے جسے علامہ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے علمائے حدیث نے اس شرح کو دیگر تمام شروح پر فوقیت دی ہے۔ صحیح بخاری کی افادی حیثیت کو مد نظر رکھتے ہوئے کئی علماء نے اس کی مفتاح مرتب کی ہے چنانچہ الشریف محمد بن المصطفیٰ التوقاوی، شکری ابن حسن، محمد فؤاد عبدالباقی (القاہرہ ۱۹۳۵) نے صحیح بخاری کی مفتاح مرتب کی ہے دور حاضر میں بخاری شریف کے کئی اختصارات شائع ہوئے ہیں مثلاً

(۱) عمر ضیاء الدین کی **زبدۃ البخاری**

(۲) محمد مصطفی عمارہ کی **جواہر البخاری**

(۳) عبدالسلام محمد ہارون کی **الالف المختارۃ من صحیح البخاری** وغیرہ

امیر المومنین فی الحدیث امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری بعد از نماز جمعہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ/ ۸۰۹ء کو بخارا میں پیدا ہوئے ان کے والد اسماعیل بن ابراہیم حدیث کے ثقہ راوی تھے۔ والد کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا۔ آپ نے اپنی والدہ کی نگرانی میں تربیت پائی۔ آپ بچپن میں نابینا تھے۔ لیکن والدہ کی دعا کی بدولت اللہ نے ان کی بینائی واپس کر دی آپ کا حافظہ بلا کا تھا۔ گیارہ برس کی عمر میں آپ نے حضرت علامہ داخلی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عالم کی غلطی پر انہیں ٹوک دیا تھااور ان کی اصلاح کردی تھی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم بخارا کے جلیل القدر علماء مثلاً محمد بن سلام بیکندی، محمد بن یوسف بیکندی، عبداللہ بن محمد مسندی اور ابراہیم بن الاشعث سے حاصل کی۔ سولہ برس کی عمر میں آپ نے عبداللہ بن المبارک (متوفی ۱۸۱ھ) اور وکیع بن الجراح متوفی ۱۹۷ھ کی کتابوں کو حفظ کر لیا۔ زمانہ طالب العلمی میں آپ نے سولہ روز تک بغداد میں قیام کیا اور پندرہ ہزار سے زائد احادیث حفظ کر لیں۔ امام بخاری نے شام، مصر اور جزیرے کا دو مرتبہ اور بصرے کا چار مرتبہ سفر کیا آپ چھ سال

تک حجاز مقدس میں قیام فرما رہے۔ کوفہ اور بغداد میں تو آپ بکثرت آتے جاتے رہے۔ آپ نے ایک ہزار سے زائد اساتذہ اور شیوخ سے حدیثیں لکھیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری کے مقدمہ **هدی الساری** صفحہ ۱۹۷ میں امام بخاری کی زبانی ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں ''قال لی محمد بن سلام البیکندی : انظر فی کتبی فما وجدت فیها من خطأ فاضرب علیه،، فقال له بعض اصحابه من هذا الفتی (انهوں نے امام بخاری کے بارے میں دریافت کیا) فقال له ''هذا الذی لیس مثله،، محمد بن سلام البیکندی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں۔ اپنے شاگرد کے بارے میں ان کا یہ ریمارک سن کر امام بخاری کی کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

امام بخاری سے ہزاروں علماء استفادہ کرتے تھے لیکن آپ نے کسی سے کبھی بھی کسی قسم کا معاوضہ نہیں لیا صالح بن محمد جزرہ کہتے ہیں ''کنت استملی له ببغداد فبلغ من حضر المجلس عشرین الفاً،،

۲۵۶ھ / ۸۷۰ء میں بعمر ۱۳ دن کم باسٹھ سال آپ کی وفات ہو گئی۔ عین عیدالفطر کے دن آپ کی تجہیز و تکفین کی گئی۔ آپ کی قبر مبارک سے مدتوں مشک کی خوشبو آتی رہی۔ شاید یہ علم حدیث کی ترویج کا فیضان تھا۔

تصنیفات : ویسے تو امام صاحب رحمۃاللہ علیہ کی تقریباً چوبیس پچیس اہم تصانیف ہیں لیکن مندرجہ ذیل تصنیفات مطبوعہ یا مخطوطہ شکل میں پائی جاتی ہیں

۱- **الجامع الصحیح**
۲- **التاریخ الکبیر** دائرہ معارف اسلامیہ دکن نے اس کو ۱۳۶۲ میں طبع کیا
۳- **التاریخ الصغیر** مطبوعہ ہند ۱۳۲۵ھ
۴- **الضعفاء الصغیر** مطبوعہ ہند ۱۳۲۵ھ
۵- **الکنیٰ** مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۶۰ھ
۶- **الادب المفرد** مطبوعہ ہند ۱۳۷۵ھ
۷- **رفع الیدین فی الصلوٰۃ** مطبوعہ ہند ۱۲۵۶ھ
۸- **القرأۃ خلف الامام** مطبوعہ ہند ۱۲۹۹ھ
۹- **خلق افعال العباد** مطبوعہ ہند ۱۳۰۶ھ
۱۰- **التاریخ الاوسط** مخطوطہ حیدرآباد دکن
۱۲- **الضعفاء الکبیر** مخطوطہ پٹنہ (بانکی پور)
۱۱- **التفسیر الکبیر** یہ مخطوطہ الجزائر اور پیرس میں موجود ہے (بحوالہ بروکلمان)

کتب المراجع

1. The Encyclopaedia of Islam Vol. I P. 1296.
۲- اردو دائرہ معارف **اسلامیہ** پنجاب یونیورسٹی جلد ۴ : ۱۲۰
۳- مقدمہ **صحیح البخاری** الجمہوریۃ العربیۃ المتحدہ القاہرہ طبع ۱۳۸۶ء

۴- احمد عطیة الله القاموس الاسلامی ۱ : ۲۸۱ طبع مصر ۱۹۶۳ء
۵- حاجی خلیفه : کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ۱ : ۴۸ مطبوعه طهران
۶- عمر رضا کحاله : معجم المؤلفین ۹ : ۵۲
۷- ابن العماد : شذرات الذهب : ۲ : ۱۳۴ طبع مصر ۱۳۵۰ھ

مشکواة المصابیح

ع

(مخطوطه نمبر ۳۰۳)

۲۹۷٫۲

حدیث - عربی

و - م

۱- تقطیع : ۲۵ × ۲۰ سم
۲- اوراق : ۳۵۴
۳- خط : نسخ
۴- کاتب : نا معلوم
۵- مؤلف : شیخ ولی الدین محمد بن عبدالله الخطیب التبریزی المتوفی بعد ۷۳۷ھ
۶- آغاز : الحمدلله نحمده و نستعینه و نستغفره
۷- اختتام : ورؤیا المومن جزء من ستة واربعین جزأ من النبوة وما کان من النبوة
۸- کیفیت : یه مخطوطه ناقص الآخر ہے - اس لیے نه کاتب کا نام معلوم ہو سکا اور نه تاریخ کتابت - اس کے ورق ۸

اور ۳۲ پر ایک مہر ہے جس میں صرف ''احمداللہ'' لکھا ہوا ہے - غالباً احمداللہ اس کتاب کے مالک تھے - مخطوطے کے بیشتر اوراق آب‌دیدہ ہیں لیکن کتابت کو اس کے باعث سوائے اس کے اور کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے کہ روشنائی کی چمک ماند پڑ گئی ہے - کتاب کے ہر صفحے پر فارسی خط نستعلیق میں حاشیہ لکھا ہوا ہے - جہاں صفحات پر حاشیہ چڑھانے کی گنجائش نہیں تھی وہاں چھوٹے چھوٹے پرچوں پر حاشیے کی عبارت لکھ کر انہیں شامل جلد کر دیا گیا ہے -

کاغذ کی بوسیدگی اور روشنائی کی کہنگی بتلا رہی ہے کہ یہ مخطوطہ بارھویں صدی ھجری کے اوائل میں لکھا گیا ہو گا - سارے مخطوطے میں عنوانات بخط سرخ لکھے گئے ہیں - نیز جہاں جہاں بھی کوئی حدیث شروع ھوئی ہے وھاں پر عن کا کلمہ سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے تا کہ قاری کو بہ آسانی پتہ چل جائے کہ اس جگہ سے دوسری حدیث شروع ھو رہی ہے -

صاحب مشکوٰۃ شیخ ولی‌الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی نے اس کتاب کو ۷۳۷ھ/۱۳۳۶ء میں مکمل کیا اور اس کے بعد ان کا انتقال ھو گیا - ان کی صحیح تاریخ وفات کا پتہ نہیں چل سکا - تذکرے اس سلسلے میں خاموش میں -

التبریزی کی **مشکوٰۃ المصابیح** نے بہت جلد اہل علم حضرات کے حلقے میں مقبولیت حاصل کر لی - چنانچہ **علامہ حسن محمد بن محمد الطیبی** نے ۷۴۳ میں اس کی شرح لکھی اور اس کا نام **"الکاشف عن حقائق السنن"** رکھا **ملا علی قاری المتوفی** ۱۰۱۴ھ نے چار جلدوں میں **المرقاۃ المفاتیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح** کے نام سے شرح لکھی ان کے علاوہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ محدث دھلوی نے **لمعات** کے نام سے اور مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے **التعلیق الصبیح** کے نام سے اس کی شرحیں لکھیں -

مشکوٰۃ المصابیح کے علاوہ التبریزی کی مشہور تصنیف **الاکمال فی اسماء الرجال** اور بقول بروکلمان المجالس ہے -

المراجع

۱- **حاجی خلیفة کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون:** ۲ : ۱۶۹۹ مطبوعہ طھران

۲- **الزرکلی الاعلام :** ۷ : ۱۱۲

۳- **ملا علی قاری المرقاۃ المفاتیح**

۴- **معجم المطبوعات العربیة والمعربة:** ۱ : ۲۲۷ مطبوعہ مصر ۱۹۲۸

۵- **عمررضا کحالہ : معجم المولفین :** ۱ : ۲۱۱

۶- Brockelmann : S : II : 262

اصول حدیث

۱ - بلغة الغريب

۲ - الخلاصة فی اصول الحديث

ع

بلغة الغریب فی مصطلح آثار الحبیب

(مخطوطه نمبر ۳۲۲ - ب)

۲۹۷،۲۱

اصول حدیث ، عربی

ز - ب

۱- تقطیع : ۳۰ × ۱۹ سم

۲- اوراق : ۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : عنایت الرحمان بن حافظ عبدالرحمان ۱۳۰۳ھ

ترقیمه

"الفه المؤلف فی شهر رجب ۱۱۶۳ھ وتمت علی یدالعبد الصغیف خادم الحدیث واهله عنایت الرحمان بن حافظ عبدالرحمان کاندهلوی فی السبع من شعبان ۱۳۰۳ھ الهجریه ویوم تحریره یوم الثلاثة قبیل من الظهر بدار الرئیسة العالیه نواب شاهجهان بیگم والیة بهوپال اللهم احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا والاخره ، والحمد لله اولا وآخرا و ظاهرا وباطناً -"

۵- مؤلف : محمد بن محمد المرتضی الزبیدی بلگرامی ، علامه ، ۱۱۴۵ھ ۱۲۰۵ھ

۶- آغاز : الحمدلله علی نعم تسلسل اتصالها فی کل حین وتواتر ترادف افاضتها علی کل احاد بلا حصروتعیین -"

۷- اختتام : "و مرجع تلک الانواع کلها الی النقل فلیراجع الی مؤلفاتها المبسوطة لیحصل الوقوف علی حقائقها - والله اعلم وعلمه احکم -"

۸- **کیفیت :** آپ کا اسم گرامی **محمد بن محمد بن محمد بن عبدالرزاق الحسینی الزبیدی** ہے اور **المرتضیٰ** آپ کا لقب ہے ، آپ ہندوستان کے ایک نہایت مردم خیز شہر بلگرام میں پیدا ہوئے - (۱۱۴۵ھ ۱۷۳۲ء) ابتدائی تعلیم کے بعد الہ آباد آ گئے اور **ملا** فاخرالہ آبادی سے کچھ فیض حاصل کیا پھر دہلی پہنچے اور امام المہند **شاہ ولی اللہ** رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل علم کی ، عنفوان شباب ھی میں حج کے لیے مکہ مکرمہ چلے گئے، وھاں سے زبید (یمن) کا رخ کیا اور وہیں کے ہو رہے حتیٰ کہ اھل عرب میں زبیدی اور یمنی مشہور ہو گئے۔ زبید میں آپ کی ملاقات سید عبدالرحمان بن مصطفی عیدروسی سے ہوئی جنھوں نے انہیں سلسلۂ عیدروسیہ میں داخل کر لیا اور ان کے تبحر علمی کے ساتھ سوز روحانی بھی شامل ہو گیا ، مرشد کے زیر ہدایت انہوں نے مصر کا رخ کیا اور تصنیف و تالیف کو اپنا شغل بنایا ۔ آپ کی وفات ۱۲۰۵ھ ۱۷۹۰ء میں بعارضۂ طاعون ہوئی ۔

تذکرۂ علمائے ہند کے مصنف مولوی رحمان علی ان کے بارے میں لکھتے ہیں :-

''بالجملہ بوفور علم و نشر علوم بتوسط تلامذہ و تصانیف کتب کہ بہ حیاتش صیت وے اکناف عالم رادر گرفتہ ۔ اگر وے را مجدد صدی سیزدھم گویند روا است ۔''

مولانا مناظر احسن گیلانی جنھوں نے علامہ کی ایک تصنیف **نفخۂ قدسیہ** کا اردو میں ترجمہ کیا ہے ان کے بارے میں لکھتے ہیں :-

''بڑے محدث ، بڑے ادیب ، بڑے لغوی اور آخر میں ایک مرتاض صاحب باطن ولی‌اللہ تھے -''

آپ کی تصانیف کی اجمالی فہرست درج ذیل ہے :-

(۱) تاج‌العروس فی شرح‌القاموس

یہ کتاب چودہ سال میں لکھی گئی ہے اور بڑی‌تقطیع کے چار پانچ ہزار صفحات کو محیط ہے دس جلدوں‌میں شائع ہو چکی ہے -

(۲) اتحاف‌السادۃ المتقین

غزالی رحمۃ‌اللہ‌علیہ کی احیاءعلوم‌الدین کی دس جلدوں میں مسبوط شرح ہے اس کے بارے میں ڈی بی میکڈانلڈ لکھتا ہے -

''سیدمرتضیٰ‌زبیدی نے احیاءعلوم‌الدین پر ایک معرکۃ الآرآ ، شرح لکھ کر دور حاضر میں اس کتاب کو نئے سرے سے مطالعہ کرنے کی بناء ڈالی -''

(۳) عقودالجواہرالمنیفہ فی ادلۃ مذھب‌الامام ابی حنیفہ رحمہ‌اللہ‌علیہ -

(۴) کشف‌اللثام عن آداب‌الایمان‌والاسلام -

(۵) رفع‌الشکوی و ترویح‌القلوب فی ذکر ملوک بنی ایوب -

(٦) ایضاح المدارک بالافصاح عن العواتک ۔(غیر مطبوع)

(۷) عقد الجمان فی بیان شعب الایمان ۔ (غیر مطبوع

(۸) اسانید الکتب الستہ ۔

(۹) معجم الشیوخ (غیر مطبوع)

(۱۰) الفیہ السند (غیر مطبوع)

(۱۱) مختصر العین (غیر مطبوع)

(۱۲) التکملہ والصلہ والذیل للقاموس (غیر مطبوع)

(۱۳) تحفہ القماعیل فی مدح شیخ العرب اسمٰعیل ۔
(غیر مطبوع)

(۱۴) تحقیق الوسائل لمعرفہ المکاتبات والرسائل ۔
(غیر مطبوع)

(۱۵) جندۃ الاقتباس فی نسب بنی العباس (غیرمطبوع)

(۱۶) حکمہ الاشراق الی کتاب الآفاق ۔ (غیر مطبوع)

(۱۷) الروض المعطار فی نسب السادہ آل جعفر الطیار
(غیر مطبوع)

(۱۸) مزیل نقاب الخفاء عن الکنٰی سادتنا بنی الوفاء ۔
(غیر مطبوعہ)

(۱۹) تنبیہ العارف البصیر علی اسرار الخرب الکبیر ۔

(۲۰) نشوۃ الارتیاح فی بیان حقیقہ المیسر والقداح ۔

ان کتب کے علاوہ بھی متعدد رسائل ہیں مگر زرکلی کے بیان کے مطابق بیشتر غیر مطبوع ہیں ۔

زیر نظر مخطوطہ بلغۃ الغریب فی مصطلح آثارالحبیب مصر میں ۱۳۲۶ھ میں ابن یحییٰ ربعی الشاذ لی کی کتاب تفوالاثر فی صفو علم الاثر کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اصول حدیث کے موضوع پر بلیغ اور جامع رسالہ ہے، جس میں احادیث کی اقسام اور ان کی تعریفات درج کر دی گئی ہیں، اچھا خاصا گوارا نسخہ ہے اور اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ کاتب نے اسے نواب شاہ جہاں بیگم ملکۂ بھوپال کے دارالرئیسہ العالیہ میں نقل کیا ہے۔

المراجیع

۱- الزرکلی الاعلام ج ۷، ص ۲۹۷ -

۲- یوسف الیان سرکیس، المطبوعات العربیہ والمعربہ، عمود ۱۷۲۶ ببعد، طہران -

۳- مولوی رحمان علی، تذکرہ علمائے ہند، ص ۳۲ ٢ نولکشور، لکھنؤ -

۴- شیخ محمد اکرام رود کوثر ص ۵۹۵، لاہور

5. ELLIS, A. G., Catalogue of Arabic Books Vol. II. P. 351, British Museum.

الخلاصۃ فی اصول الحدیث

ع

۲۹۷،۲۱

(مخطوطہ ۳۲۲ - الف)

ا - ر

اصول حدیث، عربی

۱- تقطیع : ۳۰ × ۱۹ سم

۲- اوراق : ۲۵

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : عنایت‌الرحمان

ترقیمه

''تم المختصر فی علم‌الحدیث رحمه‌الله مصنفه و کاتبه وقاریه و والدیهم و جمیع امةسیدالعالمین و خاتم‌النبیین محمد رسوله و عبده ... برحمتک یا ارحم‌الراحمین کتبه الفقیر الی ربه‌القدیر راجی غفران‌اعنی عنایت‌الرحمان بالتاریخ ثلثه و عشرین خلت من شهر رجب سنه ثلث و عشر مائة و ثلثه من‌الهجرة النبویه علی صاحبه الصلوٰة والتحیه بهوپال والحمدلله‌الذی بنعمه تتم الصالحات و الباقیات والیه حسن‌المآب۔''

۵- مؤلف : محمد بن محمد بن ابی بکربن‌علی بن‌ابی‌شریف‌المقدسی ۹۰۶ھ

۶ آغاز : ''الحمدلله‌علی‌افضاله و نساله‌المزید من نعمه و نواله و صلی‌الله‌علی‌محمدوآله ... .. وبعد فهذه جمل فی معرفة الحدیث بمالا بد منه‌للطالب۔''

۷ اختتام : ''وتو لی الکاذبین و المتشابه من تاویل الزائغین بنقل النصوص المحکمة لردالمتشابه الیهاو فی‌ذلک فلیتنافس المتنافسون ذلک فضل‌الله یؤتیه من یشاء‌والله‌ذو الفضل العظیم۔''

۸- کیفیت : مصنف فقهاء شافعیه میں سے تھے اور بڑے ماہر اصولیین میں ان کا شمار ھوتا تھا آپ ابوالمعالی اور

کمال الدین کے لقب سے مشہور تھے ، ۸۲۲ھ میں بیت المقدس میں پیدا ہوئے اور یہیں ۹۰۶ھ میں وفات پائی - **ابن العماد** (شذرات الذهب) نے آپ کو

"الامام شیخ الاسلام ملک العلماء الاعلام"

لکھا ہے -

آپ بیت المقدس اور مصر میں تدریس و افتاء کے فرائض انجام دیتے رہے -

آپ کی درج ذیل تصانیف ہیں -

(۱) **الورد اللوامع بتحریر جمع الجوامع**

(۲) **الفرائد فی حل شرح العقائد** - (غیر مطبوع)

(۳) **اتحاف الاخصاء بفضل المسجد الاقصیٰ** (غیر مطبوع)

(۴) **المسامره علی المسایره** -

زیر نظر مخطوطه **الخلاصه فی معرفة الحدیث** ہے - جو اس طرح منقسم ہے :-

المقدمه

الباب الاول فی اقسام الحدیث وانواعه -

الباب الثانی فی اوصاف الرواة -

الباب الثالث فی تحمل الحدیث و طرق نقله -

الباب الرابع فی اسماء الرجال وانسابهم -

اصول حدیث کے موضوع پر بڑی وقیع علمی کتاب ہے جس میں متن حدیث ، سند ، اسناد احادیث کی اقسام ، اوصاف رواة ، تحمل حدیث اور طریق نقل اور اسماء

رجال وغیرہ پر بڑے لطیف علمی مباحث موجود ہیں -
اس سلسلے میں مصنف علام نے بیشتر مقامات پر حافظ ابن صلاح پر اعتماد کیا ہے اور انہی کے حوالے سے گفتگو کی ہے -

معمولی خط میں لکھا ھوا مخطوطہ ہے ، مگر فی الجملہ قابل اعتناء ہے -

المراجیع

۱- حاجی خلیفه **کشف الظنون** ص ۹۷ ، طهران

۲- ابن العماد حنبلی **شذرات الذهب فی اخبار من ذهب** ج ۸ : ص ۲۹ ، مصر

۳- الزرکلی **الاعلام** ج ۷ - ص ۲۸۱

———

فقہ

١- البضاعه المزجاة
٢- بیاض صلوٰة
٣- جامع الرموز
۴- الدر المختار
۵- زبدة المسائل
٦- شرح خلاصه الفقه
۷- شرح الوقایه
٨- شرح الوقایه
٩- صغیری
١٠- کنز الدقائق
١١- مالابدمنه
١٢- مخطوطه فقه نامعلوم الاسم
١٣- منیة المصلی
١۴- نام حق

البضاعة المزجاة

(مخطوطه نمبر ۳۷۲)

فقه ، عربی

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۴ سم

۲- اوراق : ۱۳۴

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نامعلوم

۶- آغاز : نحمدک یا من موجزمن هدایتک و قایة من اشدالعذاب والنکال

۷ اختتام : وفی روایة عن محمد شهران و خمسة ایام وعلیه عمل الناس الیوم

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطه ناقص الآخر ہے - یہ ضرور ہے کہ آخیر کے بہت کم صفحات غائب ہیں - مؤلف نے کتاب کے مقدمے میں وضاحت کر دی ہے کہ یہ تعلیقات شرح وقایہ کے فہم میں آسانی پیدا کرنے کی غرض سے لکھی گئیں ہیں -

وبعد فهذه بضاعة مزجاة جعله الله وسیلة النجاة علقتها علی شرح الوقایة اعانة للطلبة فی الدرایة

مؤلف نے مقدمہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے ان تعلیقات کو ربیع الثانی ۹۳۴ھ میں مکمل کیا -

---

ف

بیاض صلواۃ

۲۹۷٬۳۳۸

(مخطوطہ ۲۹۲ - الف)

فقہ ، فارسی

۱- تقطیع : ۱۳ × ۸ س م

۲- اوراق : ۲۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : نامعلوم

۶ آغاز : قعدۂ آخر نشستن تاعبدہ و رسولہ بفعل خوداز نماز بیروں آمدن -

۷- اختتام : چہارم مذہب امام محمد مالک رحمۃاللہ علیہ

۸- کیفیت : یہ بیاض ناقص الاول ہے - اس لیے نہ تو مصنف کا نام معلوم ہو سکا اور نہ مخطوطے کا بہر حال یہ علم فقہ سے متعلق ہے اور اس میں زیادہ تر نماز کے مسائل مذکور ہیں نماز کے فرائض،واجبات،سنن اور مستحبات کا تذکرہ ہے - کتاب کا بیشتر حصہ سوال و جواب کی شکل میں ہے - یہ کتاب مبتدیوں کے لیے زیادہ مفید ہے - مؤلف نے نماز کی تمام جزئیات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے مگر اسے اپنے مقصد میں پوری طرح کامیابی حاصل نہیں ہو سکی -

-----

جامع الرموز وحواشی البحرین علی مختصر الوقایه ع

۲۹۷٫۳ (مخطوط نمبر ۲۲۹)

ا - ج فقه - عربی

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۴ سم

۲- اوراق : ۳۷۱

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : شمس الدین ، محمد بن حسام الدین الخراسانی ، القهستانی م ۹۶۲ھ

۶- آغاز : ''الحمدلله الذی فضلنا بتعلیم اصول مبسوط الجامع الکبیر من الاحکام -،،

۷- اختتام : ''الا انه یاثم اثم الغموس ظالماً کما فی المحیط وغیره ولا یخفی ما فی هذا -،،

۸- کیفیت : القهستانی فقیه اور عالم تھے ، بخارا میں فتویٰ دیتے رہے - قہستان خراسان کا ایک قصبہ ہے وہاں پیدا ہوئے اور بخارا میں ۹۶۲ھ میں انتقال کیا ان کے تفصیلی حالات زندگی دستیاب نہیں ہیں - آپ کی درج ذیل تصانیف ہیں -

۱- جامع الرموز فی شرح النقایه

۲- جامع المبانی فی شرح فقه الکیدانی

۳- شرح مقدمة الصلاة

زیر نظر کتاب صدرالشریعۃ عبیدالله بن مسعود کی النقایه

مختصرالوقایہ کی شرح ہے - کلکتہ سے ۱۲۸۴ میں
میں لکھنؤ سے ۱۳۰۹ میں شائع ہو چکی ہے - عمدہ
نسخہ ہے -

الدرالمختار

ع

(مخطوطہ ۵۶۹)

۲۹۷٫۳

فقہ - عربی

ر - ا

۱- تقطیع : ۳۰ × ۲۰ س م

۲- اوراق : ۳۳۹

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : الشیخ محمد علاء الدین بن شیخ علی الحصکفی الحنفی العباسی المتوفی ۱۰۸۸ھ ۱۶۷۷ء

۶- آغاز : حمدآلک یامن شرحت صدورنا بانواع الهدایة سابقا

۷- اختتام : وتحشرنا جمعامع المصطفی احمدواخواننا المسری لناالخیر دائما و والدنا داع لناطالب الرشد

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطے کی تاریخ کتابت معلوم نہ ہو سکی اور نہ یہ پتہ چل سکا کہ اس کا کاتب کون ہے اندازہ ہے کہ یہ بارھویں صدی هجری کے اواخر میں لکھا گیا ہے - عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں - متن کی عبارت بھی سرخ روشنائی سے لکھی گئی ہے - خط دو طرح کے ہیں غالباً اسے دو کاتبوں نے لکھا ھے - مخطوطہ ہر

قسم کی کہنگی اور نقصانات سے محفوظ ھے خط بھی گوارا ھے باوجود قدامت کے روشنائی کی چمک اور کاغذ سابقہ حالت پر ہیں البتہ ابتدائی اوراق آب رسیدہ ہیں گو کہ اس سے عبارت کو کوئی نقصان نہیں پنہچا ھے -

مخطوطے کی پیشانی پر یہ عبارت مرقوم ھے ''الفقیرالی اللہجزاللہمن معرفۃخلیفہ صاحب میاں محمد کاظم،،

ایک بیضاوی مہر بھی ھے جس میں صرف خیراللہ لکھا ھوا ھے - کتاب درمختار فقہ حنفی کی مہمات کتب میں شمار کی جاتی ھے اس کے مصنف شیخ محمد علاءالدین بن شیخ علی الحصکفی نے کتاب کے مقدمے میں بتلایا ھے کہ ابتداءً انھوں نے **تنویرالابصار** کی شرح لکھی جو بہت طویل ھو گئی تو انھوں نے اس کے اختصار کا ارادہ فرمایا جو **الدرالمختار** کی شکل میں صورت پذیر ھوئی -

الدرالمختار کی ترتیب عام فقہی کتب کی طرح ھے - یعنی کتاب‌الطھارۃ سے شروع کر کے کتاب‌الفرائض پر اختتام کیا گیا ھے - البتہ کتاب کے مقدمے میں فقہ کی تعریف ، اس کی فضیلت ، فقیہ کی عظمت اور فقیہ کے کردار کی ضروریات پر بالاختصار بحث کی گئی ھے جو عام متداول کتب فقہ میں نہیں ملتی -

شیخ محمد علاءالدین نے مقدمے کے اخیر میں چند جلیل

جلیل القدر اولیاءاللہ کے اسمائے گرامی لکھے ہیں اور فرمایا ہے کہ یہ اولیاءاللہ فقہ حنفی کی پیروی کرنے والے تھے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

۱- ابراهیم بن ادهم رحمۃاللہ علیه

۲- شقیق البلخی رحمۃاللہ علیه

۳- معروف الکرخی رحمۃاللہ علیه

۴- ابویزیدلبسطامی رحمۃاللہ علیه

۵- فضیل بن عیاض رحمۃاللہ علیه

۶- داؤدالطائی رحمۃاللہ علیه

۷- ابوحامداللغاف رحمہ اللہ علیه

۸- خلف بن ایوب رحمہ اللہ علیه

۹- عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ علیه

۱۰- وکیع بن الجراح رحمہ اللہ علیه

۱۱- ابوبکرالوراق رحمہ اللہ علیه ـ

(مقدمہ الدرالمختار جلد۱ از صفحہ ۲ تا ۱۰ طبع مجتبائی دھلی)

درمختار اس اعتبار سے بھی نہایت اہم کتاب ہے کہ اس میں بیشتر جزئیات کے احتواً کی کوشش کی گئی ہے اس کا مشہور عالم حاشیہ یا شرح علامہ محمد امین الشہیر بابن عابدین نے **ردالمحتار علی الدرالمختار** کے نام سے لکھی ہے اور انھوں نے بہت ساری جزئیات کا اضافہ کیا۔

شیخ محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبدالرحمان بن محمد بن جمال الدین بن حسن بن زین العابدین الملقب علاء الدین الحصنی الاصل الدمشقی المعروف بالحصکفی کی **ولادت** ۱۰۲۵ھ/۱۶۱۷ء میں دمشق میں ہوئی (خیرالدین الزرکلی **الاعلام** ۷ - ۱۸۸)

(**معجم المولفین** جلد ۱۱ : ص ۵۷)

الحصکفی کے انتساب پر خیرالدین الزرکلی نے **الاعلام** جلد ۷ ص ۱۸۸ کے حاشیہ پر یہ لکھا ہے۔

قلت تقدم ان الحصکفی نسبة الی ''حصن کیفا،، فی دیار بکر وعلق محمد علی عوفی علی الصفحة ۱۱ من الشرفنامه الکردیة بانها الآن بلدة صغیرة لایزید سکانها علی الف شخص یکتب اسمها ''حسنکیف،، محرفا تعرف الیوم باسم ''شرناخ،،

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور اس کے بعد شیخ الامام محمد المحاسنی خطیب دمشق کے حلقہ درس میں داخل ہو گئے اور جلد ھی تمام طلباء میں امتیازی حیثیت کے مالک بن گئے۔ شیخ الامام نے

انهیں اپنے درس صحیح بخاری کا معید بنا دیا اور شوال ۱۰۶۲ھ میں انہیں سندالاجازۃ عطا فرما دی۔ (ابن عابدین : ردالمحتار : ۱ ص ۱۱ طبع مصر ۱۳۲۳ء) اس کے بعد شیخ محمد علاءالدین رملہ گئے اور وہاں شیخ الحنفیہ خیرالدین الرملی سے فقہ کی تحصیل کی۔ پھر قدس تشریف لے گئے اور فخر بن زکریاالقدسی سے اکتساب علم کیا ۱۰۶۷ھ میں شیخ محمد علاءالدین حج کے لیے گئے اور مدینہ منورہ میں صفی القشاشی سے سند اجازت حاصل کی۔ مذکورہ بالا اساتذہ کے علاوہ شیخ محمد علاءالدین نے شیخ منصور بن علی السطوحی نزیل دمشق الاستاذ القطب ایوب الخلوتی اور شیخ عبدالباقی حنبلی سے بھی استفادہ کیا۔

ابتدا میں شیخ محمد علاءالدین بہت عسرت کی زندگی گزار رہے تھے۔ لیکن ۱۰۷۳ میں وہ روم گئے جہاں وزیر ان پر مہربان ہو گیا اور اس نے شیخ کو ''مدرسہ جقمقیہ،، کا مدیر اعالی بنا دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد شیخ نے شام کے مفتی بننے کی خواہش کا اظہار کیا اور وہ شام کے مفتی اعظم مقرر کر دیئے گئے وہ اس عہدے پر لگاتار پانچ برس تک فائز رہے۔ جب شمس محمد بن یحییٰ الخباز (جو بطنینی کے نام سے مشہور تھے اور جن کا شمار شام کے عظیم المرتبت محدثین میں ہوتا تھا) وفات پا گئے تو شیخ محمد

علاءالدین بحیثیت شیخ الحدیث جامع دمشق میں داخل ہوئے اور بہت جلد غیر معمولی شہرت کے مالک بن گئے آپ کی شہرت و احترام کو دیکھ کر حاسدوں کا ایک طاقتور گروپ پیدا ہو گیا جس نے آپ کی شکایت قصر حکومت میں بھیجنا شروع کر دی جس کے باعث ارکان حکومت میں شیخ سے بدظنی پیدا ہوگئی اور شیخ کو مدرسہ ''سلیمیہ،، کا مدرس بنا دیا گیا اور ان کی جگہ پر شمس محمد بن محمد العبثی کو جامع دمشق کا شیخ الحدیث مقرر کیا گیا۔ شیخ محمد علاءالدین تقریباً ایک سال تک اسی حال میں رہے لیکن جلد اکتا کر روم چلے گئے جہاں انھوں نے شیخ الاسلام یحیٰی المنقاری سے ملاقات کی اور ان سے اپنی پریشانیاں بیان کیں۔ شیخ الاسلام نے انھیں قارہ اور عجلون کا قاضی مقرر کر دیا اور انھیں شیخ الحدیث کا عہدہ دوبارہ دےدیا گیا۔ اس زمانے میں وزیر جزیرہ ''کریٹ،، کے محاصرے میں تھا شیخ اس سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے وزیر نے بڑی تکریم کے ساتھ آپ کا استقبال کیا ابھی شیخ وہیں مقیم تھے کہ شہر ''قندیہ،، فتح ہو گیا اور وزیر کے حکم سے شیخ نے وہاں کی جامع مسجد میں ''خطبۂ فتح،، دیا اس خطبے نے شیخ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے اور شیخ کو ''حماۃ،، کا قاضی بنا دیا گیا۔

اس کے بعد شیخ بڑی شان و شوکت کے ساتھ دمشق واپس آ گئے لیکن شیخ کا یہ تزک و احتشام شعلہ مستعجل ثابت ہوا سلطان محمد بن ابراھیم کی وفات ہو گئی اور شیخ سے عہدہ قضا اور مدرسہ سلیمیہ کا اہتمام چھن گیا ۔ کافی دنوں تک شیخ نے تنگدستی کی زندگی گزاری لیکن جب سید محمد بن حمزہ نقیب الشام کی وفات ہوئی تو شیخ کو مدرسہ ''التقویۃ،، کا اہتمام سپرد کر دیا گیا شیخ دوبارہ روم تشریف لے گئے اور وہاں سے انہیں ''صیدا،، کا قاضی مقرر کیا گیا۔آپ پھر دمشق واپس آ گئے اب آپ کی زندگی کی شام آ چکی تھی قویٰ مضمحل ہو چکے تھے لیکن آپ نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا مشغلہ جاری رکھا آپ نے دمشق میں صحیح بخاری شریف کا درس نئے سرے سے جاری کیا رمضان المبارک کی ۲۹ تاریخ اور جمعہ کا دن تھا آپ جامع دمشق میں تشریف لائے اور درس شروع کیا آپ نے صحیح بخاری شریف سے سورۃ بقرہ کی تفسیر بیان کی اور پھر شفاعت کبریٰ کی حدیث پڑھی درس کے اختتام پر آپ نے دعا مانگی اور لوگوں سے فرمایا :

لوگو ! میں تمھیں تقویٰ اور کثرت ذکر لاالٰہ الااللہ کی وصیت کرتا ہوں میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے بعد میرے علم و فضل اور جاہ و حشم کے گیت گانا میری یہ خواہش ہے کہ تم اس بات کی گواہی دینا کہ میں کلمہ لاالٰہ الااللہ کا پڑھنے والا تھا اس کے بعد

آپ نے لوگوں کو رخصت کیا اور بات ہی بات میں اپنے سفر آخرت کی طرف اشارہ بھی کر دیا مجلس سے اٹھ کر شیخ اپنے گھر تشریف لائے اور دس دنوں تک گوشہ نشین رہے سوائے تسبیح و تہلیل اور ذکرواذکار کے آپ نے کوئی دوسری بات نہ کی بالآخر بروز پیر ۱۰ شوال المکرم ۱۰۸۸ھ کو آپ کی وفات ہو گئی -

شیخ محمد علاءالدین الحصکفی کی وفات کے بعد بھی آپ کا فیض آپ کے جلیل القدر شاگردوں کے ذریعہ جاری رہا آپ سے اکتساب فیض کرنے والوں میں مندرجہ ذیل حضرات نے کافی شہرت پائی -

۱ - الشیخ اسماعیل بن علی المدرس فقیہ الشام

۲ - الشیخ درویش الحلوانی

۳ - الشیخ اسماعیل بن عبدالباقی الکاتب

۵ - الشیخ عمرا بن مصطفی الوزان

المحبی : خلاصۃ الاثر : ۴ : ص ۶۳ تا ۶۵ طبع مکتبہ خیاط بیروت)

شیخ محمد علاءالدین نے مندرجہ ذیل گراں بہا تصانیف یادگار چھوڑی ہیں -

۱ - افاضۃ الانوار علی اصول المنار

یہ نسفی کی کتاب المنار کی شرح ہے - ذی العقدہ ۱۰۵۴ھ میں آپ نے اس کو لکھنا شروع کیا اور اسی سال ذوالحجہ میں مکمل کر دیا -

۲ - **الدرالمختار فی شرح تنویر الابصار**

یہ کتاب ۱۲۲۳ھ میں کلکتہ اور ۱۲۴۳ھ میں بمبئی (بھارت) میں طبع ہوئی۔

حنفی فقہ کی مشہور کتاب ہے۔

۳ - **الدرالمنتقیٰ فی شرح الملتقیٰ**

ابراہیم حلبی کی حنفی فقہ پر مشہور کتاب **ملتقی الابحر** کی شرح ہے ۱۰۸۰ھ میں آپ اس کی تالیف سے فارغ ہوئے۔

(معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ ۱ ص ۷۷۸)۔

ایضاح المکنون فی الذیل علیٰ کشف الظنون : ۱ : ص ۴۴۷

۴ - شرح القطر

یہ کتاب نحو میں لکھی گئی ہے۔

۵ - **مختصر الفتاویٰ الصوفیۃ**

۶ - **التعلیق علیٰ صحیح البخاری**

۷ - **التعلیق علیٰ تفسیر البیضاوی**

ردالمحتار : ۱ ص ۱۱

اپنی کتاب **خلاصۃ الاثر** میں المحبی نے شیخ محمد علاءالدین کے بارے میں لکھا ہے :

"كان عالماً ، محدثا ، فقيها ، نحويا ، كثيرالحفظ و المرويات ، طلق‌اللسان ، فصيح العبارة ، جيدالتقرير و التحرير الا ان علمه اكثر من عقله"

(المحبی : **خلاصة‌الاثر** : ۴ ص ۶۳ طبع مکتبه خیاط بیروت)

غالباً عقل کی کمی سے المحبی نے شیخ کی صاف گوئی اور ان میں زمانہ سازی کی صلاحیت نہ ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور شاید اسی وجہ سے شیخ کی زندگی کا بیشتر حصہ صعوبتوں میں گزرا لیکن حقیقت یہ ہے کہ شیخ نے علمی دنیا پر اپنا ایسا نقش دوام ثبت کردیا ہے جو کبھی نہیں مٹے گا ۔

۱ - **کتب‌المراجع الدرالمختار** : ۱ : ص ۲ تا ۱۰ طبع مجتبائی دھلی

۲ - خیرالدین الزرکلی : **الاعلام** : ۷ ص ۱۸۸ مطبوعہ - کوستاتسوماس ۱۳۷۶ھ

۳ - عمر رضا کحالہ : **معجم‌المؤلفین** ۱۱ : ۵۷ مطبوعہ دمشق ۱۳۸۸ھ

۴ - المحبی : **خلاصة‌الاثر** : ۴ : ص ۲۳ تا ۲۵ مطبوعہ مکتبةخیاط بیروت

۵ - یوسف‌الیان‌سرکیس: **معجم‌المطبوعات‌العربیةوالمعربة** ۱ : ص ۸۷۷ مطبوعہ مطبع سرکیس مصر ۱۳۴۲ھ

۷ - اسماعیل باشا بن محمد امین : **ایضاح المکنون فی الذیل علیٰ کشف الظنون** جلد ۱ : ص ۷۴۴ طبع ثالث طہران ۱۳۷۸

ف

زبدة المسائل

(مخطوطہ نمبر۳۳۰ - الف) ۲۹۷،۳۳۸

فقہ ، فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۱ × ۱۱ سم

۲- **اوراق** : ۲۸

۳- **خط** : نسخ معمولی

۴- **کاتب** : سید محمد رفیق ۱۱۲۷ھ

۵- **مؤلف** : نامعلوم

۶- **آغاز** : ''بداں وفقک اللہ تعالیٰ علی الطاعات والعبادات کہ مسائل علم فقہ آموختن اہم مہمات مسلمین است -،،

۷- **اختتام** : ''امانزدیک شافعی ساقط نشود بموت بلکہ - - - - تا غیرآں از مسائل چنانچہ اعتاق وکتا بے ایمان - - - -،،

۸- **کیفیت** : معمولی سا فقہی رسالہ ہے جس میں موجز اور مبتدیانہ اسلوب میں طہارت ، صوم و صلاۃ ، حج اور نکاح کے مسائل بیان کئے گئے - خط یا علمی لحاظ سے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے -

---

شرح خلاصۃ الفقہ

(مخطوطہ ۲۹۵)

فقہ - عربی

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۰ س م

۲- اوراق : ۳۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

ترقیمہ

تمت ہذا الکتاب شرح الخلاصۃ (؟ خلاصۃ) الفقہ بید الضعیف تمت تمام شد بوقت چاشت روز جمعہ -

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : فی التسمیۃ بالفارسیۃ علی التحقیق

۷- اختتام : استخراج ہذا (؟ ہذہ) الاحکام من المحیط والفتاوی الخانیہ والصلوٰۃ المسعودی والفتاوی الکبیری والکشف والہدایہ وحاشیتہا ومیزان الاصول واللباب

۸- کیفیت : باوجود تلاش بسیار کے زیر نظر مخطوطے کے مؤلف کا نام یا ان کے سوانح کا پتہ نہیں چل سکا جیسا کہ مؤلف نے کتاب کی ابتدا میں بتلا دیا ہے کہ **خلاصۃ الفقہ** کی افادیت کے پیش نظر میں نے اس کتاب کی شرح لکھنا ضروری سمجھا -

کتاب واقعتاً مفید ہے اور کچھ نہیں تو نماز کے اکثر مسائل ضروریہ کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے

کہیں کہیں اختلاف مسائل کی طرف بھی اشارے کر دیے گئے ہیں لیکن عام کتب فقہ کی طرح اختلاف کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کا مقصود مسائل ضروریہ کا احتواء تھا ۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ جن جن جزئیات فقہیہ کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کا استخراج مستند کتب فقہ سے کیا گیا ہے جس کی طرف اختتام میں مؤلف نے بایں الفاظ اشارہ کیا ہے ''استخراج ھذا (؟ ہ) الاحکام من المحیط والفتاویٰ الخانیہ والصلوٰۃ المسعودی والکشف والھدایہ و حاشیتھاو میزان الاصول واللباب،،

مخطوطہ نہایت بوسیدہ اور شکستہ ہے ۔ اگرچہ تاریخ کتابت مندرج نہیں ہے پھر بھی قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بارھویں صدی ھجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے ۔

کتاب کے مطبوعہ نسخے کے بارے میں کوئی یقینی بات معلوم نہ ہو سکی ۔

شرح الوقایہ

(مخطوطہ ۳۰۵)

فقہ ، عربی

۱- **تقطیع** : ۲۶ × ۱۷ س م

۲- **اوراق** : ۱۲۸

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : عبدالقادر بن شیخ پنه محمد چشتی ، ۱۰۹۷ھ

ترقیمه

''وقع الفراغ من کتابة هذه النسخة الشریفة المبارکة المیمونة المسمی بشرح الوقایه علی ید عبدالضعیف النحیف الراجی والمحتاج الی رحمة ربه الغنی عبدالقادر ولد شیخ پنه ؟ محمد چشتی فی اواسط شهر رمضان المبارک فی بلدة شهر احسناباد ؟ - - - ؟ که سنه سبع و تسعین والف من هجرة النبی صلی الله علیه وسلم وعلی آله اللهم اغفر لمصنفه و کاتبه وقاریه و مالکه بحرمت النبی وآله اجمعین -،،

۵- مؤلف : عبیدالله بن مسعود بن تاج الشریعه ، ۷۴۷ھ

٦- آغاز : ''الاخیرین لقوله علیه السلام الحنطة بالحنطة الحدیث ،،

۷- اختتام : ''واسواق المسلمین لا یخلواعن المسروق والمغصوب والمحرم و مع ذلک یباح التناول اعتماداً علی الغالب،،

۸- کیفیت : تین سو سال پرانا یه نسخه بهت عمده خط نسخ میں لکھا هوا ہے اور کتاب البیوع سے شروع هو کر آخر کتاب تک ہے مگر کتاب البیوع ناقص الاول ہے یه نسخه بوسیده و دریده ہے -

---

شرح الوقایه

(مخطوط نمبر ۳۴٦)

ع

۲۹۷.۳

فقه - عربی

ت - ش

۱- **تقطیع** : ۲۹ × ۱۹ س م

۲- **اوراق** : ۲۴۶

۳- **خط** : نسخ و نستعلیق

۴- **کاتب** : آصف علی ، ۱۱۱۰ھ

ترقیمہ

''فقیر حقیر اضعف العباد آصف علے جبر نقصان این کتاب کردہ بہ استعانت و عطائے سید مراد علی بخاری از فرزندان رشید سید جلال الدین حیدر و مخدوم جہانیان در قصبہ اورنگ آباد متصل انوپ شہر بتاریخ بیست و یکم شہر شعبان سہ شنبہ ۱۱۱۰ھ-''

۵- **مؤلف** : عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ ، م ۷۴۷ھ

۶- **آغاز** : ''برہان الشریعہ" والحق والدین محمود بن صدر الشریعہ" - - - - الحمد اللہ رب العالمین - - - یقول العبد المتوسل الی اللہ باقوی الزریعہ" عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ" سعد جدہ والنجح جدہ -''

۷- **اختتام** : ''واسواق المسلمین لا یخلوا عن المسروق والمغصوب والمحرم و مع ذلک یباح التناول اعتماداً علے الغالب -''

۸- **کیفیت** : شرح الوقایہ کا مکمل اور قدیم نسخہ ہے ، مختلف اور متعدد کاتبوں کے ہاتھوں لکھا گیا ہے اصل اوراق خط نسخ میں ہیں بعد ازاں ضائع شدہ اوراق دوبارہ خط نستعلیق میں لکھ کر شامل کئے گئے ہیں - اور کتاب

کی اس تکمیل میں سید مراد علی بخاری (جو کہ جلال‌الدین حیدر و مخدوم جہانیاں کی اولاد میں سے ہیں) نے کاتب کو مالی امداد دی ۔ کاتب نے اس نسخے کی تکمیل یا جبر 'نقصان، ۱۱۱۰ھ میں کیا ہے ۔ گویا اصل کتاب ۱۱۱۰ھ سے پہلے کی لکھی ہوئی ہے ۔

اس نسخے کے قدیم صفحات جو نسخ میں ہیں دلکش اور پختہ خط میں لکھے ہوئے ہیں ۔

تمام نسخے پر کثیر حواشی موجود ہیں ، یہ حواشی زیادہ، تر کتب متداولہ مثلاً **ھدایہ ، عینی ، مغنی ، زیلعی ، بحرالرائق ، چلپی ، فتاوی قاضی خان** اور **کفایہ** وغیرہ سے مستفاد ہیں ۔

ابتدائی صفحات پر دو مہریں ہیں ۔ ایک غلام محی‌الدین اور دوسری مفتی غلام محمد ابن محمد قمر عثمانی ۱۲۴۵ھ کی مفتی غلام محمد کی مہر ایک فتوی پر ہے ۔۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

''تیمنا بذکرہ الاعلی ۔،،

''شخصی کہ نکاح خواندواورامعلوم نبود کہ با مادرزن موطوۂ ناکح است براوہیچ ۔ ۔ ۔ ۔ نشود کذافی کتب الفقہ ۔،،

فی الجملہ یہ ایک اہم اور قابل اعتنا نسخہ ہے ۔

———

ف

صغیری

۲۹۷٫۳ (مخطوطہ نمبر ۸۳)

ر۔ ص فقہ ۔ فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۴ × ۱۹ سم

۲- **اوراق** : ۱۵۴

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : غیر مذکور

۵- **مؤلف** : ابراهیم بن محمد بن ابراهیم الحلبی م ۹۵۶ھ/۱۵۴۹ء

۶- **آغاز** : ''الحمدللہ الذی جعل العبادۃ مفتح السعادۃ و مطمح السیادہ ۔،،

۷- **اختتام** : 'دائما متصلا الی یوم الحشر والمآل والحمدللہ رب العالمین۔،

۸- **کیفیت** : ابراهیم بن محمد ابراهیم الحلبی م ۹۵۶ھ حلب میں پیدا ہوئے ، حلب میں تحصیل علم کے بعد مصر آ گئے وهاں سے بلادروم کا سفر کیا اور قسطنطنیه میں اقامت اختیار کی اور جامع سلطان محمد فاتح میں منصب امامت و خطابت پر فائز رہے ان کی مندرجہ ذیل تصانیف زیادہ مشہور ہیں ۔

(۱) **ملتقی الابحر**

(۲) **تحفۃ الاخیار علی الدرالمختار شرح تنویرالابصار**

(۳) **غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی**

(۴) **صغیری**

صغیری در اصل **غنیۃ المتملی** کا اختصار ہے جو سدیدالکاشغری کی منیہ المصلی کی مبسوط شرح ھے ۔

شارح علام نے محسوس کیا کہ غنیۃ المستملی بعض طلباء کے لیے طوالت کا موجب ہے ، اس لیے انھوں نے اس کا اختصار مرتب کیا جو صغیری کے نام سے مشہور ہے - اسی طرح غنیۃ المستملی کو کبیری کے نام سے شہرت حاصل ہوئی -

زیر نظر مخطوطہ فی الجملہ ایک قابل اعتناء نسخہ ہے

المراجع

۱ - سرکیس : **معجم المطبوعات العربیہ** ، ج ۱ ، عمود ۱۳ -

۲ - کحالہ : **معجم المؤلفین** ، ج ۱ ، ص ۸۰ -

۳ - بروکلمان : تکملہ ۲ ، ص ۶۴۲ ، ۶۴۳ -

کنز الدقائق (فارسی ترجمہ)

ف | (مخطوط نمبر ۵۱۷) | ۲۹۷۶۳

ن - ک | فقہ - فارسی

۱- تقطیع : ۲۵ × ۱۳ سم

۲- اوراق : ۲۷۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : ابوالبرکات حافظ الدین النسفی المتوفی ۷۱۰ / ۱۳۱۰ء

٦- **آغاز** : ونفاس بود حکم حیض و نفاس دارد

٧- **اختتام** : تمام دیت واجب آید بقول امام محمد و زفر

٨- **کیفیت** : اس مخطوطے کے ابتدائی اور آخری صفحات غائب ہیں مخطوطہ کتاب الطہارۃ سے شروع ہو کر باب المرتدین پر اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ کتابت غنیمت ہے۔ عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں۔

کنزالدقائق مولف کی اپنی تصنیف وافی کی تلخیص ہے۔ کتاب **کنزالدقائق** میں مؤلف نے اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ فقہ کے تمام ضروری مسائل بالاستیعاب بیان ہو جائیں اور اپنی اس کوشش میں مؤلف کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں لیکن مؤلف کی اختصار پسندی نے کتاب کو چیستاں بنا کر رکھدیا ہے جو طلباء کے لیے سخت تکلیف کا باعث ہے۔ مثلاً کنویں کے بیان کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہ اور دیگر ائمہ حنفیہ کا اختلاف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں مسئلۃ البئیر جحط۔ اس طرح ایک سیدھی سادی سی بات کو دشوار بنا دیا۔ مؤلف کا یہی اسلوب پوری کتاب میں برقرار رہا ہے۔ حد درجہ اختصار پسندی نے کتاب کی افادیت کو کم کر دیا ہے۔ پھر بھی یہ کتاب درس نظامی میں متد اول ہے۔

مترجم کے نام کا پتہ نہ چل سکا۔

حافظ الدین ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی

الحنفی اپنے دور کے جلیل القدر علماء میں شمار کئے جاتے ہیں آپ کی تاریخ ولادت کا پتہ نہ چل سکا - آپ کی وفات خوزستان واصفہان کے درمیان واقع قصبہ ایذج میں ۷۱۰ھ میں ہوئی - صاحب **الجواهرالمضية** ابن ابی الوفاالقرشی نے آپ کی تاریخ وفات ۷۰۱ھ بتلائی ہے لیکن ان کے علاوہ دیگر تمام تذکرہ نگاروں نے متفقہ طور پر ۷۱۰ھ ہی بتلائی ہے اور یہی بات درست معلوم ہوتی ہے کنز کے علاوہ آپ نے مندرجہ ذیل مشہور تالیفات بطور یادگار چھوڑی ہیں -

۱ - المستصفیٰ فی شرح المنظومة

۲ - منافع شرح النافع

۳ - الکافی فی شرح الوافی

۴ - المنارفی اصول الفقه

۵ - المنارفی اصول الدین

۶ - العمدة فی العقائد

۷ - مدارک التنزیل و حقائق التاویل (تفسیر)

۸ - فائدہ مهمه (بحواله بروکلمان)

۹ - شرح المنتخب فی اصول المذهب

۱۰ - شرح آخر مطول

۱۱ - شرح الهدایه

۱۲ - کشف الاسرار فی شرح المنار

المراجع

۱ - البغدادی : **هدیة العارفین** : ۱ : ۴۶۴ طبع طهران ۱۹۴۷ء

۲ - عمر رضا کحاله : **معجم المؤلفین** : ۶ : ۳۲

۳ - ابن ابی الوفا القرشی : **الجواهر المضیة** : ۱ : ۱۰۱ ۲۷

۴ - حاجی خلیفة **کشف الظنون** : ۲ : ۱۱۶۸

۵ - Brockelmann : S : 11 ; 263

۶ - عبدالحی الکھنوی **الفوائد البهیه** : ۱۰۱ طبع مصر ۱۳۲۴ھ

———

مالابدمنه

ف

(مخطوطه ۶۸ ق)

۲۹۷/۳

فقه ، فارسی

ث - م

۱- **تقطیع** : ۲۵ × ۲۰ س م

۲- **اوراق** : ۴۳

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : 'سردار علی خان بن رحمان خان بن ولی خان مقیم قصبه خاص کوٹھی پرگنه شهر گھاٹی ضلع بہار - ۱۲۶۴ھ

۵- **مؤلف** : قاضی ثناءالله پانی پتی م ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء

۶- **آغاز** : 'حمد و ستائش مر خدائراست که بذات مقدس خود موجود است -'

۷۔ اختتام : 'از خوف دشمناں بعضے احکام الٰہی را تبلیغ نکردہ کفر است ۔'

۸۔ کیفیت : قاضی ثناءاللہ پانی پتی ، پانی پت (مشرقی پنجاب) میں ۱۱۴۳ھ میں پیدا ہوئے سات سال کی عمر میں حفظ قرآن سے فارغ ہوکر علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل میں لگ گئے ۔ شاہ ولی اللہ دہلوی م ۱۱۷۶ھ سے علم حدیث حاصل کیا اور حافظ محمد عابد لاہوری سنامی م ۱۱۶۰ھ سے علم طریقت اخذ کیا مرزا مظہر جان جاناں م ۱۱۹۵ھ سے بھی کسب فیض کیا ، جنھوں نے انہیں علم الہدیٰ کا لقب دیا ۔

تمام عمر افتاء تصنیف و تالیف اور نشر علوم میں گزار دی ، درج ذیل اہم تصانیف ہیں ۔

۱ ۔ التفسیر المظہری
۲ ۔ ارشاد الطالبین
۳ ۔ جواہر القرآن
۴ ۔ حقوق الاسلام
۵ ۔ شہاب ثاقب
۶ ۔ تذکرۃ الموتی والقبور
۷ ۔ تذکرۃ المعاد
۸ ۔ رسالہ دراباحت و حرمت سرود
۹ ۔ رسالہ درمسئلہ سماع و وحدت وجود
۱۰ ۔ السیف المسلول

۱۱ - **رساله در رد مذهب شیعه**

۱۲ - **رساله حرمت متعه**

۱۳ - **مالا بدمنه**

فقه حنفی پر مشتمل تصنیف ہے جو مدارس میں داخل نصاب رہی ہے - کانپور سے ۱۸۷۳ء ۱۸۸۰ اور ۱۸۸۴ء میں طبع ہو چکی ہے - کشف الحاجۃ کے نام سے اردو ترجمہ میرٹھ سے ۱۳۲۳ھ میں طبع ہوا ہے -

زیر نظر مخطوطہ اسی مالابدمنہ کا ہے جو کاتب کی وضاحت کے مطابق ایک مطبوعہ نسخے سے نقل کیا گیا ہے - خط عمدہ اور قابل اعتناء ہے -

المراجع

۱ - **اردو دائرہ معارف اسلامیہ**، ج ۴ ص ۱۰۳۲ - لاہور -

۲ - رحمان علی **تذکرہ علمائے ہند**، ص ۳۸ - لکھنؤ

مخطوطہ فقہ (نامعلوم الاسم)

ف
۲۹۷٫۳

(مخطوطہ ۲۹۵)

فقہ - فارسی

۱- **تقطیع** : ۱۶ × ۱۰ س م

۲- **اوراق** : ۸۶

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : موسیٰ بن حسین علی بن عمر ترخان العرانی -

۵- **مؤلف** : نا معلوم

ترقیمه

وقدفرغ فی (؟ من) تحریر هذاالکتاب بعون اللہ الملک الوهاب فی یوم الاربعاء من شهر السفر (؟ الصفر) تم بالخیر والظفر بید اضعف العباد (؟ عباد) اللہ الملک المنان موسیٰ بن حسین علی بن عمرتر خان العرانی غفراللہ له ولوالدیه و تجاوز عن سئیا تهم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقه محمد وآله وصحبه اجمعین

۶- **آغاز** : پارسی یا هرزبانے که باشد گفتن رواست ۔

۷- **اختتام** : شاگرد عبداللہ بن مسعود بوده است والیشان از پیغمبر علیه السلام بتلقف یاد گرفته بوده‌اند ۔

۸- **کیفیت** : یہ مخطوطہ ناقص الاول ہے اس لیے کتاب یا اس کے مؤلف کا نام نہ معلوم ہو سکا کتاب کے اکثر اوراق آب رسیدہ ہیں لیکن روشنائی یا کتابت میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے اندازہ کیا جاتا ہے کہ یہ بارھویں صدی کی کتاب ہے اس اعتبار سے یہ کتاب قابل قدر ہے کہ اس کی زبان بڑی رواں اور سلیس ہے کتاب میں کہیں بھی اغلاق نہیں ہے ۔ اکثر جزئیات کو سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کس کی تالیف ہے ۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے ۔

منیۃ المصلی (مترجم فارسی)

ع

(مخطوط نمبر ۱۹۱م)

۲۹۷،۳۳۸

فقه - عربی

س - م

۱- تقطیع : ۲۶ × ۱۷ سم

۲- اوراق : ۴۳۹

۳- خط : نسخ و نستعلیق

۴- کاتب : فقیر قادر بخش ، یکم محرم الحرام ۱۲۹۰ھ

۵- مؤلف : سدیدالدین الکاشغری م ۷۰۵ھ (بحوالہ ذیل نمبر ۱)

۶- آغاز : ''الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین،،

۷- اختتام : ''ولو قرء من الجنۃ والناس بنصب الجیم لا تفسد ، واللہ اعلم بالصواب،،

۸- کیفیت : 'منیۃ المصلی، مسلک حنفی کی ایک مشہور کتاب ہے جس میں احکام صلوٰۃ و طہارت بیان کیے گئے ہیں اس کا پورا نام '**منیۃ المصلی و غنیۃ المبتدی**' ہے - اس کی متعدد شرحیں ہیں : (بحوالہ ذیل نمبر ۱ ، ۲)

۱ - محمد بن محمد بن امیر حاج ۸۷۹ھ حلبۃ المجلی و بغیۃ المھتدی - فی شرح منیۃ المصلی

۲ - ابراھیم بن محمد الحلبی ۹۵۹ھ غنیۃ المتملی فی شرح منیۃ المصلی -

۳ - ابراھیم بن محمد الحلبی ۹۵۹ھ **صغیری** (غنیۃ المتملی کی تلخیص)

منیتۃ المصلی وضوء اور نماز کے مسائل پر مشتمل حنفی مسلک کی کتاب ہے اس پر اس کے شارح محمد بن محمد بن

امیر حاج نے یہ تنقید کی ہے کہ اس کتاب میں مسائل کی ترتیب میں پیوستگی اور جامعیت نہیں ہے چنانچہ صلاۃ جمعہ اور عیدین کے مسائل مذکور نہیں ہیں مگر اس کے باوجود کتاب نے قبول عام حاصل کیا اور اس کی بڑی جامع شرحیں لکھی گئیں -

دھلی میں ۱۸۷۳ء میں لکھنؤ میں ۱۸۷۶ء میں بمبئی میں ۱۸۸۵ء پھر دھلی میں ۱۸۸۸ء اور ۱۸۹۲ء میں اور ۱۸۹۳ء میں شائع ھو چکی ہے - فارسی ترجمے کے ساتھ اور ابراھیم بن الحلبی کی شرح غنیۃالمتملی سے مستفاد کچھ حواشی کے ساتھ لدھیانہ میں ۱۸۷۶ میں شائع ھو چکی ہے - (بحوالہ ذیل نمبر ۳)

زیر نظر مخطوطہ خوشخط اور جلی نسخ میں اور ترجمہ فارسی سرخ روشنائی سے نستعلیق میں لکھا ھوا عمدہ نسخہ ہے - آخر کے چند صفحات کرم خوردہ ہیں -

المراجع

۱ - حاجی خلیفہ : کشف الظنون ج ۲ ، ص ۱۸۸۶ ، طہران -

۲ - عمر رضا کحالہ ، معجم المؤلفین ، ج ۱ ، ص ۸۰ ج ۱۱ ، ۲۸۴ ، دمشق -

۳ - ELLIS. A.G., M.A., Catalogue of Arabic Books in British Museum, Vol. 1. P. 730, Vol. 2. P. 555.

ف

نام حق

۲۹۷،۳۳۸ (مخطوطه نمبر ۱۹۵ - الف)

ش - ن فقه - فارسی نظم

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۸ س‌م

۲- اوراق : ۷

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : شرف‌الدین البخاری المتوفی ۶۹۳ھ

۶- آغاز : نام حق بر زبان همی را نم - که بجان دلش همی خوانم

۷- اختتام : رحمت حق نثار خواننده - یاد گیرنده و نولیسنده

۸- کیفیت : اگرچه زیر نظر مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے تاہم اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تیرھویں صدی ھجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے -

————

اصول فقہ

۱ - تنقیح الاصول

۲ - التوضیح فی حل غوامض التنقیح

۳ - "   "   "

۴ - التلویح الی کشف حقائق التنقیح

۵ - رسالہ اصول فقہ

۶ - نور الانوار

تنقیح الاصول

ع

۲۹۷٬۳۱

(مخطوطہ نمبر ۳۴۳۶)

ت ۔ ت

اصول فقہ ، عربی

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۴ سم

۲- اوراق : ۱۰۴

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : محمد قاسم البدخشی ۱۲۴۴ھ

۵- مؤلف : عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ ۷۴۷ھ | ۱۳۴۷ء

۶- آغاز : ''الیہ یصعد الکلم الطیب،،

۷- اختتام : ''ویجب الضمان بوجود العصمۃ واللہ ولی العصمۃ،،

۸- کیفیت : **تنقیح الاصول** کا مکمل اور عمدہ نسخہ ہے ۔ ابتداء میں چند صفحات پر حواشی بھی مندرج ہیں ۔ جو سعدالدین تفتازانی کی **التلویح** سے نقل کیے گئے ہیں ۔

التوضیح فی حل غوامض التنقیح

ع

۲۹۷٬۳۱

(مخطوطہ ۲۶۹)

ت ۔ ر

اصول فقہ ۔ عربی

۱- تقطیع : ۱۱ × ۲۰ سم

۲- اوراق : ۲۳۸

۳- خط : نسخ و نستعلیق

۴- کاتب : محمد منصور تاریخ کتابت : ۱۲۷۰ھ

۵- **مؤلف** : عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ ۷۴۷ھ | ۱۳۴۷ء
(بحوالہ ذیل نمبر ۴)

۶- **آغاز** : ''حامداً للہ تعالیٰ اولاً وثانیاً و لعنان الثناء الیه ثانیاً
و علی افضل رسلہ وآلہ مصلیا و فی حلبة الصلوۃ مجلیاً
و مصلیاً -''

۷- **اختتام** : ''ویجب الضمان لوجه العصمة ، واللہ تعالیٰ ولی العصمة
والتوفیق -''

۸- **کیفیت** : عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ
احمد بن جمال الدین بن عبیداللہ بن ابراهیم بن احمد
المحبوبی البخاری الحنفی (بحوالہ ذیل نمبر ۴) بڑے
نامور حنفی فقیہ تھے - تاریخ وفات بیل نے ۷۵۰ھ
۱۳۴۹ء درج کی ہے ، جب کہ بروکلمان نے ۷۴۷ھ
۱۳۴۷ء درج کی ہے اور یہی تاریخ وفات زرکلی اور
عمر رضا کحالہ نے درج کی ہے البتہ ان دونوں نے
سن عیسوی ۱۳۴۶ء دیا ہے - درج ذیل تصانیف ہیں :

۱ - **تعدیل العلوم**

۲ - **تعدیل هیئة الافلاک**

۳ - **تنقیح الاصول**

۴ - **التوضیح فی حل غوامض التنقیح**

۵ - **المقدمات الاربعه**

۶ - **اربعون حدیثاً**

۷ - **شرح الوقایه**

۸ - **النقایه**

٩ - **الحواشی والنکات والفوائد المحررات علی مختصر المعانی**

١٠ - **الوشاح فی ضبط معاقدالمفتاح**

١١ - **فی علم‌الصرف**

مصنف نے مقدمہ کتاب میں ذکر کیا ہے کہ امام فخرالاسلام بزدوی (٤٨٢ھ) کی تصنیف **(کنزالوصول)** جو اصول البزدوی کے نام سے معروف ہے ، کی اہل‌علم میں مقبولیت اور اس کے بعض مقامات پر کیے گئے اعتراضات کے پیش نظر انھوں نے کنزالوصول کی تنقیح اور اس کی مراد بیان کرنے کےلیے ایک کتاب (التنقیح) تصنیف کی اور مختصراً اصول فقہ کے اہم مباحث جمع کر دیئے -

یہ **التنقیح** بھی علماء میں بے حد مقبول ہوئی اور اہل علم نے اس کی نقلیں تیار کیں ، مگر اس کثرت نقل سے بعض مقامات پر اشتباہ پیدا ہو گیا اور متن اور شرح میں بعض مقامات پر امتیاز باقی نہ رہا - اس لیے انھوں نے التنقیح کی بھی ایک شرح لکھی اور اس کا نام التوضیح **فی حل غوامض التنقیح** رکھا -

پھر **التوضیح** کی متعدد شروحات اور ان شرحوں کے بہت سے حواشی ہیں ، مگر **التوضیح** کی شروح میں سعدالدین مسعود بن عمرالتفتازانی (٧٩٢ھ) کی شرح **التلویح الی کشف حقائق التنقیح** زیادہ مقبول ہوئی اور اسے شہرت دوام حاصل ہوئی -

التوضیح والتلویح دونوں مجموعی طور پر دھلی میں ۱۲۶۷ھ میں ، لکھنؤ میں ۱۲۸۱ھ اور ۱۲۸۷ھ میں طبع ہوئیں اور صرف التوضیح قازان (KAZAN) میں ۱۳۰۱ھ اور ۱۳۱۱ھ میں طبع ہوئی -

زیر نظر مخطوطہ ۱۲۷۰ھ کا لکھا ہوا نہایت عمدہ نسخہ ہے اور مکمل ہے تمام نسخے میں نسخ اور نستعلیق دو دو چار چار صفحات کر کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں - جستہ جستہ حواشی بھی موجود ہیں (ورق ۵) پر ایک مہر موجود ہے جس میں ''نور احمد ولد محمد فیض'' تحریر ہے - ابتدا میں ایک صفحہ پر فہرست عناوین بنائی گئی ہے ، ابتدائی صفحات میں حاشیہ ملا جلال سے اخذ کردہ 'ظرف مستقر' کے بارے میں ایک نوٹ درج ہے -

المراجع

۱ - الزرکلی **الاعلام** ج ۴ ، ص ۳۵۴ -

۲ - عمر رضا کحالہ **معجم المؤلفین** ج ۶ ، ص ۲۴۶ دمشق ۱۹۵۸ء -

۳ - حاجی خلیفہ **کشف الظنون** ج ۱ ، ۴۰۶ طہران

۴ - Brockelemann. II, P. 277, Leiden, 1949

۵ - ELLIS, A, G, M. A. Catalogue of Arabic Books in British Museum II P.P. 706

۶ - Beale, T. W., An Oriental Biographical Dictionary P. 406 Sind Sagar Academy, Lahore.

ع

التلویح الی کشف حقائق التنقیح

(مخطوطه نمبر ۶۵۴)

۲۹۷٫۳۱

اصول فقه ، عربی

ت - ر

۱- تقطیع : ۲۶ × ۱۷ سم

۲- اوراق : ۳۱۸

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : مسعود بن عمر بن عبداللہ سعدالدین تفتازانی ، ۷۱۱ھ
۱۳۸۱ء[1]

۶- آغاز : ''الحمدللہ الذی احکم بکتابہ اصول الشریعہ الغراء،،۔

۷- اختتام : ''ووفقنا بلفظ العمیم لسلوک طریق الہدی انہ ولی العصمہ والتوفیق ومنہ الہدایہ الی سواء الطریق،،۔

۸- کیفیت : عمدہ خط نسخ میں لکھا ہوا نسخہ ہے اور مکمل ہے۔

ع

رسالہ اصول فقہ

(مخطوطہ نمبر ۳۲۲)

۲۹۷٫۳۱

۱- تقطیع : ۳۰ × ۱۹ سم

ر - ر

۲- اوراق : ۵

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : عنایت الرحمان بن شیخ حافظ عبدالرحمان - ۱۳۰۳ھ

---

۱ - بروکلمان : ج ۲ ، ص ۲۱۵ -

۵- مؤلف : شاہ محمد اسماعیل بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ محدث دھلوی ، م ۱۲۴۶ھ

۶- آغاز : ''الفقه علم یعرف فیه الاحکام الشرعیه" من الوجوب والندب والاباحه" والکراهه" والتحریم من ادلتها التفصیلیه،،۔

۷- اختتام : ''تقلید الحی اولی من تقلید المیت الا اذا شک فی وثوق الاحیاء وتیسراله المراجعه" الی قول المیت تفصیلا،، ۔

۸- کیفیت : شاہ اسماعیل بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ محدث دھلوی ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ ۲۹ اپریل ۱۷۷۹ء کو پیدا ہوئے ۔ آٹھ سال کی عمر میں حفظ قرآن کیا اور ابتدائی درسی کتب کی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی ۱۶ رجب ۱۲۰۳ھ ۱۲ اپریل ۱۷۸۹ء کو شاہ عبدالغنی نے وفات پائی تو شاہ عبدالقادر نے یتیم بھتیجے کو بیٹا بنا کر تعلیم و تربیت اپنے ذمے لے لی زمانہ طفولیت ھی سے انتہائی ذھین اور طباع تھے ، چنانچہ خداداد استعداد کی بناء پر معقول و منقول کی تحصیل سے فارغ ہو گئے ۔

تعلیم سے فارغ ھوتے ھی آپ نے ارشاد و اصلاح کا کام شروع کر دیا ۔ جمعہ اور سہ‌شنبہ کو جامع مسجد میں وعظ فرماتے اور ہزاروں سامعین والہانہ اشتیاق سے سنتے ان کے وعظ و نصیحت کی برکت سے اعلام سنت کا آوازہ ہر شخص کے کان میں پہنچ گیا ۔ شرک و بدعت کی بنیاد منہدم ہو گئی جامع مسجد میں نماز

جمعه کے لیے لوگ اس کثرت سے جمع ہونے لگے جیسے عید کے لیے جمع ہوتے ہیں - (آثار الصنادید)

اسلام کی جو رونق نظر آ رہی ہے یہ شاہ اسماعیل اور مولوی عبدالحئی ہی کی جد و جہد کا ثمرہ ہے - یہ دونوں بزرگ اپنے شیخ سید احمد شہید کے وزیر تھے ، حق یہ ہے کہ احیائے اسلام کے لیے کام کرنے والے ایسے آدمی سر زمین ہند نے بارہ سو سال میں پیدا نہیں کیے - (اتحاف النبلاء)

۱۲۳۳ھ | ۱۸۱۸ء میں سید احمد بریلوی نواب امیر خاں سے الگ ہو کر دہلی پنہچے تو پہلے مولوی عبدالحئی نے پھر شاہ اسماعیل نے نماز کی دو رکعتیں بحضور قلب سید صاحب کی اقتداء میں ادا کرکے بیعت کر لی ، اس بیعت کے بعد شاہ اسماعیل نے زندگی بھر سید احمد شہید کا ساتھ نہ چھوڑا اور کمال ادب کا یہ عالم تھا کہ شیخ کے رو برو نقش دیوار بنے رہتے تھے جلالت علم کا یہ حال تھا کہ شاہ عبدالعزیز نے انہیں ایک خط میں حجۃالاسلام لکھا - ۲۴ ذوالقعدہ ۱۲۴۶ھ ۶ مئی ۱۸۳۱ کو شاہ صاحب نے بالا کوٹ میں شہادت پائی -

تصانیف کی مختصر کیفیت درج ذیل ہے :-

۱ - **ردالاشراک** - نواب صدیق حسن خان نے ایک مرتبہ قطف الثمر کے ساتھ شائع کیا اور احادیث کی

تخریج کر کے اس کا نام الادراک بتخریج احادیث ردالاشراک رکھا - یہ رسالہ علیحدہ بھی شائع ہو چکا ہے -

۲ - تقویۃالایمان

۳ - منصب رسالت

۴ - ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح

۵ - رسالہ یک روزی

٦ تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین

۷ - تنقید الجواب در اثبات رفع الیدین

۸ - عبقات

۹ - صراط مستقیم

۱۰ - رسالۂ منطق

۱۱ - مثنوی سلک نور

زیر نظر مخطوطہ شاہ اسماعیل شہید کا رسالہ اصول فقہ ہے جس میں بڑے موجز طریقے پر اصول فقہ کے اصول و قوانین اور ان کی بنیادی تشریحات بیان کی گئیں ہیں -

اولا فقہ اور اصول فقہ کی تعریفات ہیں - الادلۃالشرعیہ کا تذکرہ ہے پھر لفظ کی بحث میں عام اور خاص پر گفتگو ہے ازاں بعد حقیقت و مجاز ، مجاز مرسل اور مجاز صریح وغیرہ ہیں - پھر الادلۃالشرعیہ میں سے الکتاب ، السنۃ ، الاجماع اور القیاس کو علیحدہ

علیحدہ چار مباحث میں بیان کیا گیا ہے - اور آخرمیں اجتہاد پر گفتگو ہے -

اصول فقہ کے مضمون میں انتہائی موجز ، بلیغ اور کارآمد رسالہ ہے - مخطوطہ چنداں خوشخط نہیں ہے البتہ گوارا خط میں لکھا ہوا ہے - کرم خوردہ ہے -

المراجع

۱ - دائرہ معارف اسلامیہ (اردو) ص ۹۴۷ ببعد دانشگاہ پنجاب ، لاہور -

۲ - رحمان علی تذکرہ علمائے ہند ص ۱۷۹ ، لکھنؤ ۱۹۱۴ -

۳ - سرسید احمد خان ، آثارالصنادید ، ص ۲۷۱ - کراچی -

ع ٢٩٧٬٣١ م - ن

نورالانوار

(مخطوطہ نمبر ۲۹٦)

اصول فقہ ، عربی

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۵ سم

۲- اوراق : ۲۳۵

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : احمد بن ابی سعید بن عبیداللہ صدیقی المعروف ملاجیون

۱۰۴۷ھ/۱۶۳۷ء ، ۱۱۳۰ھ/۱۷۱۸

۶- آغاز : واضح وقوله علی من اختص کنایة عن محمد تنبیها علی ان کو نه مختصاً بالخلق العظیم ۔

۷- اختتام : ''فلم یبق الا الزکوة فکانت هی مرجع کل،،

۸- کیفیت : احمد بن ابی سعید بن عبیداللہ صدیقی ملا جیون لکھنؤ کے قصبہ امیٹھی میں پیدا ہوئے انتہائی قوی الحافظہ تھے ۔ سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا اور سولہ سال کی عمر میں محمد صادق الستر کھی اور لطف اللہ کوڑا جہاں آبادی سے عصری علوم کی تکمیل کی ، اورنگ زیب کے استاد رہے تھے وہ آپ کی بہت عزت کرتا تھا ۔

۱۱۰۲ھ میں وہ پہلی مرتبہ حج کے لیے گئے اور ارض مقدس میں پانچ سال قیام کے بعد ۱۱۰۷ھ میں ہندوستان واپس آئے اور شاہی ملازمت اختیار کر لی اور تقریباً چھ برس اورنگ زیب کے لشکر کے ساتھ رہے جو اس زمانہ میں دکن کی ریاستوں کے خلاف برسرپیکار تھا ۔ ۱۱۱۲ھ میں وہ دوبارہ حجاز تشریف لے گئے اور حج و زیارت کے بعد ۱۱۱۶ھ میں امیٹھی واپس آئے ۔ دو برس کے مختصر قیام کے بعد جس کے دوران انھیں شیخ یٰسین بن عبدالرزاق القادری سے خرقۂ تصوف عطا ہوا انھوں نے اپنے کثیرالتعداد شا گردوں کے ساتھ دہلی کا

رخ کیا مگر اجمیر میں شاہ عالم سے ملاقات ہوئی اور وہ انھیں لاہور لے گیا ۔ شاہ عالم کی وفات پر دھلی واپس لوٹے اور تدریس میں مشغول ہو گئے ، وفات کے بعد انھیں ان کے شہر امیٹھی میں لے جا کر دفن کیا گیا ۔

درج ذیل تصانیف ہیں :

۱ ۔ التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ معروف به تفسیر احمدی

۲ ۔ اشراق الابصار فی تخریج احادیث نورالانوار

۳ ۔ نورالانوار فی شرح الابصار ۔

۴ ۔ السوالات الاحمدیہ فی ردالملاحدہ

۵ ۔ مناقب الاولیاء

۶ ۔ السوانح

۷ ۔ آداب احمدی

۸ ۔ انوارالفرقان وازھارالقرآن

۹ ۔ نورالانوار فی شرح المنار

زیر نظر مخطوطہ ان کی کتاب نورالانوار فی شرح المنار ہے جو امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد حافظ الدین النسفی (۷۱۰ھ) کی تصنیف المنار کی شرح ہے جو مدینہ منورہ میں دو ماہ کے عرصے میں بغیر کسی کتاب کی مدد کے ۱۱۰۵ھ میں تحریر کی اس وقت آپ کی عمر ۵۸ سال تھی ۔ دھلی میں ۱۲۵۳ھ/۱۸۱۹ میں

لکھنؤ میں ۱۲۶۱ھ اور کانپور میں ۱۸۸۲ء میں طبع ہو چکی ہے۔

مخطوطہ ناقص الطرفین ہے۔ ابتداء سے دو صفحات غیر موجود ہیں جب کہ آخر سے متعدد صفحات کم ہیں خط عمدہ ہے۔ مجدول بخط سرخ و کبود ہے اور بالائے متن سرخ خط کشید کیا گیا ہے، جستہ جستہ حواشی بھی درج ہیں۔

المراجع

۱ - عمر رضا کحالہ، **معجم المؤلفین**، ج ۱، ص ۲۳۳ دمشق۔

۲ - یوسف الیان سرکیس، **معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ** ج ۲، عمود ۱۱۶۴ - مصر۔

۳ - **تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند**، ج ۲، ص ۳۲۲، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

کلام و عقائد

۱ - حاشية الخيالى علىٰ شرح العقائد النسفيه

۲ - " "

۳ - حاشية السيالكوٹی علىٰ حاشية الخيالى

۴ - شرح العقائد النسفى

۵ - " "

۶ - شرح الفقه الاكبر

۷ - عقد الجمان فى بيان شعب الايمان

۸ - كفاية الاعتقاد

۹ - مرام الكلام

۱۰ - نامعلوم الاسم (عقائد شيعه)

حاشیة الخیالی علیٰ شرح العقائد النسفیه
مع حاشیة السیالکوٹی علیٰ الخیالی

ع
۲۹۷۴
(مخطوطہ، ۳۵)
خ - ح

کلام - عربی

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۳ سم

۲- اوراق : ۳۶

۳- خط : نستعلیق رواں ۱۲۲۳ھ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : شیخ احمد بن موسیٰ بن شمس الدین المعروف بالخیالی المتوفی ۸۹۵ھ

۶- آغاز : قال الشارح التحریر عامله الله بلطفه الخطیر

۷- اختتام : وبه یظهر ان هذا الوجه ایضا یفید تفضیلهم فقطوان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم -

۸- کیفیت : یہ مخطوطہ ۱۲۲۳ھ میں تحریر کیا گیا - خط روشن اور رواں ہے کتابت ، کاغذ اور روشنائی ہر قسم کی کہنگی سے پاک ہے -

حاشیہ پر ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ بھی موجود ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے -

شیخ احمد بن موسیٰ الخیالی اپنے دور کے مقتدر عالم ، محقق اور صاحب زھد و تقویٰ بزرگ تھے آپ کی ولادت ۸۶۲ھ میں ہوئی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی پھر وھاں سے جامعہ سلطانیہ بروسا تشریف لے گئے اور

وہاں عرصہ تک موالی خضر بیگ سے جو اس زمانے کے فحول علماء میں شمار کئے جاتے تھے اکتساب علم کیا بالآخر اسی درسگاہ میں مسند درس پر فائز ہوئے وہاں کچھ دنوں تک تدریسی فرائض انجام دینے کے بعد آپ مدرسہ ''ازنیق،، میں بحیثیت مدرس متعین ہوئے یہاں ان کی تنخواہ ۱۳۰ (ایک سو تیس درہم) روزانہ تھی آپ نے حج بھی کیا اور فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد اپنے مسنددرس پر تشریف فرما رہے - کہا جاتا ہے کہ ۳۳ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہو گئی - آپ کا سنہ وفات ۸۹۵ھ ہے -

عمر رضا کحالہ نے ۸۸۶ھ ۱۴۸۱ءسنہ وفات بتلایا ہے یہ کتاب ۱۸۷۰ میں دھلی میں طبع ہوئی اور کافی مقبول ہوئی اس کے علاوہ مختلف ممالک میں اسے طبع کیا گیا خضر بیگ (خیالی کے استاد) کے قصیدہ ''نونیہ،، کی شرح بھی علامہ خیالی نے لکھی ہے لیکن یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ سب سے پہلے کہاں طبع ہوئی -

المراجع

۱ - سرکیس : **معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ** : ۱ : ۸۵۶ -

۲ - عمر رضا کحالہ **معجم المؤلفین** : ۲ : ۱۸۷

۳ - ابن العماد : **شذرات الذھب** : ۷ : ۳۴۴ طبع مصر ۱۳۵۱

۴ - حاجی خلیفہ : **کشف الظنون** : ۲ : ۱۱۴۴ طہران

۵ - Brockelmann : S : II : 318

حاشیۃ الخیالی علیٰ شرح العقائد النسفیہ

(مخطوط نمبر ۲۹۰)

فقہ - عربی

۱- تقطیع : ۱۵ × ۱۰ سم

۲- اوراق : ۶۷

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : ضیاءالدین سنہ کتابت ۱۲۲۳ھ

ترقیمہ

تمام شد کتاب خیالی بدست خط فقیر حقیر خادم العلماء و الفقراء ضیاالدین غفراللہ لہ ولوالدیہ و احسن الیہما و الیہ تمام شد وقت چاشت درشپہ دوآبہ دردہ بکانیر در مسجد جالوان ۱۲۲۳ھ

۵- مؤلف : شیخ احمد بن موسیٰ بن شمس الدین الشہیر بالخیالی المتوفی ۸۹۵ھ

۶- آغاز : قال الشارح النحریر عاملہ اللہ تعالیٰ بلطفہ الخطیر بعدما تیمن بالتسمیۃ الحمدللہ

۷- اختتام : والفضل بیداللہ یوتی من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطے کا دوسرا صفحہ دریدہ ہے متن کی عبارت کو ممتاز کرنے کے لیے قولہ کا لفظ سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے - جا بجا حاشیے بھی چڑھائے گئے ہیں صفحہ ۱ اور صفحہ ۲ پر کاتب ضیاءالدین کی مہر ہے ۶۷واں ورق آب رسیدہ ہے یہی حال ۶۶ویں اور ۶۵ویں

ورق کا ہے ترقیمہ کاتب کے نیچے یہ شعر لکھا ہوا ہے -

نوشته بماند سیه بر سفید
نویسنده را نیست فردا امید

آخری صفحہ کی الٹی جانب یہ رباعی مرقوم ہے -

بردیم مادریں کتاب رنج بسے
معشوق من است در هر نفسے
گر من ندهم بعاریت رنج مشو
معشوق بعاریت ندا داست کسے

•مخطوطے کی کتابت میں کوئی خاص بات نہیں ہے - عام نستعلیق خط میں لکھا گیا ہے -

-----

حاشیۃ السیالکوٹی علیٰ حاشیۃ الخیالی

علیٰ شرح العقائد النسفی

(مخطوطہ نمبر ۲۱۲)

عقائد - عربی

۱- **تقطیع** : ۲۴ × ۱۴ سم

۲- **اوراق** : ۲۴۷

- **خط** : نسخ

۴- **کاتب** : نا معلوم

۵- **مؤلف** : ملا عبدالحکیم السیالکوٹی ۱۰۶۷ھ

۶- آغاز : ''یامن تقدس ذاته عن احاطة الافکار وتنزه صفاته عن ادراک الانظار''۔

۷- اختتام : ''لاجل الذین لایریدون علواً فی الارض ولافساداً فلم یکن موجودة الآن''۔

۸- کیفیت : شرح عقائد نسفی پر احمد بن موسی الخیالی م ۸۹۵ھ کا مشہور حاشیہ ہے - اس حاشیہ پر مزید توضیحی حاشیہ علامہ عبدالحکیم السیالکوٹی نے لکھا یہ حاشیہ **زبدۃ الافکار** کے نام سے بھی متعارف ہے - ۱۲۳۵ھ میں آستانہ سے ۱۲۹۷ھ میں مصر سے ۱۸۷۰ء میں دھلی سے اور ۱۹۰۱ء میں قازان سے شائع ہو چکا ہے -
زیر تظر مخطوطہ ایک عمدہ اور صاف ستھرا نسخہ ہے آخر سے قدرے ناقص ہے -

---

شرح العقائد النسفی

ع
(مخطوطہ ۳۰۱) ۲۹۷'۳
کلام - عربی ش - ت

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۱ سم

۲- اوراق : ۸۰

۳- خط : نستعلیق شکستہ

۴- کاتب : احمد

ترقیمہ

تم تمام شد کتاب شرح عقائد نصفی (؟ نسفی)-در دہ

کافر دیری خصوصاً در مسجد اهل دلاب بدست خط
فقیر حقیر پر تفصیر احمد ساکن قریه لندی
هرکه خواند دعا طمع دارم - زانکه من بندۂ گنہگارم
نوشتم کتاب بصد عزوناز - بوقت جوانی بعمر دراز
چو آید اجل ناگہاں برسرم - فروشد کتابم بنرخ پیاز
نوشته بماند سیه بر سفید - نویسنده رانیست فردا امید -

۵- **مؤلف** : مسعود بن عمر بن عبداللہ سعدالدین التفتازانی متوفی ۷۹۳ھ

۶- **آغاز** : الحمدللہ المتوحد بجلال ذاته و کمال صفاته

۷- **اختتام** : فالترقی والعلوانماهوفی امرالتجرد و اظهار الاثارالقویة لا فی مطلق الشرف والکمال فلادلالة علیٰ افضلیةالملائکة واللہ اعلم بالصواب

۸- **کیفیت** : اگرچه اس مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے پھر بھی کاغذ کی ساخت اور کتابت کی قدامت سے اندازہ ھوتا ہے کہ یه بارھویں صدی ھجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے - پورا مخطوطه محشیٰ ہے کہیں اعتصام الدین کا حاشیه ہے کہیں علامه عبدالحکیم سیالکوٹی کا - کسی کسی حاشیه پر ''رومی،، لکھا ھوا ہے - کسی حاشیے پر ''جنید رحمۃاللہ،، مرقوم ہے کسی پر ''مولوی عبدالقدوس،، کا نام ہے - کسی پر ''خیالی،، کا لفظ ہے - کسی پر ''ملازاده،، لکھا ھوا ہے - متن کی عبارت مخطط بخط سرخ ہے - مخطوطے

کا متن اور حاشیہ دونوں خط نستعلیق شکستہ میں لکھے گئے ہیں ۔

مخطوطے کے پہلے صفحے پر جو عبارت لکھی ہوئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ ''خان عالی شان سکندر خان،، کے لیے لکھا گیا تھا ۔

کتاب شرح عقائد علامہ عمر بن محمد النسفی المتوفی ۵۳۷ھ کی تصنیف ''العقائدالنسفیہ،، کی شرح ہے ۔ جس میں اسلامی عقائد کو کلامی انداز میں پیش کیا گیا ہے ، یہ کتاب مدارس اسلامیہ میں داخل درس ہے اور عرصۂ دراز سے متد اول چلی آ رہی ہے ۔ بار بار طبع ہو چکی ہے ۔

علامہ سعدالدین التفتازانی کے حالات کے لیے ''فہرست مخطوطات دیال سنگھ لائبریری،، کی جلد اول کے صفحہ ۲۶ کی طرف رجوع فرمائیں ۔

————

ع
۲۹۷ء۴

ت ۔ ش

شرح العقائدالنسفی

(مخطوطہ نمبر ۱۳۵۷)

اصول فقہ ، عربی

۱۔ تقطیع : ۲۳ × ۱۳ سم

۲۔ اوراق : ۵۴

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : شیخ سعدالدین التفتازانی المتوفی ۷۹۳ھ

۶- آغاز : الحمدلله المتوحد بجلال ذاته وکمال صفاته

۷- اختتام : لافی مطلق الشرف والکمالات فلادلالة علی افضلیة الملائکة واللہ اعلم بالصواب

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ بڑی اچھی حالت میں ہے - کتابت روشن اور جاذب نظر ہے - عنوانات بخط سرخ لکھے گئے ہیں - باوجود قدامت کے نسخے میں کسی قسم کی کہنگی کے آثار نہیں پائے جاتے -

---

منح الروض الازھر فی شرح الفقہ الاکبر

ع

(مخطوطہ نمبر ۳۷۶)

۲۹۷ء۴

عقائد - عربی

قا - م

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ۱۴۱

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نامعلوم

۵- مؤلف : نورالدین علی بن سلطان محمد الھروی القاری الحنفی المتوفی ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء

۶- آغاز : الحمدللہ واجب الوجود ذی الکرم والفضل والجود

۷- اختتام : ورزقنا اللقاء الاعلیٰ فانہ الناصر والمولیٰ والحمدللہ اولاً وآخراً والسلام علیٰ نبیہ باطناوظاھراً

۸- کیفیت : مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے لیکن کاغذ کی

بوسیدگی سے اندازہ ہوتا ہے کہ بارہویں صدی ہجری کے اوائل کی تحریر ہے۔ کتابت روشن اور خوانا ہے عنوانات بخط سرخ ہیں آیات قرآنی کے نیچے امتیاز کے لیے سرخ لکیر کھینچ دی گئی ہے۔ اسی طرح متن کی عبارت کے نیچے بھی خط کھینچ دیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ امام ابو حنیفہ رحمۃاللہعلیہ المتوفی ۱۵۰ھ کی مشہور کتاب ''الفقہالاکبر،، کی شرح ہے جسے ملا علی القاری نے مرتب کیا ہے۔ ''الفقہالاکبر،، اسلامی عقائد اور بیشتر کلامی مسائل پر مشتمل ایک نادر مجموعہ ہے۔ اس کتاب کے سینکڑوں تراجم اور شروح لکھی گئیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے زیرنظر مخطوطہ بھی انھیں شرحوں میں سے ایک قابل قدر شرح ہے اس کا اصل نام **منح الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر** ہے ۱۸۹۰ء میں دھلی میں یہ کتاب طبع ہوئی **الفقہالاکبر** کی ایک شرح علامہ محیالدین بن محمد بن بہاءالدین المتوفی ۹۵۶ھ نے بھی لکھی اس کا نام **القول الفیصل** رکھا اس شرح میں کلامی اور صوفیانہ خیالات و عقائد کے درمیان جمع و تطبیق کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کی ایک شرح المولیٰ الیاس بن ابراھیم السینوبی المتوفی ۸۹۱ھ نے بھی لکھی ہے یہ شرح بھی کافی مفید اور جامع مانی جاتی ہے۔ ۹۳۹ھ میں المولیٰ احمد بن محمد المقنیاوی نے بھی ایک مختصر شرح لکھی

اس کی ایک شرح **الحکمۃالنبویه** کے نام سے بھی لکھی گئی **الفقه‌الاکبر** کے مسائل کو منظوم شکل میں ابوالبقاءالاحمدی نے ۹۱۸ھ میں پیش کیا اسے منظوم شکل میں الشریفی المتوفی ۱۰۱۶ھ نے بھی پیش کیا تمام شرحوں میں سب سے زیادہ ''ملا علی قاری رح کی شرح **منح‌الروض الازهر فی شرح‌الفقه‌الاکبر** کو مقبولیت حاصل ہوئی اور مختلف ممالک میں بار بار طبع ہوئی۔ در حقیقت **الفقه‌الاکبر** کو ملا علی قاری کے عالمانہ استدلالات نے چار چاند لگا دیے ہیں امام صاحب رح کی عبارت کے ضمن میں جتنے بھی متعلقہ مسائل کا تذکرہ کرنا ممکن تھا ملا علی قاری نے کر ڈالا ہے۔ ملا علی قاری کے اس اسلوب کی وجہ سے کتاب علوم و معارف کا گنجینہ اور اهلسنت والجماعت کے عقائد کا مدلل مجموعہ بن گئی ہے۔

شرح کے مقدمے میں ملا علی قاری رح نے علم کلام کی بابت علماء محدثین و فقہا کی مختلف آراء کا تذکرہ کر دیا ہے اور پھر اس کی افادیت پر بھی خاطرخواہ روشنی ڈالی ھے لیکن ان نقصانات کی بھی نشاندھی کر دی جو اس علم میں غیر مفید انہماک کے باعث ظاهر ہوتے ہیں سب سے اهم اور ابتدائی مباحث مسئلہ توحید کے سلسلے میں ہیں۔ توحید ذاتی توحید صفاتی ، ذات و صفات کے درمیان رابطے کی حیثیت خلق ، قدرت ، کلام ، علم و ارادہ ، مسئلہ خلق‌قرآن

حقیقت شرک و کفر و نفاق ، حقیقت اسلام ، حقیقت ایمان ، ایمان و اسلام کے درمیان فرق ، مرتبۂ نبوت و رسالت ، معجزات و کرامات ، عصمت انبیاء ، فضیلت سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ، حوض کوثر ، شفاعت کبریٰ ، صراط میزان ، حشراجساد ، جنت و دوزخ ، حساب و کتاب ، حقیقت سحر و نظربد ، مرتکب کبیرہ کی بحث ، کفریات اور مسئلہ تکفیر وغیرہ جیسے اہم مسائل زیر بحث لائے گئے ہیں -

مختصر یہ کہ یہ ایک قابل قدر کتاب ہے جس نے اہلسنت والجماعت کے عقائد کو بے حد تقویت بخشی ہے -

ملا علی قاری کے حالات کے لیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ لائبریری جلد اول صفحہ ۱۰٦ کی طرف رجوع فرمائیں -

بروکلمان نے ملا علی قاری کی تالیفات کی تعداد ایک سو ساٹھ بتلائی ہے -

المراجع

۱ - سرکیس : **معجم المطبوعات العربیة والمعربة** : ۱ : ۱۷۹۱

۲ - المحبی : **خلاصة الاثر** : ۳ : ۱۸۵

۳ - البغدادی **هدیة العارفین** : ۱ : ۷۵۱ , ۷۵۲ طبع استنبول ۱۹٦۱ء

۴ - عمر رضا کحاله : **معجم المؤلفین** : ۷ : ۱۰۰

۵ - حاجی خلیفه : **کشف الظنون** : ۲ : ۱۲۸۷

۶ - Brockelmann : S : II : 539

1942 — Edition

ع

۲۹۷٫۳۲

ز - ع

عقد الجمان فی بیان شعب الایمان

(مخطوطہ نمبر ۳۲۲)

عقائد - عربی

۱- **تقطیع** : ۳۰ × ۱۹ سم

۲- **اوراق** : ۲

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : عنایت الرحمان بن عبدالرحمان ، ۱۳۰۳ھ

۵- **مؤلف** : مرتضی زبیدی بلگرامی ، علامه ، ۱۱۴۵ھ - ۱۲۰۵ھ

۶- **آغاز** : ''الحمدلله ولی الفضل والاحسان المنان علینا بنعمة الایمان والصلاة والسلام الاتمان الاکملان علی سیدنا و مولانا محمد سید ولد عدنان ،،۔

۷- **اختتام** : ''والحمدلله الذی بنعمته تتم الصالحات و صلی الله علی سیدنا محمد و علی آله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا دائما ابدا الی یوم الدین ،،۔

۸- **کیفیت** : یه صرف ۲ صفحات پر مشتمل علامه زبیدی کا غیر مطبوع رساله ہے - اسے زرکلی نے غیر مطبوعه قرار دیا ہے اس میں علامه نے احمد بن الحسین البیهقی اور عبدالجلیل بن موسیٰ الانصاری کی تصنیف کرده هم نام

کتابوں شعب الایمان سے استفادہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ شعب ایمان کثرت کے باوجود تین اصولوں کی جانب راجع ہیں ۔

ایمان بالمبدأ   ایمان بالمعاش اور ایمان بالمعاد

ایمان بالمبدأ کی دو قسمیں ہیں :

۱ ۔ ایمان بذات اللہ   ۲ ۔ ایمان بفعل اللہ

ایمان بالمعاش کی بھی دو قسمیں ہیں ۔

۱ ۔ مایتعلق بالنفس   ۲ ۔ مایتعلق بغیر النفس

اور ایمان بالمعاد جیسے حشر و نشر اور بعث وغیرہ وغیرہ ۔

خاصا صاف اور گوارا لکھا ہوا ہے ، کاتب کا نام اور تاریخ اگرچہ اس پر بطور خاص موجود نہیں ہے مگر اس کے ساتھ منسلک دیگر رسائل پر نام اور تاریخ موجود ہے خط کی مماثلت کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ وہی کاتب اس رسالے کا بھی کاتب ہے ۔

———

کفایۃ الاعتقاد

ف

(مخطوطہ ۴۷م)

۲۹۷'۴۲

عقائد ۔ فارسی

م ۔ ک

۱ ۔ تقطیع : ۲۰ × ۱۲ س م

٢- اوراق : ٧٧

٣- خط : نستعلیق شکسته

٤- کاتب : نا معلوم

٥- مؤلف : حکیم محمد حسین کشمیری المتوفی ١٠٥٧

٦- آغاز : هذا بیان للناس وهدی و موعظة للمتقین

٧- اختتام : ابوبکر صدیق رضی الله عنه گفت من از حضرت رسول صلی الله علیه وسلم شنیده‌ام که - - - -

٨- کیفیت : یہ کتاب نظم و نثر دونوں اسالیب میں لکھی گئی ہے مختصر الفاظ میں توحید ، رسالت ، خلافت اور امانت کے مباحث پیش کئے گئے ہیں اور جن امور سے شرک و کفر عائد ھوتا ہے ان کا بیان ہے -

مؤلف کی دیگر تالیفات درج ذیل ہیں -

١ - رساله در علم تصوف

٢ - هدایة الا عمیٰ

٣ - رساله ضبط اوقات

٤ - رساله منازل الاولیاء

٥ - مرآة الطالبین

٦ - قاطعة البدعة

مذکورہ بالا سارے رسائل (بصورت مخطوطات) پروفیسر احمد حسین قلعداری (گجرات) کے نجی کتب خانے میں موجود ہیں - محترم پیر حسام الدین راشدی نے تذکرہ شعرائے کشمیر میں ان کا حوالہ دیا ہے -

المراجع

۱ - راشدی سید حسام‌الدین : **تذکرہ شعرائے کشمیر** ۲۱۲ طبع اقبال اکادمی کراچی -

۲ - Beale : An Oriental Biographical Dictionery : 165

ع
۲۹۷'۴
ع - م

مرام‌الکلام

(مخطوطہ نمبر ۲۹۹)

کلام ، عربی

۱- **تقطیع** : ۲۰ × ۱۳ س‌م

۲- **اوراق** : ۱۳۱

۳- **خط** : نسخ و نستعلیق مخلوط۔

۴- **کاتب** : نامعلوم

۵- **مؤلف** : مولانا عبدالعزیز بن احمد بن حامد ملتانی

۶- **آغاز** : مرام‌الکلام تحمیدک و سنام‌الاسلام تمجیدک نحمدک علی نبیک المبرھن الفصیح

۷- **اختتام** : الذین لا یھدی الیھم شئی رواہ الطبرانی قرأۃ القرآن للاموات

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطے کی تاریخ کتابت معلوم نہ ہو سکی - اغلباً یہ تیرھویں صدی ھجری کے اواخر میں لکھا گیا ہے - کتابت میں احتیاط نہیں برتی گئی اس لیے جا بہ جا مضامین چھوٹ گئے ہیں - ورق ۳۱ تک نسخ میں لکھا ہوا ہے اس کے بعد سے تا اختتام خط نستعلیق شکستہ میں مرقوم ہے - عنوانات خط سرخ میں

لکھے گئے ہیں ۔ صفحه دوم پر ایک مہر ہے جس کی عبارت یه ہے ۔

کتب خانه مولانا فضل حق صاحب
گڑھی شوری ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

مخطوطے کے آخری صفحے کی پشت پر خط شکسته میں دو نسخے لکھے ہوئے ہیں یه دونوں طب یونانی کے نسخے ہیں ۔

مؤلف مولانا عبدالعزیز بن احمد بن حامد ملتانی کا آبائی وطن افغانستان تھا ان کے اهل خاندان وهاں سے ترک وطن کر کے پنجاب میں چلے آئے تھے قریه پرهار یا پرهاره میں جوکوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے مضافات میں ملتان سے شمال مغرب کی سمت میں واقع ہے آپکے خاندان نے توطن اختیار کیا ۔

آپ کی مندرجه ذیل تصانیف طبع هو چکی ہیں ۔

۱ ۔ **بنراس** (علم العقائد)
۲ ۔ **مرام الکلام** (علم الکلام)
۳ ۔ **الاکسیر** (طب)
۴ ۔ **ایمان کامل** (فارسی)
۵ ۔ **هاویه عن ذم معاویه**
۶ ۔ **زمرد اخضر** (طب)
۷ ۔ **یاقوت احمر**
۸ ۔ **یاقوت التاویل**
۹ ۔ **گلزار جمالیه**

ع

نامعلوم الاسم

(مخطوطه نمبر ۳۸۳)

عقائد شیعه ـ عربی

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۱ س م

۲- اوراق : ۷۶

- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم تاریخ کتابت ۱۵ شعبان ۱۲۹۳

ترقیمه

تحریر پانزدهم شعبان المعظم ۱۲۹۳ وقت ظهر با تمام رسید بعداز دیدن و خواندن کاتب را بدعا یاد فرمانیدن باعث اجر عظیم انگارند والسلام و الاکرام

۵ مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : علی مایکرهه مالیصنع (؟) ولوصدالواحد مناغیره عن مراده ـ

۷- اختتام : و من تبرأ (؟ من) عولاء (؟ و) من الذین لا یعتقدون با مامة الائمة المعصومین علیه (؟ عایهم) السلام فهوناج فی الدنیا و الآخرةوالسلام ختم الکلام

۸- کیفیت : یه مخطوطه ناقص الاول ہے اس لیے نہ تو اس کتاب کا نام معلوم ہو سکا اور نہ مؤلف کا ـ مخطوطے کے بالاستیعاب مطالعے کے بعد صرف اتنا پته چلا ہے که یه مذہب اثنا عشریه کے کسی عالم کی تصنیف ہے جس میں بیشتر اختلافی مسائل مثلاً خلافت حضرت

علی کرم اللہ وجہ کی خلافت بلا فصل باغ فدک ۔ فضائل
مذهب امامیه مناقب اهل بیت اطہار رضوان اللہ تعالٰی
علیہم اجمعین ۔ جوازمتعه ۔ امارت حضرت امیرمعاویہ رض
عصمت ائمه معصومین رض ۔ فقه امامیه وجعفریه کی
صداقت و حقانیت ۔ شہادت حضرت عثمان رض اور جواز
تبرا وغیرہ زیر بحث لائے گئے ہیں ۔

کتاب کا انداز بیان منطقیانه اور مناظرانه ہے ۔ دوران
تعریض مؤلف نے زیادہ تر امام ابوحنیفہ رح کے مذهب
کو هدف بنایا ہے اور فقه حنفی کی بیشتر جزئیات مثلاً
ارض مغصوبه میں ادائے نماز ۔ جواز وضو به نبیذ ۔
خروج من الصلوٰۃ بصنعه وغیرہ پر سخت اعتراضات وارد
کیے ہیں ۔

تصوف

١ - اسرار قادر

٢ - اسرارالمشائخ

٣ - در مجالس

٤ - رفیق السالکین

٥ - سفر نامۂ مخدوم جہانیاں

٦ - سلک السلوک

٧ - عقائدالصوفیہ

٨ - عوارف المعارف

٩ - فتوح الغیب

١٠ - مکتوبات مجدد الف ثانی رح

١١ - منطق الطیر

١٢ - نزھۃالارواح

ع

اسرار قادر

(مخطوطہ نمبر ۶۲۲ الف)

۲۹۷٬۶۶۸

م - ا

تصوف فارسی

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۳ س‌م

۲- اوراق : ۱۱۷

۳- خط : نستعلیق (شکستہ)

۴- کاتب : محمد دین ولد میاں محمد سلطان مرحوم ۱۲۷۰ھ

۵ مؤلف : مولوی محمد جان ولد مولوی عبدالغفور

۶- آغاز : سبحان من تقدست عن الاشیاء ذاته و تنزهت عن مشابهة الامثال صفاته

۷- اختتام : وصلی‌الله علی خیر خلقه محمد وآله سیدالمرسلین الطیبین واصحابه الطاهرین و محبوبه محی‌الدین سید عبدالقادر الامین المسکین و اسلافه و اخلافه و عترته اجمعین برحمتک یا ارحم‌الراحمین

۸- کیفیت : تقریباً سوا سو (۱۲۵) برس پرانا یہ مخطوطہ ہر اعتبار سے اچھی حالت میں ہے اگرچہ خط اچھا نہیں ہے پھر بھی پڑھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی - کاغذ بہت چمکدار ہے عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں - جگہ جگہ کتابت کی غلطیاں ہیں لیکن دیگر مخطوطات کے اعتبار سے کم ہی ہیں -

یہ دراصل حضرت غلام قادر شاہ رح صاحبزادۂ گرامی حضرت نائب غوث محی الدین ابوالفرح محمد فاضل رح

کے ملفوظات ، معمولات اور اوراد و وظائف کا مجموعہ ہے - چنانچہ ''خاتمۂ کتاب،، میں مؤلف مولوی محمد جان لکھتے ہیں -

''فقیر حقیر محمد جان ولد مولوی عبدالغفور سراسر انوار النور نسخۂ اسرار قادر کہ از انوار سینۂ خدا پرستےولی زبردستے گنجینۂ اسرار الٰہی خزینۂ انوار نامتناھی نسخہٴ قادر بے چون امرہ کن فیکون خدا آگاہ حضرت غلام قادر شاہ کہ ازراہ فضل و کرم و از شفقت و مہر توام آنچہ بہ ایں فقیر ارشاد فرمودہ بودند و از و بر ی در خاطرفاتر بود کہ ایں اسرار ھاو انوارہا تالیف و تدوین نمودہ آید -

مؤلف نے تالیف کی دوسری وجہ یہ لکھی -

خصوصاً جہت فرزندان سربلند غمگسار وبجان پیوند تسکین بخش عالم برخوردار محمد سالم کہ اکثری دل متعلق بدنیا ئے دوں دارد و از وفور کاروبار سربہ دریار و دل بیاد یگانہٴ روزگار نمی آرد - - - - - تسطیر و ترقیم نمودہ ام کہ اگر انشااللہ تعالٰی نظرش بریکے از اذکار یا افکار یا از تصورات و مراقبات یا از اشغال ذوالافضال خواھد افتاد بارقہٴ عنایت الٰہی و شمس زکائی خدا آگاھی دلش را منور گرداند و از بحار رحمت محمدی سیراب شدہ انہار قطب مدار فیض سرمدی حضرت غوث‌الاعظم رحہ صاحب خواھد شد -

مؤلف نے ۱۲۱۰ ھ میں اس کتاب کو تالیف کیا ۔
لکھتے ہیں ۔

نسخۂ اسراء قادر از دل ریش
گفتہ قادر است بے کم و بیش
سال ھجری محمدی جستم
یک ھزار و دو صد دہ آمد بیش
این کتابی ز اول و انجام
کردہ ام بنام پیر تمام
بر نبیؐ و علیؓ حسینؓ و حسنؓ
بر بتولؓ السلام و الاکرام

کتاب کے اختتام پر دو منقبتیں درج ہیں ۔ ایک درمدح حضرت شیخ جیلانیؒ جس کا پہلا شعر یہ ہے ۔

بمدح شاہ جیلاں چوں دل و جاں آشنا کردم
زھر سود ا،ن خود پر ۔ ۔ ۔ ۔ کردم

اور دوسری درمدح المرشد الصوفی غلام قادر شاہ قدس سرہ العزیز ۔ جس کا پہلا شعر یہ ھے ۔

دلا بخواں تو ثنائے غلام قادر شاہ
نثار شو بہ رضائے غلام قادر شاہ

کتاب کا نام "اسرار قادر" ذومعنیین ہے قادر اللہ تعالیٰ کا اسم صفاتی ہے اور مؤلف یہ ظاھر کرنا چاھتا ہے کہ اس نے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی معرفت کے اسرار بیان کیے ہیں اور غلام قادر شاہ مؤلف کے پیر

طریقت کا بھی نام ہے اس لیے اس کی مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ طریقت و معرفت کے جو اسرار حضرت غلام قادر شاہ کے ذریعے مؤلف تک پہنچے ہیں مؤلف نے اس کتاب میں ان کو جمع کر دیا ہے ۔

کافی جستجو کے باوجود یہ پتہ نہیں چل سکا کہ آیا یہ کتاب مطبوعہ ہے یا غیر مطبوعہ ۔ اگر یہ کتاب طبع بھی ہو چکی ہے تب بھی اس کا مطبوعہ نسخہ نایاب ہے اور آسانی سے دستیاب نہیں ہو سکتا ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب قادریہ طریق سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے علوم و معارف کا گنجینہ ہے بلکہ اسے سلوک قادریہ کا ایک چھوٹا موٹا انسائیکلو پیڈیا کہا جا سکتا ہے عقائد ، اعمال ، سلوک احوال ، مقامات ، معمولات ، اوراد اور ضروری نصائح میں سے کسی اہم چیز کو چھوڑا نہیں گیا ہے اور بالاختصار ضروری حد تک اس پر کلام کر دیا گیا ہے اسلوب بیان نہایت سادہ ، سلیس اور رواں ہے مؤلف کو اپنے شیخ طریقت سے جنون کی حد تک عقیدت ہے اور اسی طرح کی عقیدت حضرت غوث اعظم سیدنا محی الدین عبدالقادر الجیلانی رح کے ساتھ ہے ۔ تفصیلات کی گنجائش نہیں ہے ۔ ذیل میں صرف کتاب کے ابواب ذکر کیے جا رہے ہیں ۔ قارئین کرام خود اندازہ لگا لیں گے کہ یہ مخطوطہ کس قدر جامعیت کا حامل ہے ۔

۱ - باب اول دربیان اورادو وظائف

۲ - دربیان اذکار جلی و خفی

۳ - دربیان اذکار که لطائف سته و سلطان الاذکار و حبس نورالانوار است

۴ - دربیان مراقبات و تصورات

۵ - دربیان مراتب سبعه که وجوب و قدم و حدوث و امکان است

۷ - دربیان مسائل توحید و تحقیق معانی تجلیات الٰہی

۸ - خاتمه

بظاہر پته نہیں چلتا لیکن اگر ابواب کے تحت فصول پر نگاہ ڈالی جائے تو کتاب کی جامعیت کا کسی قدر اندازہ ہو جاتا ہے محض نمونے کے طور پر ذیل میں صرف باب اول کے تحت جو فصول ہیں ان کو ذکر کیا جا رہا ہے -

۱ - کلمه تمجید

۲ - طریق اول خواندن درود هزاره

۳ - طریق دوم درخواندن درود هزاره

۴ - طریق سوم درخواندن درود هزاره

۵ - حلیه مبارک و مقدس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

۶ - دربیان طریقه نماز ضحیٰ

۷ - دربیان طریق معلومات قائم اللیل

۲۹ - دربیان ورد اسم جامع الله و عمل او

۳۰ - دربیان ترکیب خواندن آیت‌الکرسی

۳۱ - برائے تسخیر

۳۲ - برائے مقهوری اعداء

۳۳ - ایضاً برائے مقهوری اعداء

۳۴ - برائے قبول دعا

۳۵ - ایضاً برائے مقهوری اعداء

۳۶ - طریقه خواندن اوراد فتحیه

مؤلف نے اپنے شیخ طریقت حضرت شاہ غلام قادر رح کا سلسله نسب اس طرح نقل کیا ہے -

''حضرت غلام قادر شاہ رح ولد نائب غوث محی‌الدین ابوالفرح محمد فاضل ولد معارف آگاہ عنایت‌الله ولد قاضی محمد عارف ولد قاضی محمد معروف ولد قاضی محمد آدم ولد قاضی محمد موسیٰ فیروزولد سیدالشہداء بدیع‌الدین آقائی شہید مرحوم''

خود مؤلف کا سلسله نسب یه ہے :

محمد جان ولد مولوی عبدالغفور ولد قاضی محمد اسلم ولد قاضی محمد امجد ولد قاضی عنایت‌الله

قاضی عنایت الله پر پہنچ کر مؤلف اور اس کے پیر طریقت کا سلسلۂ نسب مل گیا ہے -

————

اسرارالمشائخ

ف

(مخطوطہ نمبر ۴۷۳)

۲۹۷٬۶۸۴

تصوف ۔ فارسی

ب ۔ ۱

۱۔ **تقطیع** : ۲۰ × ۱۲ س م

۲۔ **اوراق** : ۱۲۲

۳۔ **خط** : نستعلیق

۴۔ **کاتب** : محمد عظیم ۱۱۵۸ھ

ترقیمہ

بتاریخ بست و پنجم شهر ربیع‌الاول ۱۱۵۸ھ یک هزار و یک صد و پنجاه وهشت بید ضعیف‌العباد محمد عظیم اتمام یافت

۵۔ **مؤلف** : حضرت بہاءالدین رح بن محمود نا گوری متوفی ۱۰۷۷ھ ۱۶۶۶-۶۷ء

۶۔ **آغاز** : گفته‌اند بد آنچه توانید کارنیکی کنید

۷۔ **اختتام** : عمادالدین خودراچه سوخته وچه ساخته است و چگونه آراسته آری سوختن عاشقان از بهر ساختن است

۸۔ **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ ناقص‌الاول ہے اس لیے اس کا نام مندرج نہیں ہے لیکن مشمولات کے مطالعے کے بعد یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ **اسرارالمشائخ** نامی کتاب ہے جس میں مشائخ چشت کا تذکرہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہو کر مؤلف کے پیر و مرشد قطب‌الاولیاء شیخ عمادالدین کے حالات پر اختتام پذیر ہوا ہے ۔

السرفی - - - - - - کے ذریعہ کتاب میں عنوانات قائم کیے گئے ہیں مثلاً السرفی ذکر شیخ محمد چشتی - السرفی ذکر شیخ بدرالدین غزنوی وغیرہ وغیرہ - (C. A. Storey) نے اپنی کتاب Persian Literature میں اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے - حوالہ کے لیے دیکھئے

C. A. Story : Persian Literature : 1 :
Part : 2 : 1054 : London 1972

ف

درمجالس

(مخطوطہ نمبر ۲۷۴)

۲۹۷٬۶۲

تصوف - فارسی

س - د

۱- تقطیع : ۱۸ × ۹ س م

۲- اوراق : ۱۶۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : سیف‌الظفر نو بہاری

۶- آغاز : باب چہارم در فضیلت مہتر موسیٰ علیہ‌السلام و ملائم آں کہ درکوہ طور سینا بوعدہ خدا تعالیٰ - - - بود

۷- اختتام : رواں کرد و قدرے راہ رفتہ باشد در خاطر - - - - - -

۸- کیفیت : مخطوطہ زیر نظر ناقص‌الطرفین ہے - اول کے بھی چند اوراق غائب ہیں اور آخری صفحات بھی نہیں ہیں بیشتر اوراق آب رسیدہ ہیں گو کہ تاریخ کتابت

صراحتاً کہیں مذکور نہیں ہے لیکن قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ بارھویں صدی ھجری کے اواخر کا مخطوطہ ہے - عنوانات خط سرخ سے مرقوم ہیں - کتابت نفیس نہیں ہے لیکن اسے شکستہ بھی نہیں کہا جا سکتا یہ کتاب دراصل ملفوظات عالیہ کا مجموعہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت علی مرتضیٰ رض اور دیگر اولیاء اللہ و بزرگان دین کے اقوال مبارکہ کو نہایت دلچسپ انداز میں جمع کر دیا گیا ہے - کتاب تینتیس ابواب پر مشتمل ہے - ابواب کی فہرست مقدمۃالکتاب کے ساتھ ساتھ ذکر کر دی گئی ہے -

مخطوطے کے ابتدائی اوراق غائب ہیں اس لیے یہ مخطوطہ باب چہارم در فضیلت مہتر موسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے - باب پنجم در فضیلت مہتر سلیمان علیہ السلام باب ششم در فضیلت مہتر عیسیٰ علیہ السلام باب ھفتم در فضیلت پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باب ھشتم - - - - کردن در حق مادر و پدر و خشنودی (؟ خوشنودی) الیشان باب نہم در مجروح شدن دندان مبارک پیغمبر علیہ السلام باب دھم التماس خواجہ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باب یازدھم در حکایت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ باب دوازدھم در حکایت ماریہ قبطیہ رض باب سیزدھم در فضیلت جوانان یوسف باب چہار دھم درفضیلت خالد بن ولید باب پانزدھم بدولت ایمان مشرف کردہ اند

باب شانز دهم در فضیلت خواجه لقمان باب هفتدهم ایمان آوردن بت پرستے باب هیژدهم درفضیلت و حکایت ابراهیم ادهم باب بستم درحکایت آذر بت تراش باب بست و یکم درحکایت طوطی باب بست دوم درحکائت آرزوئے خواجه حسن بصری باب بیست و سوم در حکایت شیطان مردود باب بیست و چهارم درحکایت پادشاه باب بیست و پنجم درحکایت خواجه ربیع باب بیست و ششم در حکایت خواجه سفیان ثوری رح باب بیست و هفتم درحکایت خواجه حسن نوری باب بیست و هشتم شیخ برسیا باب بیست و نهم درفضیات ماه مبارک رمضان باب سی ام درحکایت خانۂ کعبه باب سی و یکم درمقتل امیرالمومنین حسن وحسین رضی الله عنهما باب سی ودوم درحکایت ابوسعید ابوالخیر باب سی و سیوم اهل بہشت که بدیدارحق تعالیٰ بندگان مشرف خواهندشد ۔ مصنف نے مقدمة الکتاب میں وضاحت کر دی ھے که یه ساری معلومات اس نے بزرگان دین کی زبان مبارک سے سن کر جمع کی ہیں ۔

لیڈن کے کتب خانه میں اس کتاب کا جو مخطوطه موجود ہے اس میں اس کتاب کا نام ''دررالمجالس،، اور مصنف کا نام سیف الدین ظفر نو بهاری لکھا ہے ۔ لیکن میونخ ویانه اور برٹش میوزیم لائبریری کے مخطوطات میں ''در المجالس،، مرقوم ھے ۔ مصنف نے اپنی کتاب کو انبیائے سابقین کے تذکروں سے شروع کر کے حضرت ابو سعیدابوالخیر متوفی ۴۴۰ھ/۱۰۴۸ء

کے ذکر پر ختم کیا ہے بزرگان دین کے تذکروں کے علاوہ جنت و دوزخ اور رمضان مبارک کے فضائل و کوائف بھی بیان کیے گئے ہیں ۔

المراجع

۱. Beale : An Oriental Biographical Dictionery — P. 345

۲. Rieu : The Catalogue of the persian Manuscript Vol. 1 : P. 44

۳ - محمد بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی (دانشگاہ پنجاب) ج : ۲ : ۲۱۷

ف

رفیق السالکین

(مخطوطہ ۲۲۶ب)

۲۹۷'۶۶

تصوف ۔ فارسی

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۳ س م

۲- اوراق : ۹

۳- خط : نستعلیق (شکستہ)

۴- کاتب : محمد دین ولد میاں محمد سلطان مرحوم

۵- مؤلف : مولوی غلام رسول نقشبندی

۶- آغاز : باید دانست کہ این رسالہ ایست مختصر مسمی بہ رفیق السالکین تفصیل نیات اذ کار و مراقبات در طریقہ

۷- اختتام : نظر در سجدہ گاہ حسن او بیچارہ می گردو
کتاں هر چند نو باشد برمہ پارہ میگردد

۸- کیفیت : اگرچہ مخطوطے پر کاتب کا نام درج نہیں ھے تا هم
چونکہ اس کے ساتھ کے مخطوطات کی تحریر وهی ہے
جو اس کی ہے اس لیے غالب گمان ھے کہ یہ بھی
''محمدین ولد میاں محمد سلطان مرحوم،، کا لکھا هوا ھے
عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں -

یہ مختصر سا رسالہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ
کے اذ کار و مراقبات سے متعلق تفصیلات پر مشتمل ھے
ذیل میں ابواب ذکر کیے جا رہے ہیں تا کہ قارئین
کرام کو اس کے مشمولات کا اندازہ هو جائے -

۱ - ذکر اول اسم ذات
۲ - باب ذکر دوم رابطہ است
۳ - ذکر سیوم نفی و اثبات است
۴ - چہارم باز گشت
۵ - پنجم وقوف قلبی
۶ - نیت مراقبہ محبت
۷ - باب هفتم نیت مراقبہ مسمی اسم ظاهر
۸ - نیت مراقبہ شرح صدر
۹ - نیت مراقبہ مسمی اسم الباطن
۱۰ - نیت مراقبہ کمالات نبوت

۱۱ - نیت مراقبہ کمالات رسالت

۱۲ - نیت مراقبہ کمالات اولوالعزم

۱۳ - نیت مراقبہ حقیقت کعبہ

۱۴ - نیت مراقبہ حقیقت قرآن

۱۵ - نیت مراقبہ حقیقت صلوٰۃ

۱۶ - نیت مراقبہ معبودیت صرفہ

۱۷ - نیت مراقبہ حقیقت ابراھیمی

۱۸ - نیت مراقبہ حقیقت موسوی

۱۹ - نیت مراقبہ حقیقت محمدی

۲۰ - نیت مراقبہ حقیقت احمدی

۲۱ - نیت مراقبہ حب صرفہ

۲۲ - نیت مراقبہ لاتعین

مخطوطے پر مؤلف کا نام درج نہیں ہے لیکن اس کا ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے اس پر مصنف کا پورا نام مندرج ہے (حوالے کے لیے دیکھیے فہرست مخطوطات شیرانی مرتبہ محمد بشیر حسین جلد دوم صفحہ ۲۲۶ طبع ۱۹۶۹)

———

ف

سفر نامہ مخدوم جہانیاں

(مخطوطہ نمبر ۳۳۱)

۲۹۷٬۶

تصوف ۔ فارسی

م ۔ س

۱۔ تقطیع : ۲۲ × ۱۲ س م

۲۔ اوراق : ۲۲

۳۔ خط : نسخ

۴۔ کاتب : سید محمد رفیق ۱۱۲۷ھ

۵۔ مؤلف : شیخ جلال الدین ، مخدوم جہانیان جہاں گشت ، م ۷۸۵ھ

۶۔ آغاز : ''الحمدللہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ اما بعد ایں رسالہ ایست سفر نامہ ۔ ۔ ۔ مخدوم جہانیاں''

۷۔ اختتام : ''وہر صورت معائنہ کردہ مگر صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم''

۸۔ کیفیت : شیخ جلال الدین مخدوم جہانیاں جہانگشت کے لقب سے موسوم ہیں آپ شیخ احمد کبیر کے فرزند ہیں اور شیخ احمد کبیر کے والد جلال الدین سرخ بخارا سے ترک وطن کر کے ملتان اور بھکر آ گئے تھے ۔

آپ کے والد امام علی النقی کی نسل سے تھے اور رکن الدین ابوالفتح سے بیعت تھے خواجہ بہاءالحق زکریا کے فرزند اور خلیفہ تھے ان ہی نے آپ کو مخدوم جہانیاں کا خطاب عطا کیا اور آپ کثرت سیاحت کی بناء پر جہاں گشت مشہور ہوئے ۔

''و اکثر سفر ربع مسکون نموده و جمیع مشائخ چهارده سلسله و چهل یک گروه را دریافت،، (بزم صوفیه ص ۳۹۴)

''سیاحت بسیار کرده و از بسیار اولیاء نعمت و برکت یافته،، (اخبارالاخیار ۱۴۲)

آپ کی ولادت ۷۰۷ھ میں اچ میں ھوئی اور وہیں مدفون بھی ہیں ابتدائی تعلیم ملتان میں حاصل کی اور پھر حجاز روانہ ھو گئے حضرت عبداللہ الیافعی اور حضرت اشرف جہانگیر سمنانی ان کے هم عصر تھے ، خرقه خلافت انہیں خواجه نصیرالدین چراغ دھلی سے ملا ـ سلطان محمد بن تغلق نے انہیں شیخ‌الاسلام مقرر کیا اور سیوستان میں چالیس خانقاہیں مع مضافات انهیں تفویض کر دیں مگر وہ اس عہدے کو قبول کرنے سے پہلے ھی حجاز روانہ ھو گئے ان کی واپسی پر فیروز شاہ تغلق ان کا گرویدہ ھو گیا اور ان کی بے حد تعظیم کرنے لگا ـ

سندھ میں مخدوم جہانیاں کا بہت اثر تھا اور سلطان نے ان کے ان اثرات سے بہت سے سیاسی فوائد حاصل کیے ' اس زمانے میں جام جونا اور بن بہینا مغلوں سے ساز باز کر کے گجرات و پنجاب کی سرحدوں پر شورشیں پیدا کر رہے تھے ، مخدوم نے اس معاملے میں پڑ کر دونوں سے سلطان کو نجات دلائی ، غرض فیروز شاہ کی سیاسی حکمت عملی پر مخدوم کا بہت زیادہ اثر تھا

۱۰ ذی الحجه ۷۸۵ھ ۳ فروری ۱۳۸۴ء کو وفات پائی۔ ان کے ملفوظات کے درج ذیل تین مجموعے موجود ہیں :

۱ ۔ خلاصۃ الالفاظ ، جامع العلوم

مرتبہ علاءالدین علاء بن سعدالحسنی ۷۸۲ھ (مخطوطہ رضا لائبریری رامپور) اردو ترجمہ الدرالمنظوم فی ترجمہ ملفوظات المخدوم ۔

سراج الہدایہ

مرتبہ عبداللہ ، مخطوطات رامپور ، علی گڑھ و کتب خانہ انڈیا آفس ۔

۳ ۔ خزانۂ جلالی

مرتبہ ابوالفضل بن رجاء عباسی (جس کا ایک نامکمل مخطوطہ صرف ایشیا ٹک سوسائیٹی بنگال میں ھے) ۔

۴ ۔ خزانۃالفوائدالجلالیہ مرتبہ احمد بہاء بن یعقوب زیر نظر مخطوطہ حضرت مخدوم جہانیاں کے سفر نامے پر مشتمل ہے جس میں شام، نہاوند ، بغداد ، سراندیپ مصر ، کازرون ، کرمان ، کشمیر ، بخارا ، خراسان استنبول وغیرہ جانے کا تذکرہ ملتا ہے ۔ ۱۹۰۹ء میں لاھور میں سفرنامہ کا ترجمہ شائع ھو چکا ھے ۔

معمولی سے نسخ میں لکھا ھوا پرانا نسخہ ھے اور بعض مقامات سے کرم خوردہ بھی ھے ۔ آخر سے کچھ صفحات غائب ہیں ۔

المراجع

دائرہ معارف اسلامیہ (اردو) ص ۳۲۰ - ببعد ، دانش گاہ پنجاب ، لاہور

۲ - اعجازالحق قدوسی ، صوفیائے پنجاب ص ۱۷۳ - کراچی -

۳ - خلیق احمد نظامی - سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات ص ۳۵۹ ، ۴۱۴ - دہلی

۴ - عبدالحق محدث دہلوی اخبارالاخیار ، ص ۱۴۲

سلک السلوک

ف

(مخطوطہ نمبر ۵۱۴)

۲۹۷۶

تصوف - فارسی

ض - س

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۳ سم

۲- اوراق : ۱۳۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : مولانا ضیاءالدین نخشبی متوفی ۷۵۱ھ / ۱۳۵۰ء

۶- آغاز : قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما الفقر قال الفقر خزینۃ من خزائن اللہ

۷- اختتام : وآں پنج تن را اعماد خوانند زیرا کہ ستون عالم اند چنانچہ قوام خانہ از ستون باشد

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ نہایت بوسیدہ اور جگہ جگہ سے

دریدہ ہے - اول و آخر دونوں اعتبار سے ناقص ہے -
ورق ٦٦ کے بعد سے سترہ اوراق درمیان سے پھٹے ہوئے ہیں کیڑوں نے ہر صفحے کا درمیانی حصہ خراب کر ڈالا ہے -

مؤلف نے ''سلک،، کے لفظ سے عنوانات قائم کئے ہیں کل ایک سو اکیاون ''لڑیاں،، ہیں جن میں تصوف کے کے آبدار گوہروں کو پرویا گیا ہے -

ایں لولوئے آبدار را بر صد و پنجاہ ویک سلک منسلک و منتظم گردانیدہ آمد و ایں مجموعہ را سلک السلوک نام نہادہ شد و باللہ التوفیق علی الاتمام قطعہ

نخشبی گرچہ مرد درویش است
لیک زیں گونہ ملکہا دارد
گر توانگر بخوانمش شاید
اینک از در ملکہا دارد

مؤلف نے ہر سلک میں تصوف کے کسی اہم مسئلے کو لیا ہے اور ایسی دل کشی کے ساتھ اس کو بیان فرمایا ہے کہ ان کی باتیں ''از دل خیزد وبردل ریزد،، کا مصداق بن جاتی ہیں آپ نے توبہ ، مقامات ، وجد ، حال ، علم الیقین : حق الیقین ، قبض و بسط ، مشاہدہ تلوین و تمکین جیسے مسائل کو اپنی گفتگو کا موضوع بنایا ہے - تصوف کے دقیق مسائل کو بیان کرتے وقت دیگر علماء کی طرح آپ کا اسلوب بیان ژولیدہ و پیچیدہ نہیں ہے بلکہ بالکل عام فہم اور واضح ہے

آپ نے احادیث ، اقوال علماء اور مشائخ کے اقوال سے بھی استشہاد کیا ہے ۔ بڑی دلچسپ حکایات اور بڑے پر درد اشعار استعمال کئے ہیں ۔ سب سے زیادہ اثر انگیز آپ کا وہ تخاطب ہوتا ہے جو ''بشنو بشنو،، کے ذریعہ آپ کرتے ہیں ۔

بعض اوقات جب کسی نازک مسئلے کو زیر بحث لاتے ہیں تو ''عزیز من،، کہہ کر مخاطب کرتے ہیں ۔ اس طرز تخاطب کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لیے قاری یہ محسوس کرنے لگتا ہے گویا کہ وہ آپ کے لبہائے مبارک سے آپ کا کلام سن رہا ہے ۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب اخبارالاخیار میں سلک السلوک کے بارے میں فرمایا ہے ۔

''سلک السلوک او بغایت کتاب شیریں و رنگین است بزبانے لطیف و مؤثر مشتمل بر حکایت مشائخ و کلمات ایشان،،

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی : **اخبارالاخیار** : ۱۰۴ بحوالہ پروفیسر خلیق احمد نظامی **تاریخی مقالات** : ۱۰۰ ندوة المصنفین دہلی ۱۹۶۲ء)

مولانا ضیاءالدین نخشب (بخارا) کے رہنے والے تھے ۔ جب نخشب پر منگولوں کا تسلط ہوا اور وہاں کے حالات بدتر ہو گئے تو اکثر علماء و فضلاء نے ترک وطن کرکے ہندوستان کا رخ کیا اور بغداد و بخارا

کے ٹوٹے ہوئے تارے ہندوستان کے افق علم و فضل پر آفتاب و ماهتاب بن کر چمکے - مولانا ضیاءالدین بھی انہیں میں سے ایک ہیں - آپ آج سے تقریباً سو چھ سو سال پہلے ہندوستان آئے اور اپنی عزلت پسند طبعیت کی وجہ سے بدایوں کے گوشۂ علمی میں قیام فرمایا آپ عزت اور شہرت کے خواهاں نہیں تھے آپنے اپنی دنیا ''سوز و مستی اور جذب و شوق،، سے تعمیر کی تھی - انھوں نے اپنا گھر اس لیے نہیں بنوایا کہ کہیں دل کا گھر نہ ویران ہو جائے- جب مولانا ضیاءالدین نخشبی بدایوں پہنچے تو بالکل نو عمر تھے اور علوم کی بھی پوری طرح تکمیل نہیں کی تھی چنانچہ مشہور یہی ہے کہ بدایوں میں انھوں نے شیخ شہاب‌الدین مهمره سے کسب علوم کیا (واللہ‌اعلم بالصواب)

شیخ عبدالحق محدث دهلوی نے اخبارالاخیار میں لکھا ہے کہ

''چنیں شنیده شده است که وے مرید شیخ فرید است نبیره و خلیفه سلطان التارکین شیخ حمیدالدین نا گوری است واللہ‌اعلم،،

اگر یہ روایت درست ہے اور کوئی وجه نہیں ھے کہ خواه مخواه اس کا انکار کیا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ نخشبی کی عزلت گزینی میں ان کے شیخ طریقت کے فیض تربیت کو بھی اچھا خاصا دخل تھا -

مولانا نخشبی نے بڑی غربت کی زندگی گذاری اور لطف یہ کہ وہ اس زندگی میں بے حد مسرور و شاداں تھے -

نخشبی هاں بفقر خوش می باش
گرچه کس درغنا نبا شد خوش
فقرا آنچناں خوشند از فقر
که کسے درغنا نبا شد خوش

مولانا نخشبی قصہ گو نہیں تھے کہ محض تفنن طبع کے لیے قصے بیان کرتے آپ اپنے بیان کردہ قصوں کے پیچھے بلند مقاصد رکھتے تھے - اپنے دور کے امراء اور سلاطین کو گمراھی سے بچانے کے لیے آپ نے اپنی کتاب ''سلک السلوک،، میں حضرت عمر فاروق رض خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رح اور خلیفہ هارون رشید کے متعدد واقعات نقل فرمائے ہیں - مقصود صرف یہ ہے کہ امراء اپنی غلطیوں پر متنبہ هوں اور سلف صالحین کے واقعات و حالات ان کے لیے موعظت و عبرت کا سامان بنیں -

مولانا نخشبی کی رگ و پے میں عشق حقیقی کا سوز و التہاب سمایا ہوا تھا - ان کے اشعار سے ان کا سوز دروں اور جذب عشق ٹپکتا ھے -

عاشقاں را وضو خون خو داست
بوالعجب مذہبے است مذہب عشق

آنکه اره بفرق دوست نهد - برسر دشمناں چه خواهد کرد

مولانا اپنے ماحول اور ''جفائے ہمدماں،، سے بہت دل برداشتہ تھے ان کے دور میں اخلاق حسنہ ، خلوص محبت و یگانگت اور تقویٰ و پاکیزگی کا جو قحط تھا وہ ان کے دل کو بے چین رکھتا تھا ۔

نخشبی بر زمین نہ ماند کسے
خون من از زمانہ آب شدہ است
چہ دوراست ایں کہ دروے مردمی نیست
جفائے ہمدماں را خود کمی نیست

مولانا نخشبی کے تبحر علمی کا تمام تذکرہ نگاروں نے بشمول شیخ عبدالحق محدث دہلوی اعتراف کیا ہے قران و حدیث پر آپ کی گہری نظر تھی ۔ عربی فارسی پر تو قدرت کاملہ رکھتے تھے ۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی نے لکھا ہے کہ سنسکرت اور سریانی سے بھی واقفیت رکھتے تھے ''سنسکرت کو نہ صرف سمجھ لیتے تھے بلکہ اس کو فارسی میں بھی منتقل کر سکتے تھے (خلیق احمد نظامی: **تاریخی مقالات** : ۹۵ : ندوۃ المصنفین دہلی) ۷۵۱ھ ۱۳۵۰ء میں مولانا نخشبی کی وفات ہو گئی ۔

(Rieu : Catalogue of the Parsian Manss, Vol. I P. 41)

اور آپ کو بدایوں ھی میں دفن کیا گیا ۔

''مرقد شریف آپ کا بمقام بدایوں چبوترہ حضرت شہاب الدین مہمرہ پر پیر مکہ صاحب کی زیارت سے

جانب گوشہ غرب وجنوبؒ میں واقع ہے (تذکرۃ الواصلیں ص ۸۰ بحوالہ پروفیسر خلیق احمد نظامی : تاریخی مقالات : ۱۱۴)

تصانیف

مولانا نخشبی کی مندرجہ ذیل تصنیفات کا اب تک پتہ چل سکا ہے -

۱ - طوطی نامہ

یہ کتاب ۵۵۰ صفحات پر مشتمل ہے - اصل میں یہ ایک سنسکرت کتاب ''کوکسپتی،، کا فارسی ترجمہ ہے ۷۳۰ھ میں نخشبی نے اسے مکمل کیا اس میں باون کہانیاں ہیں سترھویں صدی میں محمد قادری نے اس کا خلاصہ ۳۵ ابواب میں کر دیا - یہ خلاصہ بہت مقبول ہوا - اس کا ھندی ترجمہ غواصی نے ، بنگالی ترجمہ سی - منشی نے ، ترکی ترجمہ عبداللہ آفندی نے ، بارہ کہانیوں کا انگریزی ترجمہ ۱۷۹۲ء M. Gerrans نے جرمن ترجمہ C. I. L. Iken نے اور E. Berthels نے روسی میں ترجمہ کیا -

۲ - جزویات و کلیات

اس کتاب میں نخشبی نے انسانی جسم کے مختلف اعضاء پر تصوف کے رنگ میں بحث کی ہے اور جگہ جگہ طبی نکات بھی پیش کیے ہیں -

شرح دعائے سریانی

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ نے زبور کی ایک سورہ

عربی نظم میں ترجمہ کیا تھا نخشبی نے اس عربی نظم کی فارسی میں شرح لکھی ہے - یہ شرح ۷۲۸ھ میں لکھی گئی -

۴ - گلریز

یہ ایک دلچسپ افسانہ ھے جس میں معصوم شاہ اور نوشابہ کے عشق کی داستان بیان کی گئی ہے یہ کتاب ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نے شائع کی ھے اور ۱۹۱ صفحات پر مشتمل ہے -

۵ - لذات النساء

مشہور ھے کہ یہ کتاب نخشبی کی لکھی ہوئی ہے لیکن اس کے مندرجات اور انداز بیان کو دیکھنے کے بعد سمجھ میں آتا ہے کہ اس کتاب کا نخشبی کی طرف انتساب غلط ہے

Catalogue of the persian Manss Rieu
میں اس کو مولانا نخشبی کی تصنیفات میں شمار کیا گیا ھے - پروفیسر خلیق احمد نظامی نے بھی Riue کی رائے سے اختلاف کیا ھے اور نخشبی کی طرف اس کی نسبت کو غلط بتایا ہے -

المراجع

Beale :

۱ - An Orienfal Biographical Dictionary P. 429 (Sind Sagar Academy LAHORE

۲ - Riue : Catologue of the Persian Manns Vol. I : 41.

۳ - رحمان علی خان تذکرہ علمائے ھند ۹۷ نولکشور لکھنؤ

۴ - شیخ عبدالحق محدث دھلوی : اخبارالاخیار : ترجمہ انوار صوفیاء از محمد لطیف ملک : ۲۳۱ (شعاع ادب لاھور ۱۹۵۸)

۵ - خلیق احمد نظامی : تاریخی مقالات : ۹۷ تا ۱۱۴ (ندوۃ المصنفین دھلی ۱۹۶۶ء)

عقائدالصوفیہ جلد ثانی

ف

(مخطوطہ نمبر ۳۹۳)

۲۹۷٬۴۳

تصوف - فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۱ × ۱۱ س م

۲- **اوراق** : ۱۱۰

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نا معلوم

۵- **مؤلف** : نا معلوم

۶- **آغاز** : الحمدللہ الذی اخرج الانسان من الظلمت الی النور

۷- **اختتام** : تمام توحید و بیان صدور کثرت از و حدت دریں دو کلمہ دلیل

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ ناقص الطرفین ہے - اس لیے نہ مؤلف کا نام معلوم ھو سکا اور نہ کاتب کا آخری صفحے پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے -

''بدانکہایں کتاب اعتقادیہ است در علم توحید و حقیقت کتاب مذکور چناں است کہ ایں رسالہ مشتمل برسہ جلد است یک اول والثانی والثالث اما ایں جلدالثانی است اول و ثالث نیستآنہا دیگر ہستند ۔ معلوم باد''

کتاب نہایت پر مغز اور انداز بیان عالمانہ اور عارفانہ ہے ۔ توحید کے دقیق مسائل کو بڑی خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے ۔ اکثر مقامات پر حضرت نجم الدین کبویٰ رح ابن عربی رح اور دیگر جلیل‌القدر بزرگان دین کے اقوال سے استشہاد کیا گیا ہے کتاب میں احوال و مواجید سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا بلکہ سلوک کے دقیق مسائل پر گفتگو کی گئی ہے ۔ کتاب آب رسیدہ ہے لیکن کتابت محفوظ ہے ۔ عناوین بخط سرخ لکھے گئے ہیں ۔

—————

عوارف المعارف

ع

(مخطوطہ نمبر ۳۲۷)

۲۹۷۰۶

تصوف ۔ عربی

ش ۔ ع

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ سم

۲- اوراق : ۲۱۱

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- **مؤلف** : الشیخ عمر بن محمد بن عبداللہ بن عمویۃ ابو حفص شہاب الدین القرشی التیمی البکری السہروردی المتوفی ۶۳۲ھ / ۱۲۳۴ء

۶- **آغاز** : فہذہ الابواب تحررت بعون اللہ مشتملۃ علی بعض علوم الصوفیۃ واحوالہم وآدابہم۔

۷- **اختتام** : فالوجد مایرد علی الباطن من اللہ

۸- **کیفیت** : یہ مخطوطہ ناقص الطرفین ہے۔ اوراق آب رسیدہ کرم خوردہ اور دریدہ ہیں البتہ روشنائی نہایت پختہ اور روشن ہے۔ عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں ناقص الطرفین ہونے کی وجہ سے نہ تو کاتب کے نام کا پتہ چل سکا اور نہ تاریخ کتابت کا لیکن اندازہ ہے کہ یہ گیارھویں صدی ھجری کے اواخر کی تحریر ہے خط نہایت پختہ نفیس اور محکم ہے کتاب عوارف المعارف کو تصوف کی مہمات کتب میں شمار کیا جاتا ہے۔ متقدین و متاخرین صوفیہ نے اس کتاب سے استفادہ کیا اور اسے مستند گردانا ہے معانی کی رفعت اور اسلوب کی ندرت کے باعث عوارف کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی اور اہل علم و اہل حال دونوں نے اس کتاب دو ھاتھوں ھاتھ لیا ۔ چنانچہ سیدالشریف **علی بن محمد ابو جانی** المتوفی ۸۱۶ھ نے اس پر تعلیقات لکھیں اور **عارفی** نے اس کا ترکی میں اور **ظہیرالدین بن عبدالرحمان بن علی شیرازی** اور **شیخ عزالدین محمود بن علی الکاشی النظیری** المتوفی

۳۵ھ نے فارسی میں اس کا ترجمہ کیا اور اس کا نام **مصباح الہدایہ وفتاح الکفایہ** رکھا ۔ علامہ **محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری** المتوفی ۶۹۴ھ نے اس کی تلخیص تیار کی اور شیخ قاسم **ابن قطلوبغا الحنفی** المتوفی ۸۷۹ھ نے اس کی احادیث کی تخریج کی ہے ۔[1]

شیخ **شہاب الدین سہروردی** کی ولادت ۵۳۹ھ میں قصبہ **سہرورد** میں ہوئی[2] آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ بغداد میں گزرا ۔ آپ اپنے چچا شیخ **ابو نجیب سہروردی** کے مرید تھے حضرت **شیخ عبدالقادر جیلانی** کی خدمت میں رہنے کا بھی آپ کو شرف حاصل ہوا ۔ آپ نے ان سے گراں مایہ روحانی فوائد حاصل کئے **ابن الدبیثی ابن نقطة ، ضیا ، زکی برزالی اور ابن النجار** نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے ۔ اخیر عمر میں آپ نابینا ہو گئے تھے[3] **علامہ ابن خلکان** نے آپ کے بارے میں لکھا ہے کان فقیہاً شافعی المذہب شیخاً صالحاً ورعاً کثیر الاجتہاد فی العبادة والریاضة و تخرج علیه خلق کثیر من الصوفیة فی المجاهدة والخلوة ولم یکن فی آخر عمره

---

۱ - حاجی خلیفه : **کشف الظنون** : ۲ : ۱۱۷۷

۲ - خیرالدین الزرکلی : **الاعلام** : ۵ : ۲۲۳

۳ - عبدالحی بن العماد : **شذرات الذهب** : ۵ : ۱۵۳ مطبوعه مصر ۱۳۵۱

فی عصرہ مثلہ[4]

یکم محرم ۶۳۲ھ/ ۱۲۳۴ء کو بغداد میں آپ کی وفات ہو گئی اور وہیں آپ کو سپرد خاک کیا گیا[5]

آپ کے مشہور خلفاء کے اسمائے گرامی یہ ہیں **شیخ بہاالدین زکریا** رح **ملتانی ، شیخ نجیب الدین علی برغش ، شیخ حمیدالدین ناگوری**[6]

عوارف المعارف کے علاوہ **بروکلمان** نے شیخ شہاب الدین سہروردی کی تقریباً انتالیس تصنیفات کا تذکرہ کیا ہے (G. 440 - 441) لیکن ان میں زیادہ شہرت **اعلام الھدیٰ** عقیدہ **ارباب التقیٰ ، بھجۃ الابرار فی مناقب الغوث الگیلانی ، نغبۃ البیان فی تفسیرالقرآن ، جذب القلوب الیٰ مواصلۃ المحبوب** اور رسالہ **السیروالطیر** کو حاصل ہوئی ۔ (حوالہ کے لیے دیکھیے الاعلام : ۵ : ۲۲۳ و معجم المولفین : ۷ : ۳۱۳)

———

۴ - ابن خلکان : **وفیات الاعیان** : ۱۱۹ مطبوعہ مصر ۱۹۴۸

۵ - عمر رضا کحالہ : **معجم المولفین** : ۷ : ۳۱۳

۶ - داراشکوہ : **سفینۃ الاولیاء** اردو ترجمہ : ۵۰۸

فتوح الغیب

ع

(مخطوطه نمبر ٢٠١)

٢٩٧٦

تصوف - عربی

ع - ف

١- تقطیع : ١٨ × ١٠ س م

٢- اوراق : ٨٧

٣- خط : نسخ

٤- کاتب : نا معلوم تاریخ کتابت ٢٧ جمادی الثانی ١٠١٩ھ

ترقیمه

تمت الکتاب المسمی بفتوح الغیب بحمدالله وعونه و حسن ثوفیقه فی یوم الاربعاء وهو الیوم السابع عشرین من الشهر الجمادی الثانی ختم الله بالخیر و الظفر ١٠١٩ھ

تمت تمام شد -

٥- مؤلف : شیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی رض المتوفی ٥٦١ھ

٦- آغاز : قال والدی الامام الاوحد المرید امام الائمة محی الدین سیدالطوائف -

٧- اختتام : سبحان من تعزز بالقدرة وقهر العباد بالموت لا اله الا الله محمد رسول الله الله الله ثم خرج روحه الکریم رضوان الله علیه

٨- کیفیت : کتاب فتوح الغیب حضرت غوث اعظم سیدنا محی الدبن عبدالقادر الجیلانی رح کے مواعظ و مقالات کا مجموعه ہے علم تصوف و معرفت میں یه بڑے پایه کی کتاب مانی جاتی هے - اس میں کل اٹھتر مواعظ ہیں جنہیں آپ نے مختلف مواقع پر ارشاد فرمایا -

ان مواعظ میں بے پناہ تاثیر ، روانی اور خلوص ہے اتنا زمانہ گزر جانے کے باوجود ابھی بھی جب کوئی شخص خلوص نیت سے اس کتاب کا مطالعہ کرتا ہے تو متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا - سب سے پہلے شاہ عبدالحق محدث دہلوی رح نے اس کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا اس کے بعد اس کے بہت سے تراجم ہوئے اور ابھی تک ہوتے جا رہے ہیں -

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے حالات کے لیے فہرست مخطوطات دیال سنگھ لائبریری کی پہلی جلد کے ص ۴۷ کی طرف رجوع فرمائیں -

---

مکتوبات مجدد الف ثانی

ف

(مخطوطہ نمبر ۴۷۰)

۲۹۷٬۶۲

تصوف - فارسی

م - م

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ۲۸

۳- خط : نستعلیق و نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی رحمۃاللہ‌علیہ المتوفی ۱۰۳۴ھ

۶- آغاز : ایشاں را نیز میسر شد و مسئول حجاب گشت -

۷- اختتام : واسئلک حبک و حب من یحبک و حب عمل یقربنی الی حبک -

۴- کیفیت : زیر نظر مخطوطه ناقص الطرفین ہے - حضرت مجدد الف ثانی رحمۃاللہ علیہ کے چند مکتوبات شریف نقل کیے گئے ہیں - خط نہایت خراب ہے - مخطوطہ کے ابتدائی و آخری دونوں حصے غائب ہیں -

---

منطق الطیر

ع

(مخطوطہ نمبر ۶۴۹)

۲۹۷٬۶۶۸

تصوف فارسی

م - م

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۱ سم

۲- اوراق : ۱۴۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : محمد بن ابراهیم (فریدالدین) العطار م ۶۲۷ھ

۶- آغاز : آفرین جان آفرین پاک را
آنکه جاں بخشید و ایمان خاک را

۷- اختتام : گفت عطار از همه مردان سخن
گر تو مردی هم بخیرش یا دکن

۸- کیفیت : یہ ایک تمثیلی مثنوی ہے جو ۴۶۰۰ اشعار پر مشتمل ہے مثنوی حمد و ثنا سے شروع ہوتی ہے یہ مثنوی پینتالیس مقالوں پر مشتمل ہے اور آخر میں خاتمہ ہے مضمون پرندوں کے ایک اجتماع سے شروع ہوتا ہے جس میں پرندے اپنا بادشاہ سیمرغ کو قرار دیتے ہیں اور هدهد کی راہنمائی میں تیس پرندے راستے کی

صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے اور سات ہولناک وادیوں میں سے گزرتے ہوئے سیمرغ تک پہنچتے ہیں مگر اس کے مشاہدے سے ان کو معلوم ہوتا ہے کہ سیمرغ اور تیس پرندے ایک ہی چیز کے دو نام تھے یعنی جس حقیقت کی تلاش میں وہ یہاں تک آئے تھے وہ ان کے اپنے باطن میں موجود تھی -

تیس پرندے دراصل تیس سالک ہیں اور سیمرغ ان کا محبوب ہے راستے کی صعوبتیں راہ سلوک کی ریاضتیں ہیں اور سات وادیاں طلب ، عشق ، معرفت ، استغنا ، توحید ، حیرت اور فنا کی وادیاں ہیں -

زیر نظر مخطوطہ خوشخط اور مکمل نسخہ ہے -

ف

نزھۃالارواح

۲۹۷٫۶ (مخطوطہ نمبر ۳۹۱)

ح - ن تصوف - فارسی

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۲ س م

۲- اوراق : ۱۲۵

- خط : نستعلیق شکستہ

۳- کاتب : نا معلم

۵- مؤلف : حسین بن عالم بن ابی الحسن الحسینی المتوفی ۷۱۹ھ

۶- آغاز : ---- تا خاک نمناک - همه سردر نقاب ماعرفناک

۷- اختتام : چندانکه کنی نه کردم و گر کردم

آں نیز بامید کرمہائے تو بود

کیفیت : یہ مخطوطہ ناقص الاول ہے ابتدائی اوراق بوسیدہ اور مرمت شدہ ہیں کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا پتہ نہ چل سکا یہ کتاب تصوف کے مضامین پر مشتمل ھے اور اس کتاب میں نثر و نظم دونوں کا مفید امتزاج برقرار رکھا گیا ھے ۔

سلوک کے منازل اور ان کو طے کرنے کے طریقوں پر بحث کی گئی ہے اور جگہ جگہ اکابر صوفیائے کرام کے اقوال سے استشہاد کیا گیا ھے ۔ کتاب اس اعتبار سے مفید ہے کہ ایک مختصر سے رسالے میں تصوف کے مہمات مسائل کا اجمالی تذکرہ موجود ھے ۔

کتاب کے مصنف امیر حسینی جو فخرالسادات کے لقب سے بھی مشہور تھے غور کے صوبے میں پیدا ہوئے ۔ آپ بیک وقت صوفی بھی تھے اور شاعر بھی ۔ آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ھرات میں بسر کیا ۔ آپ کی وفات بھی ھرات ھی میں بقول نفحات الانس ۷۱۸ھ بقول دولت شاہ ۷۱۹ھ اور بحوالہ ھفت اقلیم ۷۱۷ھ میں ہوئی ۔

مصنف نے یہ رسالہ (نزھتہ الارواح) ۷۱۱ھ میں مرتب فرمایا ۔ فرشتہ نے لکھا ہے کہ حسینی اپنے والد سید نجم الدین کے ساتھ بغرض تجارت ھندوستان بھی آئے تھے اور انھوں نے خواجہ بہاءالدین زکریا ملتانی رح سے بیعت بھی کی تھی **نزھۃ الارواح** اور ایک عربی اور

فارسی دیوان کے علاوہ حسینی نے مندرجہ ذیل تصنیفات
بطور یادگار چھوڑی ہیں -

۱ - کنزالرموز
۲ - سی نامہ
۳ - زادالمسافرین
۴ - طرب‌المجالس
۵ - روح‌الارواح
۶ - صراط‌المستقیم وغیرہ

المراجع

1. Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 164.
2. Rieu : Catalogue of the Persian Manss 1 : 40 1965

تاریخ و تذکرہ

۱ - تاریخ دلکشائے شمشیر خانی

۲ - تحفۂ قادریہ

۳ - تذکرۃ الاولیاء

۴ - تذکرہ بزرگان چاچڑاں (اردو)

۵ - مختصر جذب القلوب

۶ - نامعلوم الاسم (تذکرہ آدم بنوری رح)

۷ - نفحات الانس

۸ - ایضا

۱۵۱

تاریخ دلکشائے شمشیر خانی

ن

۹۵۵

(مخطوطه نمبر ۳۸ ب)

تاریخ - فارسی

ش - ق

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۲ س‌م

۲- اوراق : ۲۶۹

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : توکل بیگ ولد تولک بیگ -

۶- آغاز : ''مرمزین بزینت سخاوت و شجاعت است در خلق وحلم و علم نظیر و همتاندارد،،

۷- اختتام : ''تمام‌شد منتخب شاهنامه از تالیف‌موسوم‌شمشیرخانی،،

۸- کیفیت : توکل بیگ داراشکوه کے ملازمین معتمد میں سے تھے - حاکم غزنین شمشیر خان کے ماتحت امین اور وقائع نفیس مقرر هوئے اور شمشیر خان کے ایماء هی پر مؤلف نے ۱۰۶۳ھ میں یه مختصر شاهنامه لکها اور شمشیر خان کے نام سے منسوب کیا -

شمشیر خان کا اصل نام محمد حیات تها ۱۰۶۰ھ سے ۱۰۶۹ھ تک غزنین کے تهانیدار رہے - اس کے بعد اورنگزیب نے انهیں کابل بهیج دیا -

دیباچے میں بتایا گیا ہے که یه تالیف شاهنامه فردوسی کا انتخاب ہے - منتخب حصوں کو مؤلف نے اپنی نثر کے ساتھ مربوط کر کے ایک مسلسل تاریخ کی شکل‌دی هے - اسی وجه سے اس کا نام تاریخ شمشیر خانی هو

گیا طبع ہوچکی ہے اور انگریزی میں اسکا ترجمہ بھی ہو چکا ہے اردو ترجمہ ۱۲۲۵ھ میں منشی مولچند نے کیا -

یہ مخطوطہ بہرام بن شاہ پور کے حالات پر ختم ہو جاتا ہے - آخر میں فردوسی کی مختصر سوانح حیات ہے اور فردوسی نے سلطان محمود کی ھجو میں جو اشعار کہے تھے ان پر کتاب کا اختتام کیا گیا ہے -

زیر نظر مخطوطہ مکمل اور صاف ستھرا نسخہ ہے -

تحفۂ قادریہ

ف

(مخطوطہ نمبر ۳۵۹)

س

تذکرہ ، فارسی

ا - ت

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۲ س م

۲- اوراق : ٦۴

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نامعلوم تاریخ کتابت ۱۱۰۰ھ

۵- مؤلف : حضرت شاہ ابوالمعالی قادری رح المتوفی ۱۰۲۴ھ / ۱٦۱۵ء

٦- آغاز : ھاتفم گفت بگو وصف کریم - قلت بسم اللہ الرحمان الرحیم

۷- اختتام : یا رب بحق جمال عبدالقادر یا رب بحق کمال عبدالقادر بر حال ابوالمعالی زار و نحیف رحم کن و دہ وصال عبدالقادر رضی اللہ عنہ

۸- **کیفیت :** حضرت شاہ ابوالمعالی قادری رحمۃاللہعلیہ کا یہ قریب‌العہد مخطوطہ ہے ۔ اس لیے خاصی اہمیت کا حامل ھے ۔ اگرچہ اکثر صفحات آب رسیدہ ہیں تاہم کتابت محفوظ ہے ۔ تحفۂ‌قادریہ بڑی مقبول کتاب ہے بارہا طبع ہو چکی ہے اور اس کے تراجم بھی ہوئے ہیں زیر نظر مخطوطے میں عنوانات بخط سرخ لکھے گئے ہیں کتاب مندرجہ ذیل اکیس ابواب پر مشتمل ہے ۔

ان تمام ابواب میں حضرت غوث‌اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃاللہعلیہ کے حالات بیان کیے گئے ہیں ۔

۱ - الباب‌الاول فی ولادته

۲ - فی حلیته

۳ - فی لباسه

۴ - فی خلقه

۵ - فی سبب تلقبه

۶ - فی سیاحته و مجاهدته

۷ - فی عبادته

۸ - فی سماعه

۹ - فی شرف‌ارادته

۱۰ - فی‌التوسل‌الیه

۱۱ - فی ماانطق‌لسان حاله عن شرائف‌احواله

۱۲ - فی قوله قدمی هذه علی رقبة کل ولی‌الله

۱۳ - فی انه قال ذلک با مرالله

۱۴ - فی رضا المشائخ

۱۵ - فی ثناءالمشائخ

۱۶ - فی سلطنته

۱۷ - فی مجلس وعظه

۱۸ - فی تدریسه و فتواه

۱۹ - فی وفاته

۲۰ - فی نسبته

۲۱ - فی تفقه‌اولاده

مذکورہ بالا عنوانات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مولف نے کس خلوص و محنت کے ساتھ حضرت غوث‌اعظم رحمۃاللہ‌علیہ کے سوانح کو مرتب فرمایا ہے کتاب میں کمال ایجاز سے کام لیا گیا ہے لیکن خوبی یہ ہے کہ کسی اہم اور ضروری بات کو نظر انداز بھی نہیں کیا گیا ۔ مؤلف کو حضرت غوث‌اعظم کے ساتھ جو محبت ھے وہ عشق کی حد تک ہے ۔ ایسا عشق جو سارے بند توڑ کر آگے بڑھ جاتا ھے ۔ پھر بھی یہ دیکھ کر حیرت ھوتی ہے کہ روایات کے نقل میں حزم و احتیاط کا دامن نہیں چھوڑا گیا اور کوئی بات بے سند بیان نہیں کی گئی ھے ۔ حضرت غوث‌اعظم رحمۃاللہ‌علیہ کے بہت سارے تراجم و تذکرے ہیں لیکن محققین نے سب سے زیادہ وقعت بہجۃالاسرار کو دی ہے ۔ اس کتاب میں بہجۃالاسرار کا پورا پورا تتبع کیا گیا ہے ۔

حضرت شاہ ابوالمعالی قادری رحمۃاللہ علیہ کا نام سید خیرالدین اور والد ماجد کا اسم گرامی سید رحمت اللہ بن سید فتح اللہ رح تھا - آپ کی ولادت بروز دوشنبہ ۱۰ ذی الحجہ میں ہوئی -

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے وادی طریقت میں قدم رکھے اور تیس سال تک مرشد کی خدمت میں رہ کر مجاہدات و ریاضتیں کرتے رہے اس کے بعد خرقۂ خلافت سے سرفراز کیے گئے اور اپنے پیر محترم کے حکم سے لاہور تشریف لا کر اقامت پذیر ہوئے - وہ مخدوم موسیٰ گیلانی رحمۃاللہ علیہ کے ایک مشہور پیر بھائی شیخ داؤد شیر گڑھی رحمۃاللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے آپ کا وطن اصلی بھیرہ ضلع سرگودھا تھا لیکن لاہور میں توطن اختیار کرنے کی وجہ سے آپ 'لاہوری' مشہور ہوئے -

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح کی تصنیفی زندگی کی تعمیر میں آپ کا بڑا دخل تھا - اسی بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو روحانی عظمت کے ساتھ ساتھ کس پایہ کی علمی سطوت حاصل تھی - آپ شاعر بھی تھے اور کئی ادبی رسالوں کے مؤلف بھی - آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کے بیان میں بھی ایک رسالہ تالیف فرمایا ہے زیر نظر کتاب ''تحفۂ قادریہ'' کا شمار آپ کی مشہوز تصانیف میں ہوتا ہے -

مورخہ ۱٦ ربیع الاول ۱۰۲۴ھ کو آپ کی وفات ہوگئی
روضۂ مبارک لاہور ہی میں ہے -

المراجع

۱ - مفتی غلام سرور لاہوری **خزینة الاصفیاء** (ترجمہ) ۱ : ۲۳۹

۲ - شیخ محمد اکرام **رود کوثر** : ۳۲۰

۳ - مخطوطہ زیر نظر

۴ - Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 27

تذکرة الاولیاء

ف

(مخطوطہ نمبر ۶۴۰)

۲۹۷،۶۹

تذکرہ ، فارسی

ف - ت

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ۳۶۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : محمد بن ابراهیم (فریدالدین) العطار م۶۲۷ھ

۶- آغاز : 'الحمدلله الجواد بافضل انواع النعماء المنان،

۷- اختتام : 'تنک شدی مرا بران تسلی بودی -

۸- کیفیت : خواجہ فریدالدین عطار کے مشہور تذکرے کا ایک معمولی سا نسخہ ہے - خط شکستہ اور معمولی ہے -

----

تذکرہ بزرگان چاچڑاں

(مخطوطہ نمبر ۶۰)

تذکرہ - اردو

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۳ سم

۲- اوراق : ۸

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : ذکر بزرگان چاچڑاں شریف کہ جو کارداری خان پور میں اس جگہ واقع ہے کہ جہاں جملہ دریاھائے پنجاب دریائے اٹک میں آکر ملی (؟ ملے) ہیں -

۷- اختتام : بات نہ کرتی اور ادائے وظائف میں تابہ مغرب مصروف رہتی (ناقص)

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ نامکمل ہے - آخری صفحات غائب ہیں اس لیے نہ کاتب کا نام معلوم ہوسکا نہ سنہ کتابت اور نہ مؤلف کے **نام** کا پتہ چل سکا -

کتاب سراج السالکین زبدۃ العارفین حضرت محمد عاقل صاحب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد کے ذکر سے شروع ہوتی ہے اور بتلایا گیا ہے عبدالملک بن مروان کے عہد میں مالک بن یحییٰ ملک عرب سے سندھ میں تشریف لائے اور ان کے فرزند منظور بن مالک دراصل خاندان کوریجہ کے مورث اعلیٰ ہیں -

خاندان کوریجه کے بزرگ شیخ حسین نے دربار همایوں میں اعزاز پایا تھا لیکن همایوں کی وفات کے بعد ۹۶۴ھ میں شیخ حسین نے ترک امارت کر دی اور سلسله سهروردیه میں مرید هو گئے اور بمقام منگل کوٹ سکونت اختیار کر لی عهد جهانگیری میں ان کے صاحبزادے حضرت محبوب‌الصمد مخدوم نور محمد رحمۃاللہعلیه نے نشونما پایا اور ان کے فضل و کمال کا شهره دور دور تک پهیلا لاتعداد خلق خدا ان سے فیض حاصل کرنے لگی چنانچه عهد شاهجهانی میں شاه جهان کے وزیر دوم میر ارادت خان کی سفارش سے پانچ هزار بیگهه زمین بطور جاگیر حضرت نور محمد رح کو دی گئی مخطوطے میں فرمان شاهی کی نقل مندرج ہے ۔ عالمگیر نے بهی اپنے عهد میں اس جاگیر کو بحال رکها ۔ فرمان شاهی کی نقول کے بعد حضرت نور محمد رح صاحب کی اولاد کا تذکره ہے ۔ پهر یه بتلایا گیا ہے که ان کی اولاد کی مختلف شاخوں نے کہاں کہاں سکونت اختیار کی ۔ حضرت نور محمد رح صاحب کی اولاد نے ضلع ملتان ، مظفرگڑه اور ڈیره غازی خان کو اپنا مرکز بنایا اور ان علاقوں میں تبلیغ دین کا فریضه انجام دیا ۔

چونکه مخطوطه ناقص ہے اور آخری صفحات دریده ہیں اس لیے بہت سی ضروری اور اهم معلومات حاصل نه هو سکیں ۔

ف

۹۵۳۶۲

ع - م

مختصر جذب القلوب

(مخطوطه نمبر ۳۶۴)

تاریخ - فارسی

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ س م

۲- اوراق : ۶۸

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : عباس ۱۱۲۴ھ

ترقیمه

بتاریخ بیست و یکم شهر رمضان المبارک سنه یک هزار ویک صد و بیست و چهار بدست احقرالناس عباس از اولاد حضرت زبدة الواصلین شیخ حسام الدین متقی قدس سره العزیز اتمام یافت الحظ باق والعمرفان

۵- مؤلف : شیخ عبدالحق محدث دهلوی رحمةالله علیه المتوفی ۱۶۴۲ء

۶- آغاز : ابتدی و بحمدالله الملک الجواد اهتدی

۷- اختتام : وعلی جمیع عبادک الصالحین وعلینا معهم یاارحم الرحمین و یا اکرم الاکرمین و یا خیرالناصرین

۸- کیفیت : دو سو اکہتر سال پرانا مخطوطہ 'مختصر جذب القلوب الی دیارالمحبوب، تالیف شیخ عبدالحق محدث دهلوی چند خصوصیات کا حامل ہے -

۱ - باوجود پونے تین سو سال پرانا ہونے کے اس کی روشنائی اور اوراق میں کوئی خاص فرق نہیں آیا

صرف اوراق کے کنارے آب رسیدہ ہیں لیکن یہ آب رسیدگی کتاب کو متاثر نہیں کر سکی ہے -

۲ - یہ مخطوطہ ملتان کے مشہور قادری بزرگ شیخ حسام الدین متقی کی اولاد کرام کے ایک فرد ''عباس صاحب'' نامی ایک بزرگ و بزرگ زادہ کے اپنے ہاتھ کی تحریر ہے -

۳ - **جذب القلوب** اگرچہ متعدد بار طبع ہو چکی ہے تاہم معروف تفصیلی فہرستوں (Desc riptive Catalogues) میں ''مختصر جذب القلوب'' کے نہ کسی مخطوطے کا تذکرہ مل سکا اور نہ کسی مطبوعہ نسخے کا - (واللہ اعلم بالصواب)

کتاب **جذب القلوب** الی دیار المحبوب بنیادی طور پر مدینہ منورہ کی تاریخ ہے - شیخ نے اس کی تالیف سفر حجاز کے دوران شروع کی تھی لیکن اس کی تکمیل **دھلی** پہنچ کر ہوئی - (**رود کوثر** ص ۳۱۴) زیر نظر مخطوطہ مدینہ منورہ کی تاریخ سے زیادہ فضائل درود مختلف انواع کے درودوں اور مؤلف کے اپنے مکشوفات و واردات پر مشتمل ہے (بحوالہ مخطوطہ زیر نظر) کتاب کے ایک ایک لفظ سے عشق نبوی کا ایک چشمہ جاری ہے مؤلف نے اپنے مربی و ولی نعمت حضرت شاہ ابوالمعانی قادری رح لاهوری کے مشورہ کے مطابق کتاب کی سطور کو جگہ جگہ اشعار عاشقانہ سے مزین فرمایا ہے -

جاں مید هم در آرزو اے قاصد آخر باز گو
در مجلس آں نازنین حرفی گر از ما میرود
بهر سلام مکن رنجه در جواب آں لب
که صد سلام مرابس یکی جواب از تو

سارے مخطوطے میں عناوین بخط سرخ لکھے ہیں ۔

شیخ عبدالحق بن سیف الدین رح دہلوی المتخلص به حقی کی ولادت محرم الحرام ۹۵۸ھ / ۱۵۵۱ء کو کو ھوئی ۔ شیخ کے آباؤ اجداد بخارا کے رھنے والے تھے اور علاءالدین خلجی کے عہد حکومت میں ہندوستان آئے ۔ شیخ عبدالحق کے والد شیخ سیف الدین نے اپنے صاحبزادے کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجه مرکوز رکھی ۔

چنانچه بائیس سال کی عمر میں آپ نے مروجه علوم کی تکمیل دھلی ھی میں کر لی اس کے بعد آپ فتح پور تشریف لے گئے (The Encyclopaedia of Islam Vol. I. P. 60) تقریباً دس باره برس آپ فتح پور سیکری میں مقیم رہے اور یہاں آپ نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا مشغله اختیار کیا ۔ ۱۵۷۷ میں آپ نے شیخ موسیٰ پاک شہید ملتانی رحمةالله علیه کے دست حق پرست پر سلسلۂ قادریه میں بیعت کی اور چونکه فتح پور سیکری کا ماحول ٹھیٹھ اسلامی خیالات کی نشوونما کے لیے سازگار نہیں تھا

اس لیے بہ عنایت ایزدی آپ ۹۹۵ھ / ۱۵۸٦ء میں ایک جذبے کے تحت بغیر کسی ظاہری ساز و سامان کے سفر حج پر روانہ ہو گئے - آپ نے مکہ معظمہ کے محدثین سے صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف کا درس لینا شروع کر دیا اور شیخ عبدالوہاب متقیؒ کے حلقۂ درس و ارادت میں داخل ہو گئے - شیخ عبدالوہاب رح نے انہیں بڑی محبت سے تعلیم دی اور علوم شریعت و طریقت میں طاق کر کے آپ کو مجاز مطلق و خلیفہ کل قرار دیا - شیخ ہی کے اصرار پر آپ ۱۵۹۰ کو مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے - حج سے واپسی پر آپ نے دھلی میں مستقل طور پر قیام کر لیا اور اپنے آپ کو درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے لیے وقف کر دیا

شیخ عبدالحق رح کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت دی آپ نے اکبر اور جہانگیر دو بادشاہوں کا پورا عہد حکومت دیکھا -

اور شاہجہان کے جلوس کے سولھویں سال میں ۲۸ ، ۲۹ جون ۱٦۴۳ء کی درمیانی شب میں چورانوے سال دو ماہ کی عمر میں آپ کی وفات ہو گئی اور خواجہ قُطب الدین بختیار کاکی رحمۃاللہ علیہ کے مزار کے قریب حوض شمسی کے کنارے پر آپ کو دفن کیا گیا -

علمی خدمات

اگرچہ شیخ عبدالحق سے قبل بھی ہندوستان میں علم حدیث کے فضلاء موجود تھے مگر شیخ نے اس علم کو

عام کیا - تذکرہ علمائے ہند میں لکھا ہے ''علم حدیث به محروسهٔ هندوستان از وشیوع یافته،، میر غلام علی آزاد بلگرامی ماثرالکرام میں نقل کرتے ہیں -

''به نشر علوم سیما علم شریف حدیث پر داخته به نهجے که در دیار عجم احدے را از علمائے متقدمین و متاخرین دست نداده است ممتاز و مستثنیٰ گردید و درفنون علمیه خاصةً فن حدیث کتب معتبره تصنیف کرد چنانکه علمائے زمان اعتنا باں ورزیده دستورالعمل خود دارند،، بحواله رودکوثر ص ۳۲۵

شیخ نے محض درس و تدریس پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ فن حدیث میں تصنیفات بھی کی ہیں -

۱ - **لمعات** جو مشکوٰۃ کی شرح ہے چھ سال کی محنت شاقہ کے بعد شیخ نے ۱۶۱۶ء میں مکمل کی اسی طرح انہوں نے مشکوٰۃ کا فارسی ترجمہ

۲ - **اشعۃ اللمعات** کے نام سے کیا ہے - حدیث کے بعد شیخ نے سب سے زیادہ توجہ سیرت النبی کی طرف مبذول کی اور بارہ تیرہ سو صفحات پر مشتمل

۳ - **مدارج النبوت** کے نام سے سیرت پاک پر ایک کتاب تصنیف فرمائی اس کتاب کا اردو میں ترجمہ منہاج النبوت کے نام سے شائع ہو چکا ہے -

۴ - **جذب القلوب الی دیار المحبوب** کے نام سے آپنے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تاریخ لکھی

اس کا ترجمہ تاریخ مدینہ منورہ کے نام سے اردو میں شائع ہو چکا ہے -

۵ - آپ نے **غنیۃ الطالبین** کا فارسی میں ترجمہ کیا

۶ - **فتوح الغیب** کی شرح لکھی

۷ - **بہجۃ الاسرار** کا خلاصہ زبدۃ الاثار کے نام سے مرتب کیا اس کا اردو ترجمہ **کحل الابصار** کے نام سے شائع ہو چکا ہے -

۸ - آپ کی ایک تصنیف **زادالمتقین الیٰ طریق الیقین** ہے اس میں آپنے ان شیوخ و اساتذہ کے حالات لکھے ہیں جن سے آپ نے سفر حجاز کے دوران استفادہ کیا

۹ - **فہرس التوالیف** میں آپ نے اپنی تمام تالیفات کی فہرست دی ہے -

۱۰ - **اخبارالاخیار** شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی یہ معرکۃ الآراء تالیف ہے -
اس میں آپنے ہندوستان کے اولیاء کے حالات تاریخی ترتیب سے لکھے ہیں -

۱۱ - **ذکر ملوک** یہ ایک تاریخی تصنیف ہے اس میں سلطان محمد غوری سے اکبر کی تخت نشینی تک کے حالات درج ہیں ۱۰۰۴ھ میں مکمل ہوئی -

۱۲ - مذکورہ بالا تصنیفات و تالیفات کے علاوہ آپ کے تالیف کردہ اڑسٹھ رسائل بھی ہیں جو **المکاتب والرسائل** کے نام سے ایک جلد میں جمع کر دیے گئے ہیں -
شیخ عبدالحق کی تصنیفات کی تعداد بشمول مذکورہ

بالا اڑسٹھ رسائل کے ایک سو سے زائد بتلائی جاتی ہے
لیکن بقول انسائیکلو پیڈ یا آف اسلام آپ کا سب سے
بڑا کارنامہ ''علم حدیث،،کو ھندوستان میں عام کرنا ہے
آپ کی اسی خدمت نے آپ کو لازوال شہرت عطا کر
دی ہے -

المراجع

١ - البغدادی : **ایضاح المکنون** : ١ : ٣٦٠ : طبع
طھران ١٩٤٧

٢ - الزرکلی : الاعلام : ٤ : ٥٢

٣ - **تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ھند** : ٢ :
٢٢٤

٤ - شیخ محمد اکرام : **رودکوثر** : ٢٩٤

٥ - رحمان علی : **تذکرہ علمائے ھند** : ١٠٩

٦ - Brockelmann : S : 1 : 778

٧ - The Encyclopaedia of Islam : 1 : 60

نامعلوم الاسم (تذکرہ آدم بنوری) ف

(مخطوطہ نمبر ٣٨٢) ٢٩٧،٦٢

تذکرہ - فارسی م - م

١- **تقطیع** : ٢٢ × ١٧ سم

٢- **اوراق** : ١١٧

٣- **خط** : نستعلیق

٤- **کاتب** : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : 'لہذا درایام طفلی ببشا رات عجیبہ و اشارات غریبہ از روحانیان مبشر بودہ ام'۔

۷- اختتام : 'فردا بعد از اشراق در خلوت طلبیدند و احوالم پرسیدند ـ ـ ـ ـ استخارہ است کسے'

۸- کیفیت : یہ مخطوطہ ناقص الطرفین ہے اس لیے نہ اس کتاب کے نام کا پتہ چل سکا نہ کاتب اور مؤلف کے ناموں کا ۔ کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے کے بعد صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ حضرت آدم بنوری رحمۃاللہ عایہ کا تذکرہ ہے ۔ **اردو دائرۃالمعارف** (پنجاب یونیورسٹی) جلد اول کے صفحہ ۲۸ پر حضرت آدم بنوری رحمۃاللہ عایہ کے سات جلیل القدر خلفاء کے نام ذکر کیے گئے ہیں ان میں ساتواں نام ''خواجہ محمد امین'' کا ہے ۔

خواجہ محمد امین رح کے ذکر میں (بحوالہ روضۃالقیومیہ (ترجمہ) رکن اول از صفحہ ۳۵۰ تا صفحہ ۳۵۶) یہ عبارت درج ہے ۔

''آپ نے بیس سال تک حضرت شیخ آدم کی خدمت کی آپ نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں حضرت مجدد رح ان کے خلفاء رح اور فرزندوں رح کے حالات خصوصاً اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ آدم رح کے حالات و سوانح نہایت شرح و بسط سے لکھے ہیں بلکہ اس کتاب کی تالیف کا مقصد ھی تذکرہ شیخ آدم رح تھا'' ۔

محولہ بالا عبارت کی روشنی میں غالب گمان یہی ہے

کہ یہ کتاب ''تذکرہ شیخ آدم،، تالیف خواجہ محمد امین ہے لیکن یہ محض ظن و تخمین ہے۔ حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

مخطوطے کے پہلے صفحہ پر ایک مہر ھے جس کی عبارت یہ ھے۔

''توتیائے چشم حاجی خاک پائے عارف ست،،

۱۱۲۵ھ

۱۱۲۵ھ سے مخطوطے کے سنہ کتابت کا تو اندازہ ہو گیا۔ یہ غالباً ۱۱۲۵ھ کے دور کی تحریر ہے کتاب کے ورق ۵۴ تک کسی ایک کاتب کی کتابت ھے اور ۵۴ سے ۶۲ تک دوسرے کاتب کی تحریر ہے ۶۲ سے اختتام تک کسی دوسرے کاتب نے لکھا ہے۔کتاب کی آدھی عبارت لوح پر اور آدھی حاشیے پر ھے۔

کتاب کا انداز نگارش بیانیہ ھے۔ مؤلف نے اکثر و بیشتر حضرت آدم بنوری رح کے ملفوظات اور ان کے بیان کردہ مبشرات، واردات اور عروج روحانی کی کیفیات نیز منازل سلوک پر اکتفا کی ہے۔ بالاختصار حضرت آدم بنوری رح کے خلفاء کا بھی تذکرہ ھے لیکن خلفاء کے روحانی کمالات کا تذکرہ بھی اسی انداز میں ہے کہ لاشعوری طور پر ان کے سارے کمالات خودبخود حضرت آدم بنوری رح کے کمالات میں مندرج نظر آتے ہیں حضرت آدم بنوری رح کے اقوال سے اپنے پیر و مرشد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃاللہعلیہ کے ساتھ ان کا

بے پایاں عشق مترشح ہے ۔ کتاب میں جا بجا حضرت آدم بنوری رح کی کتاب ''نکات الاسرار،، کا حوالہ دیا گیا ہے ۔

مؤلف نے حضرت آدم بنوری رح کی ایک دوسری تالیف **خلاصۃ المعارف** کے بھی بکثرت حوالے دیئے ہیں ۔

کتاب کی ابتدا میں مؤلف نے حضرت آدم بنوری رح کے اپنے الفاظ ہیں ابتدائے سلوک کے حالات درج کیے ہیں ۔

''چون جاذبۂ عنایت خداوندی جل وعلا در رسید جدوجہد بیش کردم ودر خدمت اکابر طریقۂ شطاریہ و چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ سلوکہا کردم و خدمتہائے بدنی و جانی باختیار خرد پئے خود عجائب نمودم و ترک دنیا کردم،، ۔

بالآخر حضرت آدم بنوری رح حضرت شیخ مجدد رح کی خدمت عالیہ میں باریاب ہوئے اور فیوض و برکات سے مالا مال کیے گئے ۔

''ودر خدمت شیخ آخرینہ کہ کمال بخشئی یک توجہ او بہتر از سلوک ہزار سالہ مابود قدس سرہ بسرعت سیری در عروج متنوعہ گذشتم و مراتب غریبہ و کمالات عجیبہ ظہور یافت،،

تکمیل سلوک کے بعد حضرت آدم بنوری رح مجاز بنا دیے گئے ۔

''بازهم در سهرند بتاکید تمام نام خدمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برده مکرر ماذون و مجاز فرمودند وهیچکس برین سر واقف نه بود،،

مجاز و ماذون فرمائے جانے کا ایک واقعہ اجمیر شریف میں بھی پیش آ چکا تھا اس لیے محولہ بالا عبارت میں لفظ ''مکرر،، فرمایا ہے -

اگرچه یه مخطوطه ناقص الطرفین اور نامکمل ہے تاهم ارباب ذوق و وجدان کے لیے نہایت ھی مفید ہے راه طریقت کے غوامض اور ادق مسائل کو دو چار جملوں میں حل کر دیا گیا ہے - حقیقت یه ہے که اس کتاب سے صحیح معنوں میں وھی لوگ استفادہ کر سکتے ہیں جو آشنائے راہ ھوں - تصوف میں ''ظہور نسبت،، کا مسئله خالص ذوقی مسئله سمجھا جاتا ہے اور چونکه اس کا تعلق خالصتاً واردات قلبی اور مکشوفات سے ھے اس لیے یه مسئله الفاظ میں سمویا ھی نہیں جا سکتا لیکن حضرت شیخ آدم رح نے دوچار لطیف اشاروں میں ساری داستان کہه دی ہے -

فجراه اللہ عنا خیر الجزاء فی الدارین

''و نسبت آگاھی نقشبندیه که از حضرت پیر بزرگوار خود مولانا شیخ احمد فاروقی قدس سره یافته ام از ابتدا به بیچونی حصول توجه واقع میشود قلةً اوکثرةً سراً و علانیةً و آخر در انتہائے حضور توجه است علی حسب استعداد سالک و ظہور نسبت الیشان هم دربدن

ظاهر میشود اما از پائین بفوق می کشد و این نسبت بغایت مؤثر و مصفی و لطیف است،،

آگے ارشاد فرماتے ہیں :

''ودر اوائل حال از روحانیت حضرت شیخ عبدالقادر جیلی یافته بودم قدس سره اما برقاً برقاً،،

صرف دو لفظوں ''برقاً برقاً،، میں سب کچھ کہہ دیا آگے فرماتے ہیں ''وظہور این نسبت از فوق به پائین است،،

آگے فرماتے ہیں :

ونسبت شیخ احمد جام قدس سره بغایت روشن بسرخی مائل است واین نیز از پائین بفوق است ۔

نسبت چشتیه کے بارے میں فرماتے ہیں :

''ونسبت چشتیه هم پر شوق و ولوله است اما شوق ایشاں بیشتر است از ولولهٔ ایشان،،

نسبت سہروردیه کے سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں :

''ونسبت سہروردیه هم بغایت مصفا است و بے کشش تحتانی و فوقانی در بدن موثر است،،

یه تو ظہور نسبت کے متعلق اشارات تھے ۔ اس سے بھی زیادہ دقیق و لطیف مسائل کو اس کتاب میں بکمال ایجاز و وضاحت حل کیا گیا ھے ۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃاللہعلیه کے خلفائے کرام کا سلسله بڑا وسیع تھا لیکن حضرت کے تمام خلفاء میں

حضرت کے صاحبزادۂ گرامی عروۃالوثقیٰ خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃاللہعلیہ اور حضرت شیخ آدم بنوری رحمۃاللہعلیہ جلیل القدر شمار کیے گئے ہیں - شیخ آدم بنوری کی طبیعت کا رحجان بچپن ہی سے سلوک و طریقت کی طرف تھا چنانچہ فرماتے ہیں -

''در ایام طفلی به بشارات عجیبه و اشارات غریبه از روحانیاں مبشر بوده ام،، آپ کی جوانی بے داغ تھی - آپ نے پہلے لشکر شاہی میں ملازمت اختیار فرمائی لیکن ''جاذبۂ عنایت الٰہی،، غالب آیا اور ایک واقعے سے متاثر ہوکر ملازمت چھوڑ دی - پہلے حاجی خضر رح اور پھر حضرت مجدد الف ثانی رح کی خدمت میں باریاب ہو کر باطنی نعمتوں سے فیض یاب ہوئے - ابتداًءآپ امی تھے لیکن عشق الٰہی میں گرفتار ہو کر قران کریم حفظ کیا اور پھر علوم ظاہری حاصل کیے آپ نے عرب و عجم میں لاکھوں افراد کو سیراب فرمایا - روایت ہے کہ آپ کی خانقاہ میں ایک ہزار سے زائد درویش جمع رہتے تھے اور سب کو کھانا آپ کے لنگر سے ملا کرتا - آپ کے خلفاء کی تعداد دو لاکھ بتائی جاتی ہے - ملا بدرالدین سمر ہندی آپ کے بارے میں رقمطراز ہیں -

''عارف ربانی شیخ آدم بنوری رح از مشاهیر خلفائے حضرت مجدد الف ثانی است و از اجلهٔ اصخاب آں قطب ربانی - در صحبت یسیره فوائد کثیره یافته و

احوال عظیمه و درجات فخیمه از علو استعداد خود بل از قوت تصرف پیر خود حاصل نموده بخلافت مستعد گشت باتباع سنت و رفع بدعت موصوف بود و بکمال استقامت در شریعت و طریقت متصف (مناقب الاولیاء بحوالہ مخطوطہ زیر نظر ص ۲۸ -)

شیخ آدم رح بنوری کے ایک لاھوری معتقد نے ۱۰۵۲ھ میں آپ کو لاھور آنے کی دعوت دی ان ھی ایام میں شاھجہاں بادشاہ لاھور میں تھا آپ پانچ ہزار پٹھانوں کے همراہ لاھور تشریف لائے اور یہاں بہت سے لوگ آپ کے مرید ھوئے - روزانہ تین تین اور چار چار ہزار پٹھان شیخ کی زیارت کے لیے لاھور آتے تھے اور بازاروں میں اتنا ھجوم ھوتا کہ لوگوں کے لیے راستہ چلنا دشوار ھو جاتا - بادشاہ نے تعریف سن کر آپ کو دیکھنا چاھا اور اس مقصد کے لیے پہلے ملا عبدالحکیم سیالکوٹی اور اپنے وزیر اعظم سعداللہ خان کو آپکی خدمت میں بھیجا آپ نے ان دونوں کی طرف نہ زیادہ توجہ دی اور نہ ان لوگوں کو اپنی خلوت گاہ میں بلایا - اس زمانہ میں سعداللہخان فقراء کا معتقد بھی نہیں تھا زیر نظر مخطوطے میں یہ واقعہ یوں لکھا ہے -

''واو دراں ایام منکر درویشاں بود چوں در ملازمت رسید اژدحام را دو چنداں دید و تعظیم خودرا نیم چنداں هم نیافت ازیں سبب مشوش گردیدہ نکتہ چستی پیش کردہ پرسید شمارا سید میگویند چگونہ باشدالیشاں

فرمودند ما از جانب پدران سید ایم ولیکن درافغان مدتے گذرانیده ایم افغان هم میگویند و بارها حضرت پیغیمبر صلی اللہعلیہوسلم در واقعات دیدم ازان سرورعالم هم بشارت سیادت یافتم (ص ۳۲ بحواله بالا)

بادشاہ کے پاس جا کر ملا عبدالحکیم نے تو کوئی شکایت نہ کی البتہ وزیر نے بہت ساری شکایتیں بیان کیں ۔

وچوں خان نزد سلطان رفت کلمات موحش رسانید و گفت شیخ سیادت خود را بخواب ثابت می کند و کثرت مردم بمثابه ایست که گویا غنیم زیر بغل است،، (ص ۳۲ بحواله بالا)

یہ سن کر آپ کی طرف سے بادشاہ کا مزاج منحرف ہو گیا لیکن چونکہ وہ حضرت مجدد رحمةاللہعلیہ کا معتقد تھا اس لیے اس نے آپ کو ایذا نہیں پہنچائی صرف اتنا حکم دیا کہ شیخ حج کو چلے جائیں بادشاہ کے اس حکم پر برافروختہ ہو کر حضرت شیخ رح کا ایک معتقد سردار بہادر خان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بغاوت اور سلطنت پر قبضہ کر اپنے کا ارادہ ظاہر کیا ۔

''بہادر خان پیش آمد و دعوائے سلطنت کردہ اجازت خواست ایشان بتاکید منع کردند و گفتند که ترا سلطنت میسر نیست زینهار فتنه انگیزی مکن و در همیں ایام بوطن آمده برائے حج رواں شدند،،
(ص ۳۳ بحواله بالا)

شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رح نے اس واقعے کی تفصیل اپنی کتاب انفاس العارفین ص ۱۳ ، ۱۴ پر دیکر لکھا ھے کہ

''جب آپ سورت پہنچے تو وھاں کے حاکم کی کوشش سے جو آپ کا معتقد تھا حج کے لیے جہاز کا بہت جلد انتظام ہو گیا - جب آپ سوار ہو گئے تو بادشاہ کا حکم حاکم سورت کے پاس پہنچا کہ شیخ آدم کو جلد واپس کر دو کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری سلطنت کا زوال اس درویش کے اس ملک کے سے نکل جانے کی وجہ سے ہو گا - حاکم نے معذرت کر دی کہ آپ کا حکم پہنچنے سے قبل وہ روانہ ہو چکے تھے - اس کے فوراً بعد بادشاہ گرفتار ہو گیا اور اس کی حکومت کا خاتمہ اورنگزیب رح کے ہاتھوں ہو گیا،،

ملا بدرالدین رح سرھندی نے لکھا ہے کہ

''شیخ در حرمین قبول عظیم یافتند و در مدینہ سکینہ اربعین نشستند و بعنایات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشرف شدند و چوں قصد مراجعت کردند از حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رخصت نیافتند و از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدیں کلمہ مبشر شدند کہ یاولدی کن انت فی جواری آخر ھمانجا ماندند و در سیز دھم شوال ۱۰۵۳ھ وفات کردند و نزدیک روضہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مدفون شدند چنانکہ سایہ گنبد امیرالمومنین برسرقبرشیخ می افتد (ص ۲۳ مخطوطہ زیرنظر)

حضرت شیخ رح کے چند مشہور خلفاء حسب ذیل ہیں

۱ - سید علم اللہ رح رائے بریلوی مورث اعلٰی حضرت سید احمد بریلوی رح -

۲ - حافظ سید عبداللہ اکبر آبادی (مرشد) شاہ عبدالرحیم رح والد شاہ ولی اللہ رح محدث دھلوی)

۳ - شیخ محمد سلطان رح بلیاوی -

۴ - شیخ سعدی رح لاہوری -

۵ - حافظ سعداللہ وزیرآبادی رح -

۶ - شیخ عثمان رح شاھجہانپوری -

۷ - خواجہ محمد امین رح

شیخ آدم بنوری رح نے حسب ذیل تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں -

۱ - **خلاصۃ المعارف (فارسی)**

۲ - **نکات الاسرار**

۳ - **وضوح المذاھب**

۴ - **نتائج الحرمین**

المراجع

۱ - **اردو دائرۃ المعارف** (پنجاب یونیورسٹی) جلد اول ص ۲۷ - ۲۸ -

۲ - **رودکوثر** شیخ محمد اکرام ص ۲۸۵ -

۳ - مخطوطہ زیر نظر ص ۲۸ ، ۳۲ ، ۳۳ وغیرہ -

نفحات الانس من حضرات القدس

ف

(مخطوطہ نمبر ۶۵۹)

۲۹۷٬۶۹

تذکرہ ۔ فارسی

ج ۔ ن

۱- تقطیع : ۳۰ × ۲۲ سم

۲- اوراق : ۳۰۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : مندو بن مسکین علی تاریخ کتابت ۹۵۴ھ

۵- مؤلف : نورالدین عبدالرحمان جامی م ۸۹۸ھ

۶- آغاز : 'الحمدللہ الذی جعل مرائی قلوب اولیائہ،

۷- اختتام : 'از ھجرت خیر بشر و فخر انام

در ھشتصدو ھشتادو سیم گشت تمام

۸- کیفیت : مصنف نے دیباچہ کتاب میں بیان کیا ھے کہ ان کی یہ تصنیف ابو عبدالرحمان محمد بن حسینی نیشا پوری م ۴۱۲ھ کی کتاب طبقات الصوفیہ کو اساس بنا کر مرتب کی گئی ھے ۔ ابو اسماعیل عبداللہ محمد الانصاری الہروی م ۴۸۱ھ اکثر طبقات الصوفیہ میں مذکور صوفیائے کرام کے حالات بیان کرتے اور بسا اوقات ان صوفیاء کا تذکرہ فرماتے جن کا ذکر اس طبقات میں نہیں ھے ۔

ان سب حالات کو کسی نے جمع کر لیا تھا مگر چونکہ اس قدیم ھروی زبان کا سمجھنا دشوار تھا پھر نسخوں میں کثرت نقل سے کچھ اغلاط بھی ھو گئی

تھیں نیز یہ کہ اس مجموعے میں خود شیخ الاسلام اور اور ان کے معاصر اصحاب کے حالات موجود نہیں تھے چنانچہ مؤلف نے ان تمام حالات کو نفحات الانس میں جمع کر دیا اور ان کو مروجہ فارسی زبان میں بیان کر دیا -

زیر نظر نسخہ ایک عمدہ اور مکمل نسخہ ہے -

نفحات الانس من حضرات القدس

ع

(مخطوطہ نمبر ۶۶۱)

۲۹۷٬۶

تذکرہ - فارسی

ج - ن

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۵ س م

۲- اوراق : ۲۴۶

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نورالدین عبدالرحمان جامی ۸۹۸ھ

۶- آغاز : 'الحمد اللہ الذی جعل مرائی قلوب اولیاءہ' -

۷- اختتام : 'باتمام رسید و باختتام انجامید کتاب نفحات الانس' -

۸- کیفیت : ایک عمدہ نسخہ ہے - صفحہ اول و آخر کے چند صفحات بعد میں لکھ کر شامل کیے گئے ہیں سرورق پر جامی کا مختصر سا تذکرہ اور ان کی تالیفات کے نام دیے گئے ہیں - کاتب کا نام اور تاریخ کتابت مذکور نہیں ہے -

----

اخلاق

۱ - تسلیۃ المصاب

۲ - ذخیرۃ الملوک

۳ - راحت القلوب

۴ - مختصر احیاء علوم الدین

تسلیة المصاب

(مخطوطه نمبر ۳۸۲)

اخلاق - فارسی

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۱ س‌م

۲- اوراق : ۵ے

۳- خط : نستعلیق شکسته

۴- کاتب : محمد ابو تراب عثمانی الجنیدی ۱۱۱۳ھ

۵- مؤلف : شیخ عبدالحق محدث دهلوی م ۱۰۵۲ھ

۶- آغاز : منت مر خدای‌را عز و علا بر نعمتهائے درونی و برونی

۷- اختتام : بفهم ایں سخن را که اصل اصول است و بغایت نفیس نازک

۸- کیفیت : نہایت بوسیدہ : دریدہ اور آب رسیدہ نسخہ ہے - صفحات پھٹے ہوئے اور حروف مٹے ہوئے ہیں یہ غالباً شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح کے ساٹھ رسائل میں سے کوئی رسالہ ہے اس کا مضمون نام سے ظاہر ہے - احادیث اور بزرگان دین کے اقوال سے یہ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مصائب کا نزول اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک انعام ہے اور راضی بہ رضا رہنا سعادت مند بندوں کا شیوہ ہے بقول حافظ شیرازی رح

روئے کشادہ باید و پیشانئ فراخ
آنجا کہ لطمہ ہائے ید اللہ می زنند

ذخیرۃ الملوک

ف ر

(مخطوطہ نمبر ۶۷۰)

۹۵۳۰۲

اخلاق - فارسی

ع - م

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ س م

۲- اوراق : ۶۸

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : علی بن شہاب الدین الحسینی الہمدانی الامیر الکبیر
م ۷۸۶ھ / ۱۳۸۳ء

۶- آغاز : 'حمد بسیار و ثنائے بے شمار حضرت ملکے را کہ
اسباب معاش، -

۷- اختتام : 'من بعد ذلک غفرانالصاحبہ ویرحم اللہ عبداً قال آمین
یارب العالمین، -

۸- کیفیت : یہ کتاب بادشاہوں کو نصیحت - اسلام کے بنیادی عقائد
اور صوفیانہ اخلاق اور درویشانہ مسلک جیسے موضوعات پر
مشتمل ہے کتاب دس ابواب پر منقسم ہے - پہلے باب میں
ایمان اور ایمان کی تفاصیل کا بیان ھے - دوسرے باب
میں عبادات کا بیان ہے - تیسرا مکارم اخلاق کے بیان
میں ھے - چوتھا حقوق والد واقرباء پر مشتمل ہے
پانچویں باب میں شرائط شاہی فرائض ، حکومت رعایا
اور بادشاہ کے حقوق کا بالتفصیل بیان ھوا ہے چھٹے

باب میں حواس خمسہ کے اعمال کا تجزیہ کر کے منطقی طرز استدلال کے ذریعے جسمانی لذائذ کی خرابیاں بتائی ہیں اور ان اعمال کی طرف رغبت دلائی ہے جو روحانی تقویت کے لیے ضروری ہیں ساتویں باب میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذکر ہے اور اسلامی سلطنت کے محکمہ احتساب کے فرائض بیان کیے گئے ہیں ۔ آٹھویں باب میں اللہ کی نعمتوں پر شکر کرنے کا بیان ہے نویں باب میں صبر کے اقسام اور اس کے فضائل کا ذکر ہے اور دسویں باب میں تکبر و غضب کی مذمت بیان کی گئی ہے ۔

ذخیرۃ الملوک آٹھویں صدی ہجری کی فصیح فارسی میں لکھی ہوئی ہے ۔ مصنف نے اکثر شاعرانہ اسلوب اختیار کیا ہے عبارت میں پختگی ہے اور ہر لحاظ سے یہ کتاب مصنف کی علمی صلاحیت کا ثبوت ہے ۔

افغانی پریس امرتسر سے ۱۳۲۱ھ میں شائع ہوئی ۔

زیر نظر مخطوطہ مکمل اور قابل اعتنا اور خوش خط ہے ۔ آغاز و اختتام کے کچھ صفحات بعد میں لکھ کر شامل کیے گئے ہے ۔ نسخہ بیشتر مقامات پر کرم خوردہ ہے اور غالباً دسویں صدی ہجری کا لکھا ہوا ہے ۔

(واللہ اعلم)

راحة القلوب

ف

(مخطوطه نمبر ۲۸۴ ب)

۲۹۷۰۶۹

اخلاق ، فارسی

ف - ر

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۶ س م

۲- اوراق : ۵۸

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلم

۵- مؤلف : فیض الله اسامی (؟ مبارک فیض الله سنامی)

۶- آغاز : الحمدلله رب العلمین والعاقبة للمتقین)

۷- اختتام : (ناقص الآخر)

گویند اے بار خدایا اگر مارا بدوزخ میفر ستادی

۸- کیفیت : یه مخطوطه ناقص الآخر ہے اس لیے کاتب کے نام اور سنه کتابت کا پته نه چل سکا - کتابت گواره ہے - مخطوطه مندرجه ذیل بیس ابواب پر مشتمل ہے -

۱ - دربیان ذکر قیامت

۲ - دربیان خوف قیامت

۳ - دربیان صفت دوزخ

۴ - دربیان صفت بهشت

۵ - دربیان حق مادر و پدر

۶ - دربیان ربوا خوردن و حق همسایه

۷ - دربیان نماز و زکوٰة

۸ - دربیان خمر خوردن

٩ - دربیان نماز گزاردن

١٠ - دربیان قرآن خواندن

١١ - دربیان فضیلت روزۂ ماه رمضان

١٢ - دربیان حق داشتن شوهر برزن

١٣ - دربیان منع کردن دروغ

١٤ - دربیان منع کردن غیبت

١٥ - دربیان منع کردن حسد مسلمانان

١٦ - دربیان منع کردن کینه و عجب

١٧ - دربیان فرو خوردن خشم و نکوئی کردن

١٨ - دربیان نصیحت سفر رفتن

١٩ - دربیان قصهٔ ابو شحمه و عذاب زنا

٢٠ - دربیان عقوبت و عذاب نوحه کردن بعد از وفات مسلمانی

مؤلف کا انداز بیان یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے موضوع سے متعلق آیات قرانی لا کر ان سے استشہاد کرتا ہے اس کے بعد موضوع سے متعلق احادیث کو نقل کرتا ہے گو کہ احادیث کے نقل کرنے میں مؤلف نے احتیاط نہیں برتی ہے - شاذ و موضوع قسم کی رطب و یا بس روایات کو بھی نقل کر دیا ہے - لیکن فن اخلاق کے سلسلے میں اس قسم کا تسامح تو اکثر محققین سے بھی سرزد ہو گیا ہے اس لیے یہ خامی لائق اعتناء نہیں ہے -

کتاب کی عبارت بہت سلیس و رواں ہے کتاب کے

مطبوعہ نسخے کا پتہ نہیں چل سکا۔

البتہ فہرست مخطوطات شیرانی[۱] (ج ۲ ص ۲۰۸ ، ۲۸۳) پنجاب یونیورسٹی میں اس مخطوطے کے تذکرے کے ضمن میں ص ۲۵۸ پر کتاب کا نام **منہاج ابرار** یا **تبنیہ الغافلین** یا **راحت القلوب** مذکور ھے اور ''مبارک فیض اللہ سنامی،، کو اس کتاب کا مصنف بتلایا گیا ہے لیکن ص ۲۸۳ پر اس کتاب کے دوسرے نسخے (۲ / ۱۸۶۳ / ۳۸۸۳) کے تذکرے میں مصنف کا نام بجوالہ **باؤلین** ۱۷۸۷ اور اتیتھے ۲۲۰۸ مبارک فیض اللہ صفاھانی لکھا گیا ہے۔

ع

مختصر احیاء علوم الدین

۲۹۷٫۰۸

(مخطوطہ نمبر ۵۱۵)

اخلاق ۔ عربی

۱۔ **تقطیع** : ۲۳ × ۱۵ س م

۲۔ **اوراق** : ۱۳۰

۳۔ **خط** : نستعلیق شکستہ

۴۔ **کاتب** : نا معلوم

۵۔ **مؤلف** : نا معلوم

۶۔ **آغاز** : الحمد للہ الذی زین قلوب المریدین بنور معرفتہ

۷۔ **اختتام** : ولا تستصغر معصیۃ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۸۔ **کیفیت** : یہ مخطوطہ ناقص الآخر ، نہایت بوسیدہ ، نہایت خستہ آب رسیدہ و دریدہ ہے ۔ کہنگی کے باعث اس کے

اوراق سیاہ پڑ گئے ہیں اور اتنے خستہ ہو گئے ہیں کہ ورق موڑتے ہی ٹوٹ کر الگ ہو جاتے ہیں تاریخ کتابت اور کاتب کے نام کا پتہ نہ چل سکا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ اس ''مختصر احیاء علوم الدین،، کا کا مرتب کون ہے -

کتاب **احیاء علوم الدین** کو امام غزالی رح کی تمام تصنیفات و تالیفات میں ایک شاہکار اور بے مثال علمی سرمایہ کی حیثیت حاصل ہے - یہ قول تو مشہور ہے کہ ''اگر دنیا سے دین اسلام کی تمام کتابیں نابود ہو جائیں (معاذاللہ) اور صرف احیاءالعلوم باقی رہ جائے تو یہ کتاب مسلمانوں کو دیگر تمام کتب سے مستغنی کر دے گی،، (کشف الظنون)

چونکہ یہ کتاب اس وقت لکھی گئی ہے جب کہ امام صاحب بادیہ پیمائی اور دشت نوردی میں مصروف تھے اس لیے اس میں بعض ضعیف احادیث بھی مندرج ہو گئیں ہیں جس کی نشان دہی ابوالفرج ابن الجوزی نے اپنی کتاب **اعلام الاحیاء باغلاط الاحیاء** میں کی - اور تلبیس ابلیس میں ان کی طرف واضح اشارے کیے - حافظ زین الدین عبدالرحیم العراقی المتوفی ۸۰۶ھ نے احیاءالعلوم کی احادیث کی تخریج کی اور اس ضمن میں دو جلدیں لکھیں -

پھر ان کے بعد ان کے شاگرد حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ نے ان حدیثوں کی تخریج کی جو حافظ

زین الدین سے رہ گئی تھیں ۔ ان کے علاوہ بھی متعدد حفاظ حدیث نے احیاءالعلوم کی احادیث کی تخریج کا کام انجام دیا ۔

احیاءالعلوم کے بہت سارے مختصرات بھی لکھے گئے مثلاً مختصر شیخ شمس الدین البلالی المتوفی ۸۱۲ ۔ اس کی ایک تلخیص امام صاحب کے بھائی شیخ احمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۲۰ھ نے لباب الاحیاء کے نام سے مرتب فرمائی ۔

اسی طرح اس کی ایک تلخیص محمد بن سعید الیمنی المتوفی ۵۹۵ھ نے بھی مرتب کی ۔ ان کے علاوہ شیخ ابو زکریا الیمنی ، احمدبن موسیٰ الموصلی متوفی ۶۲۲ھ شیخ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ اور ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ نے بھی احیاءالعلوم کی تلخیص مرتب کی ۔

المراجع

۱ ۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون : ۱ : ۲۳ ، ۲۴

۲ ۔ عمر رضا کحالہ معجم المؤلفین : ۱۱ : ۲٦٦

۳ ۔ The Encyclopaedia of Islam : 11
1038 - 1965 Edition

ادب

۱- آئینه سکندری
۲- ،،
۳- انشائے ابوالفضل
۴- انشائے هرکرن ملتانی
۵- انشائے مادهورام
۶- انیس العشاق
۷- بدائع الانشاء
۸- بدائع الانشاء
۹- بوستان سعدی رح
۱۰- بهار دانش
۱۱- بیاض احسن
۱۲- پند نامهٔ عطار
۱۳- تحفة الاحرار جامی
۱۴- تحفة الاحرار جامی
۱۵- جامع القوانین
۱۶- خسرو شیریں نظامی
۱۷- دیوان حافظ
۱۸- دیوان حافظ
۱۹- دیوان واقف
۲۰- سکندر نامه (شرف نامه)
۲۱- سکندر نامه (شرف نامه)
۲۲- سکندر نامه (اقبال نامه)
۲۳- شرح گلستان سعدی
۲۴- قرآن السعدین
۲۵- قرآن السعدین
۲۶- قصهٔ شیطان لعین
۲۷- قصیده نعتیه
۲۸- کتاب انشاء
۲۹- کتاب سرناسهامی
۳۰- کریما
۳۱- لیلٰی مجنوں
۳۲- لیلٰی مجنوں هاتفی
۳۳- مجنوں و لیلٰی خسرو
۳۴- محمود نامه
۳۵- هفت پیکر نظامی
۳۶- یوسف زلیخا جامی

آئینہ سکندری

ا ف ۸

(مخطوطہ نمبر ۴۴۵)

۰.۸۳

ادب ، فارسی ، نظم

خ - آ

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۳ سم

۲- اوراق : ۱۳۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : مفتی شیخ مکرم ساکن بھیرہ ۱۲۷۹ھ\ ۱۸۶۳ء

۵- مؤلف : یمین‌الدین ابوالحسن امیر خسرو دھلوی ۶۵۱ھ

۶- آغاز : ''زیاد خودم سینہ پر نورکن

فراموشی خود زمن دور کن،،

۷- اختتام : ''رسیداز بتان جان خسرو بہ کام

بہ یک زخم کن کار اورا تمام،،

۸- کیفیت : امیر خسرو دھلوی اپنے عہد کی ایک نادرۂ روزگار ، بوقلموں اور رنگا رنگ شخصیت تھے ان کی ہستی کا اعجاز یہ ہے کہ وہ علم و ادب کے جس شعبے میں سے گزرے اس پہلو کو حد کمال تک پہنچا دیا :

یک چراغیست دریں خانہ کہ از پر تواں

ھر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

امیر خسرو ۶۵۱ میں پٹیالی (مومن‌آباد) میں پیدا ہوئے سلطان جلال‌الدین خلجی کے دور حکومت (۶۸۹ --- ۶۹۵ھ) میں خسرو کو خلعت امارت عطا ھوا - اور

بارہ سو تنکہ سالانہ وظیفہ ملتا رہا - بعد ازاں وہ علاءالدین خلجی کی ملازمت میں رہے جس نے ان کا وظیفہ برقرار رکھا - سلطان کا عہد امیر خسرو کی تصنیف و تالیف کا سب سے باثروت دور ہے -

آخر عمر میں امیرخسرو محبوب آلٰہی حضرت نظام‌الدین اولیاء کے مرید ہو گئے اور اپنی ظاھری اور باطنی خوبیوں کی بناء پر حضرت نظام‌الدین اولیاء کے دل میں ایک خاص مقام پیدا کر لیا - خود آپ کو اپنے مرشد سے بے پناہ تعلق تھا -

مرشد کی وفات کے بعد امیر خسرو نے بھی ملک بقاء کی راہ اختیار کی اور آپ کو نظام‌الدین اولیاء کی پائنتی دفن کیا گیا -

شد عدیم‌المثل یک تاریخ او

دیگر ے شد طوطی شکر مقال

مولانا عبدالرحمان جامی نے نفحات‌الانس میں امیر خسرو کی تصانیف کی تعداد ۹۲ بتائی ھے - امیر خسرو کا دیوان جس میں بیشتر قصیدے سلاطین دھلی کے نام ہیں پانچ حصوں میں منقسم ھے -

۱ - **تحفۃالصغر**

۲ - **وسط‌الحیٰوۃ**

۳ - **غرۃالکمال**

۴ - **بقیہ نقیہ**

۵ - **نہایۃالکمال**

امیر خسرو حکیم نظامی سے خاص اعتقاد رکھتے تھے اور اس استاد کی تقلید میں خمسہ کہا ہے ان کے خمسہ کو ذیل کے عنوان میں تقسیم کیا جا سکتا ھے :

۱ - **مطلع الانوار** : یہ نظامی کی مثنوی مخزن الاسرار کے جواب میں لکھی گئی ہے ۶۹۸ھ میں اتمام کو پہنچی بیشتر دینی و اخلاقی اشعار ہیں اور علاءالدین محمد شاہ کے نام معنون ہے -

۲ - **شیرین و خسرو** : نظامی کی خسرو شیرین کے جواب میں ہے مذکورہ بالا سال میں مکمل ہوئی اور مذکورہ شخصیت کے نام منسوب ہے -

۳ - **مجنون و لیلیٰ** : نظامی کی لیلیٰ مجنوں کے جواب میں لکھی گئی -

۴ - **آئینہ سکندری** : نظامی کے سکندر نامہ کے جواب میں ہے ۶۹۹ھ میں نظم ہوئی -

۵ - **ھشت بہشت** : نظامی کی ھفت پیکر کا جواب ہے ۷۰۱ھ میں مکمل ہوئی -

اس کے علاوہ قرآن السعدین ، نہ سپہر ، مفتاح الفتوح سلاطین ھند کے حالات اور ان کے اوصاف پر لکھی گئی ہیں اور ادبی قیمت سے زیادہ تاریخی اھمیت کی حامل ہیں -

زیر نظر مخطوطہ خمسہ کی چوتھی مثنوی ھے ۶۹۹ھ میں مکمل ہوئی اس کے اشعار چار ہزار چار سو پچاس ہیں - حمد و نعت کے بعد واقعہ معراج النبی ص کا بیان

ہے مثنوی کا قصہ سکندر اور خاقان چین کی جنگ کے واقعات پر مشتمل ہے اس میں چند حکایتیں بھی بیان ہوئی ہیں اس مثنوی کو سکندر نامہؔ خسروی بھی کہا گیا ہے اس رزمیہ کا پہلا شعر ہے -

''جہاں پادشاہا ، خدائی تراست
ازل تا ابد پادشائی تر است''

اور خاتمہ اس شعر پر ہوتا ھے -

''رسید از بتاں جان خسرو بہ کام
بہ یک زخم کن کار اورا تمام''

بوسیدہ و دریدہ نسخہ ہے آغاز کے چند صفحات غائب ہیں - آخری صفحہ پر مہر ہے جس میں

''مفتی شیخ محمد مکرم''

درج ہے جو کاتب کا نام ہے ترقیمہ میں بھی یہ نام درج ہے.مگر آخری سطر دریدہ ہونے کی بناء پر صرف لفظ مفتی صاف نظر آتا ہے خط زیادہ عمدہ نہیں ہے ابتداء کے کچھ صفحات غیر مجدول ہیں جب کہ باقی صفحات مجدول بخط سرخ و کبود ھے -

المراجع

۱ - شبلی نعمانی : **شعرالعجم** : ۲ : ص ۱۱۰ - حمایت اسلام لاھور -

۲ - اقبال صلاح الدین : **کلیات غزلیات خسرو** ، ۱ ص ۵۷ - پیکیجز لمیٹڈ لاھور

۳ - **اردو دائرۃ المعارف** : دانش گاہ پنجاب : ج ۸ : ص ۹۳۱ لاھور -

۴ - رضا زادہ شفق ڈاکٹر : **تاریخ ادبیات ایران :** ترجمہ اردو ، مبارزالدین رفعت ، ص ۳۸۴ - ندوۃالمصنفین دہلی -

۵ - بدخشانی ، مرزا مقبول بیگ : **ادب نامہ ایران :** ص ۳۸۳ ، یونیورسٹی بک ایجنسی لاہور

۶- Mohammad Wahid Mirza, Life and the Works of Amir Khusrau, P. P. 200. Punjab University Press, Lahore, 1965.

۷- Beale, T. W., An Oriental Biograplical Dictionary, P. P. 219. Sind Sagar Academy, Lahore.

۸ - خلیق احمد نظامی : تاریخی مقالات : ص ۴۵ ، ندوۃالمصنفین ، دہلی -

---

آئینہ سکندری

ا ف ۸

(مخطوطہ نمبر ۱۷۹)

۰۸۳

ادب ، فارسی ، نظم

خ - آ

۱- **تقطیع :** ۱۸ × ۱۲ س م

۲- **اوراق :** ۹۰

۳- **خط :** نستعلیق

۴- **کاتب :** نا معلوم

۵- **مؤلف :** یمین الدین ابوالحسن امیرخسرو دہلوی ۶۵۱ھ/۱۲۵۳ء ۷۲۵ھ/۱۳۲۵ء

۶- **آغاز :** ''خسرو بر کجا کنجی آرد پدید
زنام خدا سازد آنرا کلید،،

۷- اختتام : ''رسیداز بتان جان خسرو به کام
به یک زخم کن کار اورا تمام،،

۸- کیفیت : آئینہ سکندری کا مکمل نسخہ ہے - خط زیادہ اچھا نہیں ہے چند صفحات پر حواشی بھی درج ہیں - تاریخ کتابت اور نام کاتب مذکور نہیں ہے -

---

انشائے ابوالفضل

(مخطوطہ نمبر ۱۱۱) ۶ ف ۷

ادب - فارسی نثر ۱ - ر

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۲ س م

۲- اوراق : ۱۹۵

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم ۱۰۹۸ھ

۵- مؤلف : علامہ ابوالفضل بن شیخ مبارک ناگوری ۱۰۱۱ھ

۶- آغاز : ''گوناگون نیایش مرداوری را که وجود بشر را از کارخانهٔ عنایت خود کسوت حیات پوشانیده وتیره دروناں کوی ضلالت را چراغ هدایت براه افروخت،،

۷- اختتام : ''که چناں سامان کند که مزیدی برآں متصور نتواں گردد و آنچه در هر باب بخاطر رسد اعلام بخشد که ترا اهل دانسته نوشته ام زیاده چه نویسد،،

۸- کیفیت : شیخ ابوالفضل اپنے زمانے کے مشہور عالم شیخ مبارک ناگوری ۱۰۱۱ھ کا دوسرا بیٹا اور شیخ فیضی کا چھوٹا

بھائی ٦ محرم ۹۵۸ھ ۱۴ جنوری ۱۵۵۱ء کو آگرے میں پیدا ہوا جہاں اس کے والد بحیثیت معلم دینیات مامور تھے ۔ اس نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور پندرہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گیا ۔ ۱۵۷۴ء میں فیضی کے توسط سے دربار اکبری میں پہنچا اور ترقی کرتا ہوا بالآخر صدرالصدور کے منصب پر پہنچ گیا ۔

اکبر کے مذہبی معتقدات میں ابوالفضل کو خاصا دخل تھا اور فتح پور سیکری میں ''عبادت خانہ،، میں ہونے والے مناظروں میں وہ اکبر کی طرفداری کرتا ، بالآخر اس نے علماء کے مذہبی اختلافات دور کرنے کے لیے ایک محضر جاری کیا اور اس کے ذریعے اکبر کو مذہبی معاملات میں حکم تسلیم کیا گیا جس کے بعد اکبر نے ۱۵۸۲ء میں دین الٰہی کی بنیاد رکھی جسے ابوالفضل نے بھی قبول کیا ۔

دربار اکبری میں ابوالفضل کا اثر و رسوخ اس قدر بڑھا کہ درباری اس سے حسد کرنے لگے ، بالآخر اسے ۱۵۷۷ء میں دکن بھیج دیا گیا وہاں اس نے ایک حاکم اور ایک سپہ سالار کی حیثیت میں بہت کام کیا اور ۱۶۰۰ میں اسے چار ہزاری اور دو سال بعد پانچ ہزاری کا منصب ملا - ۱۶۰۲ء میں جب شہزادہ سلیم نے سرکشی اختیارکی اور ابوالفضل کو واپس دارلسلطنت

بلایا گیا تو راستے میں بندیلہ سردار راجہ بیر سنگھ دیو نے گوالیار سے تین کوس کے فاصلے پر قصبہ انتری میں اس پر حملہ آور ہو کر اسے ۴ ربیع الاول ۱۰۱۱ھ ۲۲ اگست ۱۶۰۲ء کو قتل کر دیا ۔

ابوالفضل اپنے دور کی ایک معرکۃالآراء اور مختلف فیہ شخصیت ہے اس کے معائب و محاسن پر کافی کلام کیا گیا ہے ۔

ابوالفضل فارسی کا ایک بلند پایہ اور صاحب طرز انشاء پرداز تھا اس کی متعدد تصنیفات ملتی ہیں :

۱ ۔ **اکبر نامہ :** ابوالفضل کی اہم ترین تصنیف اکبر نامہ ہے یہ اکبر کے بزرگوں کی مختصر اور عہد اکبری کی مبسوط تاریخ ہے اور اکبر کے چھیالیسویں سال حکومت تک کے واقعات پر مشتمل ہے

۲ ۔ **آئین اکبری :** یہ نظم سلطنت کے موضوع پر ہے اس میں درج ذیل امور زیر بحث آئے ہیں ۔

دربار اور حرم سرا ، متعلقین دربار ، مالیت ، ہنود اور ملفوظات اکبر ۔

۳ ۔ **عیار دانش :** انوار سہیلی کا اختصار ۔

۴ ۔ **دیباچہ رزم نامہ :** مہا بھارت کے فارسی ترجمے کا دیباچہ ۔

۵ ۔ **انجیل کا فارسی ترجمہ**

۶ ۔ **مناجات**

۷ ۔ **رقعات ابوالفضل** (نجی خطوط کا مجموعہ)

۸ - دیباچه تاریخ الفی

۹ - انشائے ابوالفضل یا مکاتبات ابوالفضل

ابوالفضل کے بھانجے عبدالصمد نے ابوالفضل کے انتقال کے فوراً بعد اس کے مکاتیب کو جمع کرنا شروع کیا اور ۱۰۱۵ھ میں یہ کام ختم کیا اور اس کا تاریخی نام ''مکاتبات علامی،، رکھا ۔

زیر نظر مخطوطه انشائے ابوالفضل یا مکاتبات علامی کے دفتر اول اور دفتر دوم پر مشتمل نسخه ہے ۔ بطور ترقیمه کاتب درج ذیل عبارت تحریر ھے :

''تمام شد دفتر دوم ابوالفضل برائے پاسخاطر بخت بلند بجاں پیوند فرزند ارجمند لخت جگر میراں بخش تحریر بتاریخ دوازدھم ماہ صفر ۱۰۹۸ھ،،

مخطوطه ھر لحاظ سے مکمل اور ھر حیثیت سے معتنا به ہے ، خطوط کے سرنامے سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں ، خط زیاده عمده اور خوش کن نہیں ہے مگر اچھا اور قابل مطالعه ہے :

المراجع

۱ - **دائره معارف اسلامیه** (اردو) ص ۸۸۷ ببعد ، دانش گاه پنجاب ، لاهور

۲ - انتظام‌اللہ شہابی ، علامی ابوالفضل ، کراچی

۳ - شیخ محمد اکرام ، **رود کوثر** ، ص ۱۶۰ ببعد فیروز سنز کراچی -

۴ - ظہورالدین احمد **ابوالفضل** ص ۵۷ آداب تحقیقات پاکستان ، لاہور

انشائے ہرکرن ملتانی

۶ ف ۸ (مخطوطہ نمبر ۶۳۸)

ہ - ۱ ادب ، فارسی

۱- **تقطیع** : ۲۳ × ۱۳ سم

۲- **اوراق** : ۴۰

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نعمت اللہ ۱۲۸۱ھ

۵- **مؤلف** : ہرکرن ولد متھراداس ملتانی

۶- **آغاز** : 'بعدازحمدوثنائی مرحضرت ایزدمتعال

۷- **اختتام** : 'بخدمت مخدومی قبلہ گاہی خداوندی رسانید،

۸- **کیفیت** : ہرکرن ولد متھراداس ملتانی اعتبار خان کے منشی تھے جو جہانگیر کی طرف سے اکبر آباد کے صوبیدار مقرر ہوئے تھے - اس لحاظ سے ہرکرن کے احباب نے انھیں اصرار کیا کہ وہ انشاء کے موضوع پر تصنیف کریں - چنانچہ انھوں نے بپاس خاطر احباب یہ کتاب لکھی -

اس کتاب میں سات ابواب ہیں اور مختلف قسم کے سرکاری خطوط پر مشتمل ہے فرانسس بالفور (FRANCIS BALFOUR) کی ایڈیٹنگ اور ترجمے

کے ساتھ کللکته سے ۱۷۸۱ء میں شائع هوئی لاهور میں طبع هوئی ۔

فی‌الجمله نسخه هذا معتنابه هے جسته جسته معانی الفاظ درج ہیں ۔

انشائے مادھورام

(مخطوطه نمبر ۳۳)

۸ ف ۶

ادب ۔ فارسی ۔ نثر

م ۔ ۱

۱- تقطیع : ۱۲ × ۱۸ س‌م

۲- اوراق : ۵۵

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : منشی مادھورام (یکے از نثر نگاران اوائل دوازدهم‌هجری)

۶- آغاز : ''برد پیران دقیقه رس وروشن ضمیران صبح نفس پوشیده نماند ۔،،

۷- اختتام : ''فدویان یک رنگ خان فیروز جنگ رابحسن موافقت از خود راضی دارد،،

۸- کیفیت : مؤلف ابتداءً نواب لطف‌الله خان کی ملازمت میں رها ، جو شاه جهان کے وزیر سعدالله م ۱۰۶۶ کے فرزند تھے اور خود بھی عهد شاه جهانی میں مناصب و اعزازات سے سرفراز رہے عهد عالمگیری میں مهم دکن میں مصروف رہے اور قلعه گنڈانه فتح هونے کے قریب تها

کہ ۲۸ دسمبر ۱۷۰۲ء / ۱۸ شعبان ۱۱۱۴ھ کو انتقال کر گئے ،

اس کے بعد منشی مادھورام شہزادہ جہاندار شاہ کی سرکار میں میر منشی اور نواب کوکلتاش کی رفاقت پر مامور رہے

انشاء مادھو رام دراصل نواب لطف اللہ ، نواب کوکلتاش اور منشی مادھو رام کے خطوط کا مجموعہ ہے جنہیں خود مادھو رام نے مرتب کیا ہے اور درج ذیل تاریخ ترتیب بتائی ہے -

'کہ زہے منشیات مادھورام'

۱۱۴۴ھ

زیر نظر مخطوطے کی ابتداء میں منشی مادھورام نے تحریر کیا ہے کہ میں ایک عرصے تک نواب لطف اللہ کی صحبت میں رہ کر ان کے خطوط قلمبند کرتا رہا اور ان کے بعد میں نے نواب کوکلتاش کے مکاتیب رقم کیے مگر شاہی جنگوں میں جہاں میرا اثاث البیت لٹا وھیں ان خطوط کی نقلیں اورمسودے بھی ضائع ہو گئے البتہ کچھ خطوط میرے برادر گرامی لالہ ھرپرشاد کی کوششوں سے ضائع ھونے سے بچ گئے اب میں ان خطوط کو مرتب کر رھا ھوں تا کہ میرا نام زندہ رہے -

اس کتاب میں دو فصلیں ہیں - پہلی فصل میں نواب

لطف‌الله اور نواب کو کلتاش کے خطوط ہیں اور فصل دوم میں مؤلف کے اپنے خطوط ہیں جو اس نے اپنے اعزاء کو لکھے ہیں ۔

یہ کتاب عہد عالمگیری کی تالیف ہے اور اس کے بعض مراسلات عالمگیر اور امراء مرنجشیان و صوبیداران و دیگر امراء کے نام لکھے گئے ہیں ۔

زیر نظر مخطوطہ صرف مکاتیب لطف‌الله پر مشتمل هے اور اس میں نواب کوکلتاش اور مؤلف کے اپنے خطوط موجود نہیں ہیں ، خط عمدہ ہے اور صفحہ ۶۰ پر ایک مہر موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :

'علمدار رسید میراں بخش ۱۲۸۱ھ'

المراجع

۱ - فہرست مخطوطات فارسیہ ، پبلک لائبریری ص ۶۲۶ ، لاہور

۲ - سید عبداللہ ، ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ ص ۶۷ لاہور

انیس العشاق

(مخطوطہ نمبر ۵۷۷) ۸۰۸ف ۸

ادب ، فارسی ، نثر ر - ۱

۱- تقطیع : ۱۵ × ۹ س م

۲- اوراق : ۳۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : حسن بن محمد الملقب بالشرف المشهور بالرامی

۶- آغاز : حمد بے حد و ثنائے بے عدد مر آفرید گار رابصنع قدیم و حکمت مستقیم خویش شفق آسمان رابے ستون بر سر جهانیان معلق داشت

۷- اختتام : بواسطه صفائے ظاهر و تصفیه باطن سخن ارباب قلوب در دل سوختگان آتش گرم تر در میگیرد -

۸- کیفیت : اگرچه مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے مگر اندازہ ھے کہ یہ بارھویں صدی هجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے - عنوانات بخط سرخ ہیں کتابت روشن اور ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ ہے گو کہ اکثر صفحات پر آب رسیدگی کے اثرات دیکھے جا رہے ہیں - مخطوطے کا موضوع محبوب اور اس کے اعضا کے اوصاف کا بیان ہے ہر عضو کی توصیف میں شعرائے قدیم کے اشعار بھی پیش کیے گئے ہیں - کتاب مندرجہ ذیل انیس ابواب پر مشتمل ہے -

۱ - باب اول در صفت موی

۲ - در صفت پیشانی

۳ - در صفت ابرو

۴ - در صفت چشم

۵ - در صفت مژگاں

۶ - در صفت روی

۷ - در صفت خط

۸ - در صفت خال

۹ - در صفت لب

۱۰ - در صفت دندان

۱۱ - در صفت دهان

۱۲ - در صفت زنخدان

۱۳ - در صفت گردن

۱۴ - در صفت سینه

۱۵ - در صفت ساعد

۱۶ - در صفت انگشتان

۱۷ - در صفت قد

۱۸ - در صفت میاں

۱۹ - در صفت ساق

زیر نظر کتاب انیس‌العشاق کے مخطوطات کا تذکرہ مندرجہ ذیل لائبریریوں کی مطبوعہ فہرستوں میں موجود ہے -

1. Vienna Catalogue Vol. I P. 414
2. Stewart's Catalogue P. 17
3. Munich Catalogue P. 122

کتاب کے آغاز تالیف کا اپنے مقدمہ میں تذکرہ کرتے ہوئے مؤلف لکھتا ہے -

''روزے من بندہ در محروسہ ولایت مراغه از درون

صافی احرام طوف اطراف ۔ ۔ ۔ ۔ الحکماء سلطان العلماء استاد البشر افضل الاطباء المتاخرین نصیرالمک والدین محمد بن محمد بن الحسن الطوسی نوراللہ مضجعہ نشستہ بودم ۔ ۔ ۔ ۔ الی آخرہ،،

مذکورہ بالا عبارت سے یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ یہ کتاب آذر بائیجان میں لکھی گئی لیکن اس کی تالیف کی تاریخ مشبتہ ھے حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب کشف الظنون میں اس کتاب کی تاریخ تالیف کے بارے میں لکھا ہے ۔

''وفرغ فی شوال سنة ست و عشرین و ثما نمائة،،

(حاجی خلیفہ : **کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون** : ۱ : ۱۹۸ مطبوعہ طہران ۱۳۸۷ھ)

مؤلف نے اپنی کتاب کو ابوالفتح اویس بہادر خان کے نام معنون کیا ہے لیکن اویس بہادر کا دور حکومت ۷۵۷ھ سے ۷۷۶ھ تک ہے اور مولف نے اپنے مقدمہ میں اس کا تذکرہ اس انداز میں کیا ہے گویا کہ وہ اس وقت بادشاہ تھا اس لیے یا تو حاجی خلیفہ کا بیان غلط ہے یا مؤلف کا قول مشتبہ ہے ایک دوسری بات بھی قابل غور ہے کہ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون جلد ۱ ص ۶۳۴ پر حدائق السحر فی دقائق الشعر فارسی لرشیدالدین المعروف بالوطواط کے ضمن میں لکھا ہے کہ

''ثم شرحہ حسن بن محمد الملقب بشرف الرومی لاویس

شاہ - - - - - آگے چل کر حاجی خلیفہ لکھتا ہے -

واتمه فی شهر رمضان سنة ۸۷۸ھ تمان و سبعین و ثما نمائة و سماه شقائق الحدائق،،

اس عبارت سے یہ بات مستفاد ہوتی ہے کہ ۸۷۸ھ تک مصنف باحیات تھا - الغرض روایات کے مذکورہ بالا اختلاف نے انیس العشاق کی تاریخ تالیف کو مشتبہ بنا دیا ہے -

اگرچہ مؤلف نے کتاب کے اخیر میں حدائق السحر کے معیار کی بلندی کا اعتراف کیا ہے مگر وہ اپنی تالیف کو بھی معمولی نہیں خیال کرتا ہے چنانچہ اس نے لکھا ہے -

گرچه تعریف من نکرد کسی - که مرا چیست مایه و مقدار
سخنم خود معرف هنراست - چون نسیمی که آید ازگلزار

المراجع

۱ - حاجی خلیفه **کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون** : ۱ : ۱۹۸ مطبوعه طهران ۱۳۸۷ھ

۲ Rieu : Catologue of the Persian Manuscripts in British Museum Vol. II P. 814 London 1966.

بدائع الانشاء

(مخطوطه نمبر ۶۴۱)

ادب - فارسی نثر

۶ ف ۸
ی - ب

۱- تقطیع : ۲۶ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ۹۷

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نعمت‌اللہ ولد ملا غلام ، ۱۲۸۰ھ

۵- مؤلف : حکیم یوسف بن محمد یوسفی

۶- آغاز : 'زینت عنوان ہرنامہ' نامی وزیور دیباچہ' ہر صحیفہ گرامی،

۷- اختتام : 'جناب محبت شعاری ملاحظ نمایند،

۸- کیفیت : مولانا حکیم یوسف بن محمد ہمایوں کے منشی اور ہمایوں اور بابر کے شاہی طبیب تھے شاعر بھی تھے اس لیے تخلص **یوسفی** تھا **ریاض الادویہ** ، **علاج الامراض** (منظوم) اور **جامع الفوائد** ان کی تصانیف ہیں -

بدائع الانشاء ، **انشائے یوسفی** کے نام سے مشہور ہے - متنوع قسم کے مکاتیب اور خطوط کا مجموعہ ہے جس میں مقفیٰ اور مسجع عبارت استعمال کی گئی ہے اور جا بجا اشعار دیے گئے ہیں - اپنے صاحبزادے رفیع الدین اور دیگر شاگردوں کے لیے لکھی اور خطوط کے مخاطبین کے مقام اور مرتبے کے لحاظ سے خطوط ترتیب دیے گئے ہیں -

ہندو پریس دھلی سے (غیر مورخ) طبع ہوئی ہے -

بدائع الانشاء

۶ ف ۸ (مخطوطه نمبر ۲۴۶)

ی - ب ادب - فارسی نثر

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۲ سم

۲- اوراق : ۲۳۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : حکیم یوسف بن محمد یوسفی

۶- آغاز : ’زینت عنوان هرنامهٔ نامی و زیور دیباچهٔ هر صحیفهٔ گرامی،

۷- اختتام : ’طبع گوهر فشان عالی جناب فصاحت مآبی راموردِ صور سخن پردازی حاصل باد -،،

۸- کیفیت : بلحاظ خطاطی ایک عمدہ نسخہ ہے - بین السطور میں الفاظ کے معانی درج کیے گئے ہیں - آخر سے ایک ورق ناقص ہے - کاتب کا نام اور تاریخ کتابت مذکور نہیں ہے -

----

بوستان

۸ف۰۸ (مخطوطه نمبر ۱۱۷)

س - ب ادب ، فارسی ، نثر

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۳ سم

۲- اوراق : ۱۵۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : ملا عطاءاللہ قادری ۱۱۵۰ھ

۵- مؤلف : مصلح‌الدین ابو محمد عبداللہ بن مشرف سعدی شیرازی م ۶۹۱ھ

۶- آغاز : بنام جہاندار جان آفرین حکیم سخن برزبان آفریں

۷- اختتام : بضاعت نیا وردم الا امید خدایا زعفوم مکن نا امید

۸- کیفیت : معمولی نسخہ ہے صفحات مجدول سرخ و سیاہ ہیں -

بہار دانش

(مخطوطہ نمبر ۶۶۶) ۵ ف ۸

ادب - فارسی - نثر ع - ب

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۱ س‌م

۲- اوراق : ۲۰۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : شیخ عنایت‌اللہ کنبوہ م ۱۰۸۸ھ

۶- آغاز : 'فاتحہ' کتاب مستطاب آفرینش و پیرایہ'

۷- اختتام : 'مرانا امید نگر دانید و معہزا مردی گران قیمت ---'

۸- کیفیت : شیخ عنایت‌اللہ کنبوہ ، محمد صالح کنبوہ مصنف عمل صالح کے استاد اور برادر بزرگ تھے مقدمہ انہی کا لکھا ہوا ہے - عنایت‌اللہ لاہور کے رہنے والے اور عہد شاھجہانی کے ممتاز نثر نگاروں میں سے تھے -

تاریخ وفات ریو نے ۱۰۸۸ھ اور ایتھے نے ۱۰۸۲ھ
درج کی ہے -

یہ کتاب جہاندار سلطان اور بہرہ ور بانو کے افسانہ عشق پر مشتمل ہے جسے مولف نے ایک ہندو برہمن کی زبانی سن کر فارسی کا لباس پہنایا ہے -

بہار دانش ۱۰۶۱ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچی -

کلکتہ میں ۱۸۰۹ء اور ۱۸۳۶ء میں دھلی میں ۱۸۴۹ میں لکھنؤ میں غیر مورخ اور بمبئی میں ۱۸۷۷ء میں طبع ہو چکی ہے -

انگریزی ترجمہ الیگزینڈر ڈو (Alexander Dow) نے کیا جو لندن سے ۱۷۶۸ء میں طبع ہوا اور اس کے بعد جانتھن اسکاٹ (Jonathan Scott) کا ترجمہ ۱۷۹۹ء میں طبع ہوا اے ٹی ہارٹمین (A. T. Hartman) کا جرمن ترجمہ لیپزگ (Leipzig) سے ۱۸۰۲ء میں طبع ہوا -

زیر نظر مخطوطہ ایک اچھا نسخہ ہے مگر آخر میں کچھ صفحات نامکمل ہیں -

————

بیاض احسن

(مخطوطہ نمبر ۲۹۲ ج)

ادب ، فارسی

۱ ف ۸
ا - ب

۱- تقطیع : ۱۳ × ۱۰ سم

۲- اوراق : ۱۹

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : عنایت خان احسن متوفی ۱۶۶۶ء

۶- آغاز : آئینه سوزد از نفس واپسین ما

۷- اختتام : نا خواند همچو آب سوارش رواں شدست
این طفل اشک را به دبستان چه احتیاج

۸- کیفیت : زیر نظر بیاض ناقص الطرفین ہے چونکہ غزلوں کے مقطعوں میں احسن تخلص مذکور ہے اس لیے اس کے مؤلف کا نام معلوم ہو سکا - بیاض میں اکثر غزلیں عاشقانہ و عارفانہ ہیں - بعض اشعار میں تو بے پناہ شوخی اور حسن ہے -

احسن بهشت را چه کند و اعظا خموش
کی میخورد فریب ز حرف تو مست ما

از خدا روز و شب احسن به دعا میطلبم
شوخ چشمی که برد طاقت و آرام مرا

رسانده ایم بمعراج می پرستی را
نهاده ایم بطاق بلند مستی را

کنم به گریه مستانه دل زغم خالی
به آب دیده نشانم غبار هستی را

عنایت خان احسن کے والد کا نام نواب ظفر خان تھا احسن عالمگیر کے عہد حکومت میں کابل کے گورنر تھے یہ صاحب دیوان شاعر گزرے ہیں - ۱۶۶۶ میں ان کی وفات ہوئی - انھوں نے ایک کلیات یادگار چھوڑی ہے -

المراجع

1- Beale : An Oriental Biographical Dictionery : 45
Sind Sagar Academy Lahore

پند نامۂ عطار

(مخطوطہ نمبر ۱۹۵ ج) ۸ف۱۰۵۸۵

ادب ، فارسی ، نظم

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۸ سم

۲- اوراق : ۱۸

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : (غالباً) حسام الدین

۵- مؤلف : ابو حامد محمد بن ابی بکر ابراهیم العطار المعروف شیخ فریدالدین عطار المتوفی ۶۲۷ھ

۶- آغاز : حمد بے حد مر خدائے پاک را
آنکہ ایمان داد مشت خاک را

۷- اختتام : چوں ندارم در دو عالم جز تو کس
هم بانعاءت مرا فریاد رس

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ شیخ فریدالدین عطار کی مشہور اخلاقی مثنوی 'پند نامہ' ہے - کاتب کا نام اندازاً لکھا گیا ہے - اس لیے کہ اس جلد کے دیگر مخطوطات حسام الدین کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں - ان مخطوطات کے خط میں اور اس مخطوطے کے خط میں بڑی مماثلت پائی جاتی ہے - مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں

ہے لیکن کاغذ کی قدامت سے اندازہ ھوتا ہے کہ بارھویں صدی ھجری کے اوائل یا اواسط میں لکھا گیا ہے ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

خواجه فریدالدین عطار کے حالات کے لیے جلد اول صفحه ۴۷ کی طرف رجوع کیجئے !

تحفۃالاحرار جامی

(مخطوطه نمبر ۵۵۵) ۸۵.۱۰ف۸

۱۔ تقطیع : ۲۵ × ۱۳ س م

۲۔ اوراق : ۴۸

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : فقیر بودھن ۱۲۳۹ھ

ترقیمه

''ایں کتاب تحفۃلابرار تصنیف سالک ممالک حقیقت حضرت مولوی عبدالرحمان جامی بدستخطے فقیر بودھن بروز جمعه تاریخ شهر ماه محرم ۱۲۳۹ھ تمام شد،،

''ایں نسخه حق و ملک میاں ابراهیم ولد کامل است،،

۵۔ مؤلف : نورالدین عبدالرحمان جامی رح ۸۹۸ھ

۶۔ آغاز : ''حامداً لمن جعل جنان کل عارف مخزن اسرار کماله و لسان کل واصف مطلع انوار جماله،،

۷۔ اختتام : ''مهر نه خاتمه ایں خطاب
شد رقم خاتمه تم الکتاب،،

۸۔ کیفیت : مثنوی **تحفۃالاحرار جامی** کا ایک اچھا معتنابه نسخه ہے

خط زیادہ عمدہ نہیں ہے مگر سرخ روشنائی سے تشریحی حواشی درج ہیں ۔ صفحہ اول پر دو مہریں موجود ہیں جن کے الفاظ درج ذیل ہیں ۔

"خادم الشرع حافظ محمد مراد"

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ محمد مراد نامی کوئی شخص اس کتاب کا مالک رہا ہے ۔

تحفۃ الاحرار جامی

(مخطوطہ نمبر ۱۱۹)　　　۸۵۔۱۰ف۸

ادب ، فارسی ، نظم　　　ج - ت

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۶ سم

۲- اوراق : ۶۵

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : محمد غلام

۵- مؤلف : نورالدین عبدالرحمان جامی ۸۹۸ھ

۶- آغاز : "ہست صلائے سر خوان کریم　بسم اللہ الرحمان الرحیم"

۷- اختتام : "مہر نہ خاتمہ این خطاب　شدرقم خاتمہ تم الکتاب"

۸- کیفیت : **تحفۃ الاحرار** دینی عرفانی مثنوی ہے اور سلطان حسین کے نام معنون کی گئی ہے ۔ اس مثنوی میں نہایت لطیف حکایتیں اور نادر تمثیلیں بیان کی گئی ہیں اچھا خاصا معتنابہ نسخہ ہے خط بہتر نہیں ہے تمام نسخہ مجدول بخط سرخ ہے ۔

جامع القوانین

(مخطوطہ نمبر ۳۰۷) ۶ ف ۸

ادب ، فارسی ، نثر ش - ج

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ۶۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم ۱۲ محرم ۱۲۰۴ھ

ترقیمہ

نجاتم بالخیر تمت تمام شد کارمن نظام شد دوازدھم محرم ۱۲۰۴ ھجری بمطابق ماہ بیساکھ ۱۱۶۱ روز دوشنبہ نسخہ جامع القوانین من تصنیف خلیفہ شاہ محمد مرحوم تحریر یافت

۵- مؤلف : خلیفہ شاہ محمد

۶- آغاز : ستائیش و نیایش مراحدے را کہ کاتب فصاحت بیان خرد دانشوراں

۷- اختتام : زھرہ جبینان نازنین مقبول بلولاک لماخلقت الافلاک

۸- کیفیت : فن فارسی انشا پردازی کا یہ مخطوطہ چار فصلوں پر مشتمل ہے -

فصل اول در مکتوبات فصل دویم در رقعات فصل سوم دو قسموں پر مشتمل ہے قسم اول در مکتوب مراسلات تہنیت آمیز قسم دوم در مکاتبات تعزیت انگیز فصل چہارم در آداب و القاب -

مخطوطے کا پہلا مکتوب میاں شیخ پیر محمد صاحب مرحوم کے نام لکھا گیا ھے جس میں آداب مریدانہ کے ساتھ اظہار عقیدت کیا گیا ہے - کسی زمانے میں جب کہ خط و کتابت اور رقعہ نویسی میں پر تکلف عبارت لکھنے کا رواج تھا یہ مخطوطہ مفید رہا ہو گا۔ اس وقت تو یہ محض اس کام کا ہے کہ اس سے عہد بہ عہد کے اسالیب نگارش کا اندازہ لگایا جا سکے سارے مخطوطے کی عبارت نہایت مسجع و مقفیٰ ہے اور القاب و اداب میں تو مصنف نے اپنا سارا زور قلم صرف کر ڈالا ہے - عنوانات بخط سرخ ہیں - اکثر مقامات پر اشعار سے فائدہ اٹھایا گیا ہے - لطف یہ ہے کہ ابتدا میں مصنف نے اپنا نام بھی اشعار کے پردے میں چھپا دیا اور پھر قاری سے تقاضا کرتا ھے کہ میرے نام کا پتہ اس طرح چلاؤ کہ مندرجہ ابیات کے ہر مصرع اول کا حرف اول لے کر ملاؤ میرا نام تمھیں معلوم ھو جائے گا -

خاطر آشفتہ دارم و دل سرد
لالہ سانم بداغ محنت و درد

ید من بمراد دل نہ رسید
فرحت از من برخ نقاب کشید

ھیچ گا ہے زفعل نا محمود
شاھد نیکوئے رخم نہ نمود

از سموم غمم بباغ وجود
ہر گز ایں غنچہ دلم نہ کشود

مثل من نیست در جہان ثانی
حرف خوانی زلوح نادانی

منکه عیبم همه ز سر تا پای
در هنر کی شوم سخن آرای

فہم نامم کن بنہج شگرف
از سر مصرع ار تو گیری حرف

اس طرح مصنف کا نام ''خلیفہ شاہ محمد،، معلوم ہوا۔ مخطوطے کے آخری صفحہ پر یہ عبارت درج ہے۔

''شاہ محمد مرحوم تحریر یافت مالک الکتاب مسمی فیض اللہ خان اگر کسی دعوای کند دعوای باطل و نامسموع گردد،،

خلیفہ شاہ محمد مرحوم کا آزاد نے مآثرالکرام میں بھی تذکرہ کیا ہے۔ کتاب جامع القوانین اس دور میں مدارس میں بہت رائج تھی خلیفہ شاہ محمد مرحوم کچھ عرصہ تک بلگرام میں بھی اقامت پذیر تھے جہاں انھوں نے شیخ عبدالغفور اور سید خیراللہ المتوفی ۱۱۱۴ھ سے بھی استفادہ کیا۔ چنانچہ متذکرہ صدر دونوں بزرگوں کے نام انھوں نے جو خطوط لکھے ہیں انہیں بھی اس کتاب میں شامل کیا ہے جیسا کہ مصنف نے مقدمہ میں تذکرہ کیا ہے یہ سارے خطوط اس وقت لکھے گئے جب کہ وہ قنوج میں طالب علمی کی زندگی گزار رہے تھے دوستوں کے اصرار پر مصنف نے ان مکتوبات کو جمع کر دیا ۱۲۸۰ھ | ۱۸۳۶ء

میں یہ کتاب لکھنؤ اور کانپور میں طبع ہوئی - اس کتاب کا نام **انشائے خلیفہ** رکھا گیا - غالباً مصنف نے اس کتاب کو ۱۰۸۵ھ میں ترتیب دیا - یہ مخطوطہ لیڈن ، میونخ اور برٹش میوزیم لائبریری میں بھی موجود ہے -

المراجع

1. Riue : Catalogue of the Persian MSS.
   Vol. I : P. 414   1965 Edition
2. BEALE : An Oriental Biographical Dictionary : 366

خسرو و شیریں نظامی

(مخطوطہ نمبر ۱۰۸ ج)

۸۳۰۱۰ف۸

ن - خ

۱- **تقطیع** : ۳۰ × ۱۸ س م

۲- **اوراق** : ۶۰

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نا معلوم

۵- **مؤلف** : حکیم ابو محمد الیاس بن یوسف نظامی گنجوی م ۵۹۹ھ

۶- **آغاز** : خداوندا در توفیق بکشائے - نظامی را رہ تحقیق بنمائے

۷- **اختتام** : روانش باد جفت شاد کامی - کہ گوید بادرحمت برنظامی

۸- **کیفیت** : **مثنوی خسرو و شیریں** ساسانی دور کی ایک داستان ہے - اس میں نظامی نے اپنے دور کے مشہور امراء کے نام لیے ہیں مثلاً عراق اور کردستان کے سلجوقی بادشاہ

طغرل بن ارسلان (۵۷۳ - ۵۹۰) شمس الدین بن جعفر بن محمد بن ایلدیگز جہاں پہلوان (۵۶۸ - ۵۷۲) اورآذر بائیجان کے اتابکوں میں جہاں پہلوان کے بھائی قزل ارسلان ایلدگز (۵۸۲ - ۵۸۸)

یہ مثنوی انھوں نے شمس‌الدین محمد کے نام معنون کی ہے - اور کہا ہے :

طراز آفریں بستم قلم را - زدم برنام شاہنشہ درم را

خسروشیریں ۵۷۶ھ میں ختم ہوئی - چنانچہ اس شعر سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے :

''گزشتہ پانصد و ہشتا دوشش سال
نزد بر خط خوباں کس چنیں قال،،

اس مثنوی کے اشعار کی تعداد چھ ہزار سے زیادہ ہے ، زیر نظر مخطوطہ اس مثنوی پر مشتمل خاصا معتنابہ ہے خط اگرچہ معمولی ہے مگرقابل مطالعہ ہے اور ہر لحاظ سے مکمل ہے -

---

دیوان حافظ شیرازی

(مخطوطہ نمبر ۱۸م) ا ف ۸

ادب ، فارسی ، نظم ح - د

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ۱۶۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : شمس‌الدین محمد حافظ شیرازی ۷۹۱ھ

۶- آغاز : ''الا یا ایہاالساقی ادر کاساً ونا ولہا

که عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا''

۷- اختتام : ''ای سرو سمن برو گل اندام

از عارض تو خجل مه تمام''

۸- کیفیت : دیوان حافظ کا بوسیدہ و آب رسیدہ معمولی خط میں لکھا ہوا نسخہ ہے ، ناقص‌الآخر ہے اور متعدد صفحات دریدہ ہیں -

---

دیوان حافظ

(مخطوطه نمبر ۳۵۱) ۱ ف ۸

ادب ، فارسی ، نظم ج - د

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۳ سم

۲- اوراق : ۲۲۴

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : منور شاہ

۵- مؤلف : شمس‌الدین محمد حافظ شیرازی ۷۹۱ھ

۶- آغاز : ''الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و نا و لہا

که عشق آسان نمود اول و لے افتاد مشکلہا''

۷- اختتام : ''گفتم سخن تو گفت گفتا

شادی همه لطیفه گویان صلوات''

۸- **کیفیت** : خاصا معتنابہ نسخہ ہے ہر صفحہ مجدول بخط سرخ ہے تاریخ مذکور نہیں ہے البتہ کاتب کا نام منورشاہ مذکور ہے -

---

دیوان وقف

(مخطوطہ نمبر ۳۶۷) ۱ ف ۸

ادب - فارسی - نظم و - د

۱- **تقطیع** : ۲۲ × ۱۴ سم

۲- **اوراق** : ۱۷۳

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نا معلوم

۵- **مؤلف** : نورالعین واقف لاهوری م ۱۲۰۰ء

۶- **آغاز** : ''حمد مم شد غمی کہ چوں دم تیغ
از هماں همدماں برید مرا،،

۷- **اختتام** : ''با مدعی آمیختی چندیں بلا انگیختی
خونم بنا حق ریختی دعوای یاری تابکی،،

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ ناقص اول و آخر ہے فی الجملہ صاف ستھرا نسخہ ہے ، تمام صفحات مجدول بخط سرخ ہیں ، تاریخ کتابت یا نام کاتب کہیں مذکور نہیں ہے ، اس دیوان کا ایک نہایت اعلی مطلا نسخہ جناب کرنل خواجہ عبدالرشید کے ذاتی کتب خانے میں موجود ہے -

---

سکندر نامہ (شرف نامہ)

(مخطوطہ نمبر ۱۴ - الف) ۱۰۰۸۳ ف ۸

ادب - فارسی - نظم ن - س

۱- تقطیع : ۳۰ × ۱۸ س‌م

۲- اوراق : ۷۱

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم ۱۹۰۰ سمت

۵- مؤلف : حکیم ابو محمد الیاس بن یوسف نظامی گنجوی ۵۹۹ھ

۶- آغاز : ''خدایا جهان بادشاهی تراست
زما خدمت آید خدائی تراست،،

۷- اختتام : ''جهاں پیش خورد جوانیت باد
فزوں از همه زندگانیت باد،،

۸- کیفیت : حکیم ابو محمد الیاس بن یوسف بن زکی بن حؤید نظامی ۵۳۵ھ میں بمقام گنجه پیدا ہوئے جو نواح آذر بیجان میں واقع ہے -

نظامی نے زندگی کا بیشتر حصہ اپنے وطن گنجه میں گزارا اور بڑے بڑے سفر نہیں کیے صرف ایک بار تبریز تک کا سفر کیا تھا -

یه عظیم المرتبت شاعر ادب فارسی کا ایک عظیم مثنوی نگار اور مانا ہوا استاد فن تسلیم کیا گیا ہے اور ماسوا سعدی اور فردوسی کوئی شاعر اس کے ہم پایه نہیں ہے نظامی اپنی زندگی کے آخری دور میں گوشه گیر ہوگئے

تھے اور آزردہ تھے انہوں نے امراء کی پیش گاہ میں
کبھی اپنا سر نہیں جھکایا شاعری میں سچائی کا راستہ
اختیار کیا اور جھوٹ اور برائی سے پرہیز کیا -

انہیں ہمیشہ فنون و ادب اور تاریخ و قصص سے بڑی
وابستگی رہی اور علم نجوم میں بڑی مہارت حاصل
کر لی تھی -

نظامی کی شہرت کی بنیاد ان کے خمسے یا پنج گنج
ہے جو مثنوی کی طرز پر لکھی گئی ہے اس میں کم و
بیش ۲۸ ہزار اشعار ہیں ان میں سب سے پہلی مثنوی
مخزن‌الاسرار زھد و تقویٰ اور معنوی مقامات پر لکھی
گئی ہے باقی چار مثنویاں قصص و حکایات پر مشتمل
ہیں جو یہ ہیں :

**خسرو شیریں ، لیلیٰ مجنوں ، هفت پیکر اور سکندر
نامه**

سکندر نامه نظامی گنجوی کی سب سے آخری تصنیف
ہے اس کے دو حصے ہیں - پہلے حصے میں سکندر
مقدونیہ کے (۳۲۳ ق‌م) کے حالات و فتوحات کا بیان
ھے اور دوسرے حصے میں اقصائے عالم میں اس کی
سیاحت بحری کا بیان ہے ، پہلے حصے کو سکندر نامه
بری اور شرف نامه کہتے ہیں اور دوسرے حصے کو
سکندر نامه بحری ، اقبال نامه اور خرد نامه کہا جاتا
ہے -

زیر نظر مخطوطه سکندر **نامه** کے حصه اول یعنی

شرف‌نامه پر مشتمل ہے خط زیادہ عمدہ نہیں ہے ، صفحات مجدول بخط سرخ و کبود ہیں ۔ تاریخ تحریر اس طرح درج ہے :

''۲۳ ماہ جیٹھ سمت ۱۹۰۰ تحریر یافت،، واللہ‌اعلم

المراجع

۱- رضا زادہ شفق ، **تاریخ ادبیات ایران** ، ص ۲۸۵ ببعد دهلی ۔

۲- بدخشانی ، مقبول بیگ **ادب نامہ ایران** ص ۲۹۵ لاهور ۔

۳- وحید دستگروی **کلیات دیوان حکیم نظامی گنجه‌ای** (مقدمہ) ایران ۔

سکندرنامہ (شرف نامہ)

۸۳۰۱۰ف۸ (مخطوطہ نمبر ۳۳۴)

ن - س ادب ، فارسی ، نظم

۱- **تقطیع** : ۲۸ × ۱۷ سم

۲- **اوراق** : ۲۵۳

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : غلام رسول خان ۱۲۶۸ھ

۵- **مؤلف** : حکیم ابو محمد الیاس بن یوسف نظامی گنجوی ۵۹۹ھ

۶- **آغاز** : ''خدایا جهان بادشاهی تراست

زما خدمت آید خدائی تراست،،

۷- **اختتام** : ''خجسته همیشه چو پیرو جوان

بماند در بزم شاه جهان،،

۸- **کیفیت** : **سکندر نامه** کے حصه اول **شرف نامه** کا ایک معمولی سا نسخه ہے - ابتداء کے چند صفحات مجدول ہیں ، باقی تمام مخطوطه غیر مجدول ہے -

----

سکندرنامه بحری (اقبال نامه)

(مخطوطه نمبر ۶۳۲)

۸۳.۱۰ف۸

ادب - فارسی

ن - س

۱- **تقطیع** : ۵.۲۰ × ۵.۱۲ س م

۲- **اوراق** : ۹۵

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : مرتضی ابن شیخ مصطفی ، ربیع الاول ۱۰۵۶ھ

۵- **مؤلف** : حکیم ابو محمد الیاس بن یوسف نظامی گنجوی ۵۹۹ھ

۶- **آغاز** : خرد هر کجا گنجی آرد پرید

زنام خدا ساز د آنرا کلید

۷- **اختتام** : فلک را بحکمش کراینده دار

بدو دار و دین هر دو پائنده دار

۸- **کیفیب** : **سکندر نامه بحری (اقبال نامه)** کا ایک قابل اعتناء نسخه ہے - صفحات مجدول بخط سرخ و کبود ہیں - حاشیه پر جسته جسته الفاظ کے معانی درج ہیں - آب رسیده اور مرمت شده نسخه ہے -

----

شرح گلستان سعدی

(مخطوطه نمبر ۲۷۵)

۸۰۸ف۸

م - ش

۱- **تقطیع** : ۱۶ × ۱۰ س م

۲- **اوراق** : ۶۷

۳- **خط** : نستعلیق شکستہ

۴- **کاتب** : نا معلوم تاریخ کتابت ۱۲۱۵ھ

ترقیمہ

تمت تمام شد شرح کتاب گلستان من تصنیف محمد عبداللہ الهاشمی غفراللہ لہ بتاریخ ذی‌الحجہ در جلوس محمود بادشاہ در اشرف‌البلاد احمد آباد در ۱۲۱۵ھ ختم شد

۵- **مؤلف** : محمد عبداللہ الهاشمی

۶- **آغاز** : ''راستان شیخ‌الاسلام و المسلمین شیخ مصلح‌الدین سعدی شیرازی قدس سرہ‌العالی چوں نسخہ منشر شد و مردم دست بدست بردند ۔ ۔ ۔ ۔''

۷- **اختتام** : **نعوذباللہ‌منها** پناہ میخواهم بخدا و رسول از **هراس** بالکسر ترس ۔ تمت تمام شد

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ ناقص‌الاول ہے اس لیے بہت ساری ضروری تفصیلات معلوم نہ ہو سکیں ۔ کہیں کہیں حاشیے چڑھائے گئے ہیں لیکن ان کی حیثیت محض توضیحی ہے ۔ متن کی عبارت خط کشیدہ ہے ۔ مخطوطے کے آخری صفحے کی پشت پر یہ درخواست درج ہے ۔

یا ناظرافیه سل باللہ من رحمة علی المصنف و استغفر لصاحبه و اطلب لنفسک من خیر ترید بها من بعد ذلک غفرانالکاتبه لوان تمّی یوم‌التلاق مکانة عندالرؤف فقلت یا مولانا انا المسیٔ و انت مولٰی محسن قد اساءت و اطلب الا حسانا (؟ الاحسان)

اس عربی درخواست کے نیچے اس کا فارسی ترجمہ بھی لکھا ہوا ہے حاشیے پر سعدی کی یہ مناجات درج ہے۔

احدی سامع المناجاتی ۔ ممدی کافی المهماتی

هیچ پوشیده از تو پنهان نیست ۔ عالم‌السروالخفایاتی

شکر فضل توکے تو انم گفت ۔ حافظانم(؟)جمیع حالاتی

هر دعای که میکندسعدی ۔ فاستجب یا مجیب دعواتی

اس مخطوطے کے کسی مطبوعہ نسخے کا پتہ نہیں چل سکا ۔

قران‌السعدین

(مخطوطہ نمبر ۴۴۴) ۱۰۸۳ف۸

ادب ، فارسی ، نظم خ - د

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۵ س م

۲- اوراق : ۱۳۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : رام رائے ولد ساگر مل ابن نند لعل قوم دھوسر

ترقیمه

''تمام‌شد نسخه قران‌السعدین من تصنیف قدوة المتاخرین امیر خسرو دهلوی بتاریخ بستم شهر محرم‌الحرام ۳۰ ؟ بروز دوشنبه بوقت سه‌پهری بخط خیر خواه رام رای ولد ساگر مل ابن نند لعل قوم دهوسر چوکرایت ؟ ساکن قصبه ریواڑی ۔،،

۵- مؤلف : یمین‌الدین ابوالحسن امیرخسرو دهلوی ۶۵۱ھ / ۱۲۵۳ء ۷۲۵ھ / ۱۳۲۵ء

۶- آغاز : ''شکر گویم که بتوفیق خداوند جهاں
بر سرنامه ز توحید نوشتم عنوان،،

۷- اختتام : ''دردا که دل زخسرو بیچاره میرود،،

۸- کیفیت : **قران‌السعدین** کا نام **'مجمع‌الاوصاف'** اور **'مثنوی در تعریف دهلی'** بھی ہے یه مثنوی ۶۸۸ھ میں کیقباد کی فرمائش پر لکھی گئی اور تین ماہ کی قلیل مدت میں مکمل ہوئی ۔ اس میں تین ہزار نو سو چوالیس ابیات ہیں ۔ اس کا موضوع بغرا خان اور کیقباد کے درمیان دریائے گھاگھرا (اودھ) کے مسائل پر ہونے والی جنگ کی بجائے صلح کے تاریخی واقعات ہیں ۔

زیر نظر نسخه مکمل ہے مگر خط زیادہ عمدہ نہیں ہے کاتب کا نام موجود ھے تاریخ کتابت ۳۰ درج ہے غالباً یه ۱۲۳۰ھ ہے ۔ واللہ‌اعلم

قران السعدین

(مخطوطہ نمبر ۵۵۴)

۸۳-۱۰۰۸ ف

ادب ، فارسی ، نظم

خ - ق

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۲ سم

۲- اوراق : ۱۲۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : شیر محمد ولد ولی اللہ - مقام کتابت فیروز والا - تاریخ کتابت : ۸ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ -

۵- مؤلف : یمین الدین ابوالحسن امیر خسرو دہلوی ۶۵۱ھ/ ۱۲۵۳ء ۷۲۵ھ / ۱۳۲۵ء

۶- آغاز : ''شکر گویم کہ بتوفیق خداوند جہاں
بر سر نامہ ز توحید نوشتم عنوان''

۷- اختتام : ''در دا کہ دل زخسرو بیچارہ میرود
آگاہ می زہبردن دل آن کہ میبرد''

۸- کیفیت : معمولی سا نسخہ ہے اور کاتب نے 'برائے خواندن خود' تحریر کیا ہے - جستہ جستہ حواشی بھی موجود ہیں - صفحات مجدول بخط سرخ ہیں - عنوانات سرخ روشنائی سے رقم کیے گئے ہیں -

----

قصہ شیطان لعین

(مخطوطہ نمبر ۲۸۴ - الف) ف۸۰

ادب ، فارسی ، نثر

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۷ س م

۲- اوراق : ۸

۳- خط : نستعلیق شکستہ

۴- کاتب : عبدالحکیم ساکن پند ۱۰۸۶

ترقیمہ

تم تمام شد کار من نظام شد روز سہ شنبہ وقت ظہر از ماہ ربیع الثانی ۱۰۸۶

کاتب الفقیر عبدالحکیم ساکن پند

نوشتہ بماند سیہ بر سفید - نویسندہ را نیست فردا امید

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : قصہ شیطان لعین - آوردہ اند کہ روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در خانہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا خفتہ بودند -

۷- اختتام : ازیں چہار چیز بسیار غم خوردم یا محمد

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطے میں سوائے قدامت کے اور کوئی خصوصیت نہیں ہے اس کی کتابت نہایت ناقص ہے روایات زیادہ تر موضوع ہیں - گھسی پٹی باتوں کے سوا کوئی خاص بات نہیں ہے - مؤلف کا نام معلوم نہ ہو سکا -

---

قصیدہ نعتیہ

(مخطوطہ نمبر ۲۰۰-و) ۸ع۱۰۸۶۱

ادب ، عربی ، نظم

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ م س

۲- اوراق : ۴

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : قطب الدین ۱۲۴۳ھ

ترقیمہ

تمت القصیدۃ ------ من ید فقیر قطب الدین فی

۱۲۴۳ھ

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : یا خلی البال قد بلبلت بالبلبال بالا

بالنوی زلزلتنی والعقل فی الزلزال زالا

۷- اختتام : دم علی رغم الاعادی وارنح بعود العیافی

دولۃ غراء فیھا ادوم الالطاف طافا

۸- کیفیت : باوجود تلاش بسیار قصیدہ مذکورہ کے مؤلف کا نام

معلوم نہ ہو سکا - زبان پرانے طرز کی ہے -

کتاب انشا

(مخطوطہ نمبر ۲۸۸) ۸ف۶

ادب ، فارسی ، نثر م - ک

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ۲۱

۳- خط : شکسته

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : شیخ مبارک هاشمی

۶- آغاز : بعد ادائے شکر آفرید گار پس از ابلاغ درود سراج الانوار

۷- اختتام : بیک طلاق بائینه مختاره باشد خواه و نکاح اورا شنح باشد خواه نفس خودرا ازوجدا سازد تحریر فی التاریخ صدر سنه اله ؟

۸- کیفیت : مخطوطے پر کاتب کا نام درج نہیں ہے اور نہ سنہ کتابت مذکور ہے اسلوب نگارش سے تیرھویں صدی ھجری کے اوائل کا مخطوطہ معلوم ھوتا ہے جیسا کہ نام سے ظاھر ہے قدیم فارسی انشا پردازی کے بہترین نمونے اس کتاب میں پائے جاتے ہیں ۔ عرائض ، خطوط بیع نامے ، نکاح نامے ، شہادات تحریری اور اس طرح کی تمام ضروری چیزیں اس کتاب میں موجود ہیں جو حضرات قدیم اسلوب تحریر پر تحقیق کرنا چاھیں انکے لیے یہ مخطوطہ مفید ثابت ھو گا ۔

کتاب سر نامہای

(مخطوطہ نمبر ۳۱۵) ف۸

ادب ۔ فارسی ۔ نثر ن ۔ ک

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۲ س م

۲- اوراق : ۱۰۱

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نا معلوم

۵- **مؤلف** : سید نیاز علی بخاری

۶- **آغاز** : بعد از حمد و ثنائی حق سبحانہ و تعالیٰ و درود بہ پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۷- **اختتام** : وبعد از دعائی خیر کہ ناشی از محبت ازلی است معلوم فرزند پند پذیر میگرداند ،

۸- **کیفیت** : زیر نظر مخطوطہ نہایت بوسیدہ اور دریدہ ہے اس کے ابتدائی صفحات میں صفحۂ اول کے بعد چند صفحات غائب ہیں - اسی طرح صفحہ آخر سے پہلے کا بھی ایک صفحہ نہیں ہے ورق ۵۲ پر چند مقوی باہ اور دافع اوجاع نسخے بھی لکھے ہوئے ہیں -

مخطوطے میں زیادہ تر القاب و آداب اور خطوط و عرائض کے سرنامے لکھے ہوئے ہیں -

اس زمانہ میں جب کہ پر تکلف عبارت لکھنے کا رواج تھا - اور آداب و القاب میں بے حد مبالغہ آرائی کی جاتی تھی - اس طرح کی کتابوں کی عام طور پر ضرورت ہوا کرتی تھی کیوں کہ ان سے عبارت آرائی میں کافی مدد ملا کرتی تھی - اب جب کہ مقصود نگاری اور سلاست کا رواج ہے اس طرح کے مخطوطات کی صرف تاریخی حیثیت باقی رہ گئی ہے -

مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے لیکن کاغذ

کی بوسیدگی سے اندازہ ہوتاہے کہ بارھویں صدی ھجری کا مخطوطہ ہے -

----

کریما

(مخطوطہ نمبر ۱۹۵ ہ) ۸۵۰۰۱ف۸

ادب ، فارسی ، نظم

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۸ س م

۲- اوراق : ۸

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی المتوفی ۶۹۱ھ

۶- آغاز : کریما به بخشائے بر حال ما - که هستم اسیر کمندهوا

۷- اختتام : منه دل بریں دیر نا پائدار - ز سعدی همیں یک سخن یاددار

۸- کیفیت : شیخ سعدی رح کی مشہور اخلاقی نظم کریما کا یہ مخطوطہ تیرھویں صدی ھجری کے اوائل کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے کاغذ نہایت بوسیدہ ہے اور کتابت کی چمک کافی حد تک ماند پڑ چکی ہے - یہ نظم سینکڑوں بلکہ ہزاروں مرتبہ مختلف دیار و احصار میں طبع ہو چکی ہے اور مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے -

شیخ سعدی کے نام کے بارے میں علمائے ادب کے درمیان اختلاف ہے - علامہ شبلی نے شعرالعجم میں مصلح الدین لکھا ھے لیکن پروفیسر براؤن نے سعدی کی کلیات کے قدیم ترین نسخے کے حوالہ سے جو انڈیا

آفس لائبریری (لندن) میں موجود ہے آپ کا نام مشرف‌الدین نقل کیا ہے ۔ ڈاکٹر شفق زادہ نے بھی پروفیسر براؤن سے اتفاق کیا ہے ۔

سعدی کا خاندان ایک علمی خاندان تھا جیسا کہ وہ خود لکھتے ہیں ۔

همه قبیله من عالمان دیں بودند

مرا معلم عشق تو شاعری آموخت

بچپن ھی میں سعدی یتیم ھو گئے ۔

مرا باشد از درد طفلاں‌خبر ۔ کہ درطفلی ازسر برفتم‌پدر
من آنگه سر تا جورد اشتم ۔ کہ سر در کنار پدر داشتم

ابتدائی تعلیم آپنے شیراز کے علماء سے حاصل کی اس کے بعد آپ بغداد تشریف لے گئےجہاں ابوالفرج عبدالرحمان ابن جوزی کی خدمت میں تکمیل کی ۔ ان کے علاوہ عارف یگانہ شیخ شہاب‌الدین سہروردی سے بھی اکتساب فیض کیا ۔ تعلیم سے فراغت پانے کے بعد سعدی رح سیر و سیاحت کے لیے نکل کھڑے ہوئے آپ نے چودہ مرتبہ حج کیا اور شام ، فلسطین ، ایشائے کوچک اور شمالی افریقہ تک کا سفر کر ڈالا ۔

شیخ سعدی نے اپنی عمر کے آخری ایام شیراز سے ڈیڑھ میل دور رکنا آباد کی ایک خانقاہ میں خلوت گزیں ھو کر بسر کیے اور بالآخر اسی خانقاہ میں ۶۹۱ھ / ۱۲۹۱ء کو وفات پا گئے آپ کا مزار ''سعدیہ،، کے نام سے مشہور ہے ۔

بعد از وفات تربت مادر زمیں مجوی

در سینه هائے مردم عارف مزار ماست

سعدی کے شاعرانہ کمالات کے بیان کے سلسلے میں صرف مندرجہ ذیل قطعہ کافی ہے -

در شعر سه تن پیمبر انند - هر چند که لانبی بعدی

قولی‌است که جملگی بر آنند - فردوسی و انوری و سعدی

تمام استادان فن نے سعدی کو غزل کا امام تسلیم کیا اور اس کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت نچھاور کیے -

مجد همگر جو اتابکوں کے دربار کا ایک ممتاز شاعرتها کهتا ہے -

از سعدی مشهور سخن شعر رواں جوئی

کو کعبه فضل است و دلش چشمۂ زمزم

همام تبریزی ان الفاظ میں سعدی کی شهرت و عظمت پر رشک کر رها ہے -

همام را سخن دل فریب و شیرین است

ولے چه سود که بیچاره نیست شیرازی

حضرت امیر خسرو لکھتے ہیں -

خسرو سرمست اندر ساغر معنی بریخت

شیره از خمخانۂ مستی که در شیراز بود

حضرت حافظ شیرازی سعدی کا ان الفاظ میں تذکرہ کرتے ہیں -

استاد سخن سعدی است پیش همه کس اما

دارد سخن حافظ طرز و روش خواجو

سعدی نے اخلاقی شاعری کو جن بلندیوں سے آشنا
کیا وہ اظہر من الشمس ھے آج تقریباً سات سو برس کا
زمانہ گزر چکا ہے لیکن سعدی کی گلستان و بوستان
و کریما اسی طرح زندہ و تابندہ ہیں اور انکی شگفتگی
و تازگی میں بال برابر فرق نہیں پڑا ہے -

المراجع

۱- ڈاکٹر رضا زادہ شفق : تاریخ ادبیات ایران
(ترجمہ سید مبارزالدین) : ۳۲۹ طبع دھلی

۲- شبلی : شعرالعجم : ۲ : ۲۱ طبع عشرت پبلشنگ
ھاؤس لاھور

۳- مقبول بیگ بدخشانی : ادب نامہ ایران : ۳۳۶
طبع لاھور

۴- Edward G. BroWne : A Lit erary History of Persia : II : 525 : Cambridge 1956

۵- Beale : An Oriental Biographical Dictionary : 339.

لیلی مجنون نظامی

(مخطوطہ نمبر ۱۴ - ب)

۸۳ . ۱۰ ف ۸ — ادب - فارسی - نظم — ن - ل

۱- تقطیع : ۳۰ × ۱۸ س م

۲- اوراق : ۴۸

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- **مؤلف** : حکیم ابو محمد الیاس بن یوسف نظامی گنجوی ۵۹۹ھ

۶- **آغاز** : ''ای نام تو بہترین سر آغاز

بی نام تو نامہ کی کنم باز،،

۷- **اختتام** : ''این نامہ کہ نامدار وی باد

بر دولت وی خجستہ پی باد،،

۸- **کیفیت** : **مثنوی لیلیٰ مجنوں** ۵۸۴ھ میں شروان شاہ ابوالمظفر اخستان بن منوچہرکی فرمائش پر لکھی گئی اور نظامی نے اس مثنوی کو اس کے نام سے معنون کیا ۔ کہتے ہیں

''تاج ملکاں ابوالمظفر ۔ زیبندہ تخت ھفت کشور

شروانشہ آفتاب سایہ ۔ کیخسر و کیقباد پایہ

شاہ سخن کہ اخستان نامش ۔ مہریست کہ مہر شد غلامش،،

زیر نظر مخطوطہ اچھا معتنابہ نسخہ ہے خط بہتر نہیں ہے ، صفحات مجدول بخط سرخ و کبود ہیں ۔

لیلیٰ مجنوں ھاتفی

(مخطوطہ نمبر ۳۹۰) ۸۳ . ۱۴۰ف۸

ادب ، فارسی ، نظم

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ س م

۲- اوراق : ۱۷

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : حافظ غلام رضا ۱۲۶۰ھ

ترقیمه

نوشته بماند سیه بر سفید ۔ نویسنده را نیست فردا امید
تمت تمام‌شد کتاب لیلی مجنون ششم شهر محرم‌الحرام
یوم یک شنبه اتمام یافت ۱۲۶۰ بدست حقیر فقیر
حافظ غلام رضا هر که خواند دعا طمع دارم زانکه من
بندۂ گنه گارم

۵- مؤلف : مولانا عبداللہ ھاتفی المتوفی ۹۲۷ھ / ۱۵۲۰ء

۶- آغاز : این نامه که خامه کرد بنیاد ۔ توقیع قبول روزیش باد

۷- اختتام : آنرا که چو من بود حمایت ۔ از دهر چرا کند شکایت

۸- کیفیت : یہ مخطوطہ محض سوا سو سال پرانا ہے ۔ مگر کافی بوسیدہ ہے اس کی جلد قدیم ۔ چرمی اور منقش ہے جز بندی خراب ہو چکی ہے ۔

مولانا عبداللہ ھاتفی جو مولانا جامی کے بھانجے تھے خرجرد کے رہنے والے تھے جو صوبۂ جام میں واقع ہے ۔ انھوں نے مثنوی نگاری میں کافی شہرت حاصل کی ، ان کی شہرت کا بڑا سبب وہ خمسے تھے جو گو کہ ھاتفی مکمل نہ کر سکے لیکن کافی پسند کیے گئے ۔ ھاتفی اپنا کلام اس وقت تک منظر عام پر نہیں لائے جب تک مولانا جامی نے باقاعدہ نظرثانی کرنے کے بعد ان کو اجازت نہ دیدی ۔ ھاتفی نے اپنی زندگی کے چالیس سال ”تیمور نامہ“ (جو خمسہ ھاتفی کی آخری نظم ہے) کی تکمیل میں صرف کیے سنام مرزا نے اپنے تذکرے میں لکھا ہے کہ اس دوران جب کہ ھاتفی

گوشه نشینی کی زندگی گذار رہے تھے شاہ اسماعیل ۹۱۷ھ میں فتح خراسان سے واپس آ رہے تھے - جب انہیں پتہ چلا کہ ہاتفی خانہ نشین ہیں تو گھر کی چہار دیواری پھاند کر داخل ہوئے اور ہاتفی سے درخواست کی کہ ان کی فتوحات کے وقائع نظم کردیں شاہ کی اس طرح والہانہ آمد اور اس کی التماس سے ہاتفی بہت متاثر ہوئے اور انھوں نے وقائع کو نظم کرنے کا وعدہ کر لیا - لیکن بدقسمتی سے ابھی وہ ایک ہزار اشعار ہی نظم کر پائے تھے کہ محرم ۹۲۷ھ کو پیک اجل آ پہنچا اور ہاتفی اپنی نظم کو نا مکمل چھوڑ کر راہی ملک بقا ہوئے - وقائع فتوحات اسماعیل شاہ کا ایک مخطوطہ پیٹرز برگ کے کتب خانے میں موجود ہے - (حوالہ کے لیے دیکھیے

St. Peters Burge Catalogue P. 383.

ہاتفی حضرت قاسم الانوار خرجرد کے مشہور ولی کا عقیدت مند ہے اس نے اپنی شاعری کی ابتدا انھیں کے مزار سے کی تھی - ہاتفی جامی سے بھی عقیدت رکھتا ہے اور ان کے فنی و روحانی کمالات کا معترف ہے چنانچہ اس نے فارسی شاعری کے تین پیمبران سخن (فردوسی ، انوری اورسعدی) کے بعد چوتھا درجہ جامی کو دیا ہے :

المراجع

1- Riue : Caralogue of the Persian Manss. II : 652

۲- Beale : An oriental Biographical Dictionery : 158

۳- مقبول بیگ بدخشانی : ادب نامه ایران : ۹۵۴ طبع لاہور -

مجنوں و لیلی خسرو

(مخطوطہ نمبر ۷۴۴) ۸ف۱۰.۸۳

ادب ، فارسی ، نثر خ - م

۱- تقطیع : ۱۶ × ۱۰ س‌م

۲- اوراق : ۳۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : یمین‌الدین ابوالحسن امیر خسرو دہلوی ۶۵۱ھ / ۱۳۲۵ء

۶- آغاز : ''هر برگ که بر سر غبار است
خالی شده دست مالدار است،،

۷- اختتام : ''خسرو که بران محیط جوید
هندو بچه ای شکسته گوید،،

۸- کیفیت : نا مکمل معمولی سا نسخہ ہے ، تاریخ کتابت اور نام کاتب مذکور نہیں ہے -

---

محمود نامہ

(مخطوطہ نمبر ۱۹۵ ب)

۱ف۸

ادب ، فارسی ، نظم

م - م

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۸ س م

۲- اوراق : ۱۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : حسام الدین

ترقیمہ

تمت تمام شد ایں کتاب نظم من ید فقیر حقیر حسام الدین بوقت چاشت در مسجد فضل شاہ در لرالیا بعون اللہ تعالیٰ

۵- مؤلف : محمود

۶- آغاز : اے داغ بر دل از غم خال تو لالہ را
شرمندہ ساخت آھوئے چشمت غزالہ را

۷- اختتام : یافتہ محمود ھر کس بر درآں شاہ بار
ایں گدارا ھم برآں دربار بودے کاشکے

۸- کیفیت : مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے لیکن کاغذ کی قدامت بتلا رہی ہے کہ یہ نسخہ بارھویں صدی ھجری کے اوائل یا اواسط کا ہے - اس مخطوطے میں شاعر کی کل اکتیس غزلیں ہیں جنھیں حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے -

ھر غزل میں سات اشعار ہیں اور مقطع میں محمود

تخلص سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے اشعار دل آویز اور سلیس ہیں - یہ دیوان ۱۸۸۲ء میں لکھنؤ میں طبع ہو چکا ہے اس کا ایک نسخہ پنجاب پبلک لائبریری میں بھی موجود ہے اور وہاں کی مطبوعہ فہرست دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ زیر نظر نسخے اور پبلک لائبریری کے نسخے میں زیادہ فرق نہیں ہے - اس کا ایک نسخہ ڈاکٹر شیرانی کے مخطوطات میں بھی موجود ہے -

المراجع

۱- منظور حسین عباسی : تفصیلی فہرست مخطوطات فارسیہ : ۵۱۱ پنجاب پبلک لائبریری ۱۹۶۲

۲- ڈاکٹر بشیر حسین : فہرست مخطوطات شیرانی : ۱ : ۱۷۷ ادارہ تحقیقات پاکستان ۱۹۶۷

هفت پیکر نظامی

(مخطوطہ نمبر ۱۴ - د) ۱۰۰۸۳ ف ۸

ادب - فارسی - نظم ن - ہ

۱- تقطیع : ۳۰ × ۱۸ س م

۲- اوراق : ۵۵

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم ۱۹۰۰ سمت

۵- مؤلف : حکیم ابو محمد الیاس بن یوسف نظامی گنجوی ۵۹۹ھ

۶- آغاز : ''ای جہان دیدہ بود خویش از تو
ہیچ بودی نبودہ پیش از تو''

۷- اختتام : ''دولتت را که برزیادت باد
خاتم کاربر سعادت باد،،

۸- کیفیت : **هفت پیکر یا بهرام نامه** ساسانی عهد کی ایک ایرانی داستان ہے یہ مثنوی ۵۹۳ھ میں لکھی گئی اور اسے علاءالدین کرب ارسلاں کے نام معنون کیا گیا یہ مثنوی چار ہزار چھ سو اشعار پر مشتمل ہے -
زیر نظر مخطوطہ فی‌الجملہ معتنابہ ہے اگرچہ خط معمولی ہے تمام صفحات مجدول بخط سرخ و کبودہیں

یوسف زلیخا جامی

(مخطوطہ نمبر ۲٦٦) ۸۳۰۱۰ف۸

ادب - فارسی - نثر ج - ی

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۵ س م

۲- اوراق : ۱۱۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نورالدین محمد عبدالرحمان جامی ۸۹۸ھ

٦- آغاز : ''آلہی غنچہ امید بکشائی،،

۷- اختتام : ''بساط عشق یوسف در نوردید،،

۸- کیفیت : بوسیدہ و آب رسیدہ معمولی سا نسخہ ہے خط بہت معمولی ہے -

---

اوراد و وظائف

۱- جالیۃالکرب

۲- حزب‌البحر

۳- ''

۴- درود اکسیر اعظم

۵- درود وصال

۶- دلائل الخیرات

۷- دلائل الخیرات

۸- رسالہ ہفت سلطان

۹- سامع‌الدعاء

۱۰- صلوۃ‌الوصل

۱۱- قصیدہ مبرورہ و دیگر اوراد

۱۲- کبریت احمر

۱۳- کتاب الاذکار

۱۴- کتاب الوظائف

۱۵- مجموعۂ اوراد و دعائے مغنی

۱۶- مجموعۂ وظائف

جالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب ع

(مخطوطہ نمبر ۲۰۰ - د) ۲۹۷،۵۳۱

اوراد و وظائف - عربی ا - ج

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ سم

۲- اوراق : ۲۶

۳- خط : نستعلیق و نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : جعفر بن حسن بن عبدالکریم البرزنجی متوفی ۱۱۷۹ھ/ ۱۷۶۶ء

۶- آغاز : الحمدللہ الذی تقدست صفاتہ و اسماءہ

۷- اختتام : وان تبیح لی جلیل المطالب و تحسن لی الخواتم والعواقب

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطے پر تاریخ کتابت مندرج نہیں ھے غالب گمان ہے کہ یہ تیرھویں صدی ھجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے ۔ کتاب دو حصوں پر منقسم ہے پہلے حصے میں اھل بدر صحابہ کرام رض کے فضائل پر بحث کی گئی ہے پھر ان کے ناموں کی تاثیر بتلائی گئی اور ان سے توسل کے طریقے واضح کیے گئے ہیں کتاب کے مقدمے میں شیخ عبداللطیف شامی کا حوالہ دیا گیا کہ انھوں نے سب سے پہلے ابن سیدالناس کی مغازی کی کتابوں سے بدری صحابہ کرام کے اسمائے گرامی جمع کیے اور ان کی بڑی تاثیریں بتلائیں یہ دیکھ کر

مجھے بھی خیال آیا کہ میں بھی اس کام کو انجام دوں کیونکہ شیخ عبداللطیف نے نہ تو حروف تہجی کے اعتبار سے نام جمع کیے تھے اور نہ مہاجر و انصار صحابہ کے درمیان نام کے جمع کرنے میں کوئی امتیاز برتا تھا اور نہ یہ واضح کیا تھا کہ انصاری صحابہ میں سے کون اوسی اور کون خزرجی ہیں -

میں نے اپنی اس کتاب میں ان تمام باتوں کی رعایت کی ہے البتہ ! عشرہ مبشرہ کے ناموں کے جمع کرنے میں حروف تہجی کی رعایت نہیں کی گئی ہے - مخطوطے میں مصنف نے اپنی کتاب کا نام **"جالیۃالکرب باصحاب سیدالعجم والعرب"** (کتابت کی غلطی سے مخطوطے میں "سید العرب والعجم" لکھا گیا ہے) لکھا ہے - لیکن یہ کتاب **جالیۃالکدر باصحاب سیدالملائک والبشر** کے نام سے ۱۲۹۹ھ میں مصر میں طبع ہوئی ہے - مخطوطے کا پہلا حصہ (جس میں وجہ تالیف اور اسماء بدریین کی تاثیر بتلائی گئی ہے) خط نستعلیق میں لکھا ہوا ہے اور دوسرا حصہ جس میں اصحاب بدر کے نام لکھے گئے ہیں خط نسخ میں ہے -

شافعیہ کے مفتی جعفر بن حسن بن عبدالکریم بن محمد بن عبدالرسول برزنجی ۱۱۰۱ھ / ۱۶۹۰ء میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے - اسی جگہ ان کی تعلیم و تربیت ہوئی اور بہت جلد انہوں نے اپنی انتھک محنت ، خلوص اور لگن کی بدولت مدینہ منورہ کے علماء میں

ایک ممتاز حیثیت حاصل کر لی تفقه اور خطابت میں
آپ کو کامل درک حاصل تھا - آپ نے مسجد نبوی
میں درس و تدریس کا آغاز کیا اور دیکھتے ھی دیکھتے
آپ کی شہرت سارے دیار عرب میں پھیل گئی -
تشنگان علوم دور و دراز علاقوں سے رخت سفر باندھ
کر آپ کی خدمت میں حاضر ھوتے اور علم و حکمت
کے گراں بہا موتیوں سے اپنی جھولی بھر کر واپس
جاتے تھے -

آپ نے متعدد مفید تالیفات بطور یاد گار چھوڑی ہیں
یوسف الیان سرکیس نے **معجم المطبوعات** میں مندرجه
ذیل تالیفات کا تذکرہ کیا ہے -

۱- **الجنی الدانی فی مناقب الجیلانی** مطبوعه ھند
۱۳۱۰ھ

۲- **قصة المعراج** مطبوعه مصر ۱۲۸۴ھ

۳- **مولدالنبی صلی اللہ علیه وسلم** مطبوعه مصر ۱۲۹۸ھ

عمررضا کحاله نے **معجم المؤلفین** میں مناقب سیدالشهداء
سیدنا حمزہ رض کو بھی آپکی تالیفات میں شمار کیا ھے -
تفصیلات کے لیے بروکلمان کی طرف رجوع فرمائیں -
''رسالة جالیةالکرب،، ان میں سے ایک ھے -

آپ کی وفات مدینه منورہ میں ھوئی اور جنةالبقیع میں
آپ کو سپرد خاک کیا گیا -

المراجع

۱- مقدمةالکتاب

۲- یوسف الیان سرکیس : معجم المطبوعات العربیه والمعربه : ۱ : ۵۳۹

۳- عمر رضا کحاله : معجم المؤلفین : ۳ : ۱۳۷ طبع دمشق ۱۹۵۷ء

حزب البحر

ع

۲۹۷٬۵۳۱ (مخطوطه نمبر ۵۰۹)

اورادو وظائف - عربی ۱ - ح

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۳ سم

۲- اوراق : ۲۴

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : غلام محمد

۵- مؤلف : شیخ نورالدین ابوالحسن علی بن عبداللہ بن عبدالجبار الحسنی الادریسی الشاذلی المتوفی ۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء

۶- آغاز : یا علیم انت ربی و علمک حسبی

۷- اختتام : وارزقنا وانت خیرالرازقین

۸- کیفیت : اس نسخے کی تاریخ کتابت کا پتہ نہیں چل سکا۔ لیکن کتابت بڑی دیدہ زیب اور پر کشش ہے ۔ دعا کے آغاز سے پہلے فارسی زبان میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں دعائے حزب البحر کے خواص اور اہل اللہ کے درمیان اس دعا کی مقبولیت کا بیان ہے ۔

حزب البحر کو حزب البحر اس لیے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مؤلف بحر قلزم میں سفر کر رہے تھے اور موسم

نا موافق ہو گیا قریب تھا کہ جہاز غرقاب ہو جائے اتنے میں مؤلف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے یہ دعا تلقین فرمائی - اس دعا کو پڑھتے ہی ہوا کا رخ سیدھا ہو گیا اور مؤلف اپنے دیگر ہمراہیوں سمیت بعافیت تمام ساحل پر پہنچ گئے کہا جاتا ہے کہ اس دعا میں اسم اعظم موجود ہے اس لیے دفع بلیات اور رفع تکالیف میں یہ دعا کیمیا اثر ہے محاربات اور خاص خاص معرکوں میں اس دعا کا ورد بہت مؤثر ثابت ہوا ہے اس لیے اکثر صوفیائے قادریہ رح ، چشتیہ رح اور جنیدیہ رح کے دائرے میں یہ دعا داخل معمولات رہی ہے -

اس دعا کی کئی شرحیں بھی لکھی گئیں ہیں - اس کی سب سے پہلی شرح شیخ ابو سلیمان داؤد شاذلی نے ۷۳۲ھ میں لکھی اور اس کا نام الرسالۃالمرضیہ فی شرح دعاء الشاذلیہ رکھا - اس کی ایک شرح شیخ شہاب الدین احمد المتوفی ۸۹۹ھ نے بھی لکھی ہے ان کے علاوہ ملا علی القاری نے بھی اس کی شرح لکھی (کشف الظنون) شیخ نورالدین ابوالحسن الشاذلی کی ولادت ۵۹۱ھ / ۱۱۹۵ء بقول صاحب الاعلام اور ۵۹۳ھ بقول بروکلمان افریقہ کے قصبے غمازہ میں ہوئی - آپ نے تیونس میں فقہ کی تحصیل فرمائی اور اسی جگہ سلوک کے منازل طے کیے پھر شاذلہ میں قیام فرمایا اور اسی وجہ سے شاذلی مشہور ہوئے آپنے عراق اور

اسکندریہ کا بھی سفر کیا اور اسی سفر کے دوران میں فریضہ حج ادا کیا ۔ ایک مرتبہ ۶۵۶ھ میں آپ حج کو جا رہے تھے کہ راستے میں آپ کی وفات ہو گئی اور اسی جگہ انھیں سپرد خاک کر دیا گیا ۔ **عمر رضا کحالہ** نے **معجم المولفین** میں آپ کے بارے میں لکھا ہے ۔ صوفی ، فقیہ ، ناظم شاعر تنسب الیہ الطریقة الشاذلیة **الزرکلی** نے **حزب البحر** کے علاوہ آپ کے ایک خطی رسالے **الامین** اور آپ کی ایک تالیف السر الجلیل فی خواص حسبنا اللہ ونعم الوکیل (مطبوعہ) کا تذکرہ کیا ھے **امام ابن تیمیہ** نے آپ کے حزب البحر کا رد لکھا ہے ۔ احمد بن محمد بن عیاد نے آپ کی سوانح حیات **المفاخر العلیه فی الماآثر الشاذلیه** کے نام سے لکھی ہے۔ بروکلمان نے حزب البحر کے علاوہ شیخ شاذلی کی مندرجہ ذیل تالیفات کا ذکر کیا ہے ۔

۱۔ **المنتقیٰ**

۲۔ **مجموعة الاحزاب**

۳۔ **الاختصاص من الفوائد القرانیه**

۴۔ **مطالع الانوار و مظاهر الاسرار**

۵۔ وظیفة الاستغفار

۶۔ **مجموع الانوار و معادن الاسرار**

حزب البحر

ع

(مخطوطه نمبر ۵۱۱)

۲۹۷٫۵۳۱

اوراد و وظائف ـ عربی

ح ـ ا

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۲ س م

۲- اوراق : ۲۷

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : احمد دین

ترقیمه

تم تمام شد حزب البحر برائے پاس خاطر برخوردار قمرالدین بدست خط فقیر مسکین احمد دین مقام فتح پور ضلع گجرات ـ

۶- مؤلف : شیخ نورالدین ابوالحسن الشاذلی المتوفی ۶۵۶ھ

۵- آغاز : یا الله یا الله یا الله یا علی یا عظیم

۷- اختتام : وار زقنا وانت خیرالرازقین

۸- کیفیت : یہ عام نسخہ ہے ـ اس میں کوئی خاص بات نہیں پائی جاتی ہے ـ

درود اکسیر اعظم

ع

(مخطوطه نمبر ۲۰۰ ـ ب)

۲۹۷٫۵۸۲

اوراد و وظائف ـ عربی

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ س م

۲- اوراق : ۱۰

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : اللهم صل علیٰ سیدنا و نبینا محمد صلوٰۃ تقبل بہا دعاءنا

۷- اختتام : وسلام علیٰ المرسلین والحمدللہ رب العالمین
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۸- کیفیت : یہ ایک مشہور اور متد اول درود ہے - گو کہ تاریخ کتابت مرقوم نہیں ہے تاہم کاغذ کی بوسیدگی اور روشنائی کی کیفیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تیرھویں صدی ھجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے - واللہ اعلم بالصواب

درود وصال

ع

(مخطوطہ نمبر ۲۰۰ - ۵) ۲۹۷۵۸۲

اورادو وظائف - عربی

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ سم

۲- اوراق : ۷

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : الحمدللہ رب العالمین - الرحمان الرحیم - مالک یوم الدین

۷- اختتام : ولمن توالد ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین لا الہ اللہ محمد رسول اللہ

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطے کے آخری صفحات دریدہ اور نہایت بوسیدہ ہیں تاریخ کتابت درج نہیں ہے لیکن بوسیدگی بتلا رہی ہے کہ گیارھویں صدی ھجری کا مخطوطہ ہے خط بہت صاف ہے روشنائی میں چمک ہے - عنوانات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے القابات نیز قرآنی آیات بخط سرخ لکھی ہوئی ہیں - پہلے صفحے پر اس کی فضیلت درج ہے

ہر کہ ایں درود وصال را ھنگام شب چہل ویکبار بخواند مستقبل قبلہ برؤیت حضرت سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گردد - اسی طرح کے دیگر فضائل بھی لکھے ہوئے ہیں -

---

دلائل الخیرات

ع

۲۹۷٬۵۳۱

(مخطوطہ نمبر ۳۶۷)

ا - د

اورادو وظائف - عربی

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۴ سم

۲- اوراق : ۱۷۳

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : ابو عبداللہ محمد بن عبدالرحمان بن ابوبکر سلیمان الجزولی السملالی الحسنی المتوفی ۸۷۰ھ / ۱۴۶۵ء

۶- آغاز : وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

۷- **اختتام** : وهو حسبنا و نعم الوکیل اللھم اغفر لمؤلفہ وارحمہ

۸- **کیفیت** : مخطوطے کی تاریخ کتابت درج نہیں ہے اور نہ کاتب کا نام کہیں لکھا ہوا ہے یہ نہایت نفیس ، منقش ، مطلا ، مجدول بخط کبود و شنگرفی نسخہ ہے - متن کے نیچے فارسی میں ترجمہ ہے - آخری صفحات آب رسیدہ ہیں - لیکن کتاب نہ تو متغیر ہوئی ہے اور نہ مجروح -

دلائل الخیرات کے ان دو نسخوں کے علاوہ جو اس فہرست میں شامل ہیں ریسرچ سیل میں تین اور نسخے ہیں ، جن کا تفصیلی ذکر 'فہرست مخطوطات جلد اول' میں کر دیا گیا ہے ملاحظہ کیجئے - دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری کی فہرست مخطوطات جلد اول ص ۶۲ ، ۲۰۴ اور ۲۴۲ -

----

ع
۲۹۷٫۵۳۱
د - ۱

دلائل الخیرات

(مخطوطہ نمبر ۲۹۱)

اوراد و وظائف - عربی

۱- **تقطیع** : ۱۷ × ۹ س م

۲- **اوراق** : ۱۱۷

۳- **خط** : نسخ

۴- **کاتب** : عبدالجبار

ترقیمہ

تمام شد کتاب دلائل الخیرات از دست فقیر عبدالجبار روز شنبہ یلوح الخط فی القرطاس دہرا ۔ و کاتبہ رمیم فی التراب

۵- **مؤلف** : الشیخ ابو عبداللہ محمد بن سلیمان بن ابی بکرالجزولی السملالی الحسنی المتوفی ۸۷۰ھ / ۱۴۶۵ء

۶- **آغاز** : الحمدللہ الذی ھدانا للایمان والاسلام

۷- **اختتام** : واجعلہ من المحشورین فی زمرۃ النبیین والصدیقین یوم القیامۃ بفضلک یا رحمان

۸- **کیفیت** : کتاب **"دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکرالصلوٰۃ علی النبی المختار"** دنیا کی مقبول ترین کتابوں میں شمار کی جاتی ہے ۔

صاحب کشف الظنون حاجی خلیفہ اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں ۔

"وھذاالکتاب آیۃ من آیات اللہ فی الصلوٰۃ علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام یواظب بقرآنہ فی المشارق و المغارب لاسیما فی بلاد الروم"

بلاد روم ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر خطے میں اس کتاب کا چلن ہے ۔ سلاسل صوفیاء کے تقریباً ہر سلسلے میں بطور وظیفہ اس کتاب کا معمول ہے اور اکثر حضرات نے اس وظیفے سے بے انتہا روحانی فیوض حاصل کیے ہیں ۔ اس کی ایک شرح شیخ محمد مہدی بن احمد الفاسی القصوی المتوفی ۱۰۵۲ھ نے لکھی اور اس کا نام

مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات رکھا مؤلف دلائل الخیرات سے جو نسخے منقول ہیں ان میں کسی قدر اختلاف پایا جاتا ہے لیکن اہل علم کے درمیان شیخ ابو عبداللہ محمد الصغیر السہیلی کا نسخہ زیادہ معتبر سمجھا جاتا ہے اس لیے کہ شیخ سہیلی نے دلائل الخیرات کے مؤلف کی وفات سے آٹھ سال قبل اپنے نسخے کی اصلاح حضرت مؤلف سے کرائی تھی۔ زیر نظر مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے لیکن کاغذ کی ساخت سے اندازہ ہوتا ہے کہ بارھویں صدی ھجری کے اوائل کا نسخہ ہے۔ مخطوطے کا پہلا صفحہ منقش ہے۔ دیگر تمام صفحات مجدول ہیں ہر درود کے شروع کا لفظ اللھم بخط سرخ لکھا گیا ھے۔ پندرھویں ورق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی ایک قلمی تصویر بنی ہوئی ھے۔

محمد بن سلیمان بن داؤد بن بشر بن عمران بن ابی بکر الجمال ابو عبداللہ الجزولی المغربی کی ولادت ۸۰٦ھ میں بمقام جزولہ ہوئی۔ جس وقت ان کی عمر آٹھ سال کی تھی ان کے والد کی وفات ہو گئی۔ وہ اپنے بھائی عیسیٰ کے ہمراہ مراکش میں پھرتے رہے اور اسی جگہ انھوں نے قرآن حکیم حفظ کیا۔ سولہ سال تک وہ مراکش ھی میں مقیم رہے اور اسی جگہ انھوں نے فقہ، حساب، عربی ادب اور دیگر فنون کی تکمیل ابوالعباس حلفانی اور ان کے بھائی عبدالعزیز

کی خدمت میں رہ کر کی اس کے بعد وہ فاس چلے گئے اور وہاں کے مدرسۃالصفارین میں داخل ہو گئے ۔ کچھ دنوں کے بعد وہ مراکش اور پھر وہاں سے طنجہ ہوتے ہوئے بلاد مشرق میں چلے گئے جہاں انہوں نے چالیس سال گزارے ۔ اس کے بعد وہ فاس لوٹ آئے ۔ اور وہاں کتب خانہ القرویین کی کتابوں کی مدد سے دلائل الخیرات مرتب کی اس کے بعد وہ سلسلہ شاذلیہ میں داخل ہو کر گوشہ نشین ہوگئے ۔ چودہ سال انہوں نے خلوت میں بسر کئے اور اس سے نکلنے کے بعد **اسفی** میں سکونت اختیار کر لی لیکن وہاں ان کے مریدین اتنے زیادہ ہوگئے کہ مجبوراً حاکم نے ان کو وہاں سے نکال دیا ۔ کہتے ہیں کہ نکلتے وقت جزولی نے بد دعا دی جس کے باعث چالیس برس تک یہ شہر عیسائیوں کے قبضے میں رہا ۔

شیخ جزولی کو زہر دیا گیا جس کی تاثیر سے **افوغال** کے مقام پر ۸۷۰ھ / ۱۴۶۵ء کو ان کی وفات ہو گئی (تاریخ وفات میں اختلاف ہے یہاں راجح قول اختیار کیا گیا ہے) ۔

دلائل الخیرات کے علاوہ شیخ جزولی نے حزب الفلاح اور حزب الجزولی نام کی دو تالیفات یادگار چھوڑی ہیں۔

المراجع

۱۔ السخاوی : **الضوءاللامع** ۷ : ۲۵۸ : ۱۱ : ۱۹۶
طبع بیروت

۲- الزرکلی **الاعلام** : ۷ : ۲۱ طبع 1956

۳- حاجی خلیفه **کشف الظنون** : ۱ : ۴۰۹

۴- **اردو دائرۃ معارف اسلامیه** : ۷ : ۲۲۷

۵- عمر رضا کحاله **معجم المؤلفین** : ۱۰ : ۵۰ طبع دمشق ۱۹۶۱ء

Brockelmann : S : 11 : 359

رساله هفت سلطان

(مخطوطه نمبر ۲۹۳-ج)

اورادو وظائف - عربی

۱- **تقطیع** : ۱۶ × ۸ س م

۲- **اوراق** : ۱۲

۳- **خط** : نسخ

۴- **کاتب** : نا معلوم تاریخ کتابت ۹ ربیع الاول ۱۲۵۴ھ

۵- **مؤلف** : (غالباً) بابا عبدالله مخدومی

۶- **آغاز** : بر آمدن حاجات واجابت دعا سوره یسین هفت بار بنام هفت سلطان بخواند

۷- **اختتام** : الامن ثلثة (؟ الامن) صدقة جارية او علم ينفع (؟ ينتفع) به او ولد صالح يدعوله رواه مسلم ۹ ربيع الاول ۱۲۵۴

۸- **کیفیت** : مخطوطه زیر نظر کے سارے حاشیے مطلا ہیں - اس کے آخری صفحه پر ''بابا عبدالله مخدومی،، کی اولاد کے نام لکھے ہوئے ہیں -

اس کی ترتیب یہ ہے :

فرزند اول　　　　فرزند دوم　　　　فرزند سوم

فیض بابا صاحب　محسن بابا صاحب　مقیم بابا صاحب

بابا عبداللہ مخدومی اور ان کی اولاد کے ناموں سے یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ مخطوطہ ''ھفت سلطان،، بابا عبداللہ مخدومی کی تالیف ہے - (واللہاعلم بالصواب) اس رسالے میں سورۂ یٰس کے پڑھنے کی ایک خاص ترکیب بتلائی گئی ہے جس میں ہر 'مبین' پر ٹھہر کر مندرجہ ذیل سات سلطانوں سے توسل کیا جاتا ہے

۱- شاہ سلطان رح خراسانی

۲- حضرت سلطان با یزید بسطامی رح

۳- حضرت سلطان سنجر رح

۴- حضرت سلطان ابراهیم ادھم رح

۵- حضرت سلطان ابوالسعید ابوالخیر رح

۶- شاہ سلطان اسماعیل سمنانی رح

۷- سلطان محمود غزنوی رح

ان سلاطین کے ناموں کے علاوہ مؤلف نے ہر مبین کا ایک مؤکل قرار دیا ھے اور اس کا نام لکھا ہے - اوراد ، وظائف و عملیات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ مخطوطہ افادیت کا حامل ہے - قیاس غالب ہے کہ یہ رسالہ طبع نہیں ھوا ہے -

سامع الدعاء

(مخطوطہ نمبر ۲۰۰-ز)

اوراد و وظائف - عربی

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ سم

۲- اوراق : ۷

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

٦- آغاز : یا علی للہ عونا یا علی باالتفات (؟ بالتفات) منک غمی ینجلی -

۷- اختتام : الی المطعم الشھی - الی المشرب الروی باعطئہ الکریم

۸- کیفیت : اگرچہ زیر نظر مخطوطے پر کاتب ، مؤلف تاریخ کتابت وغیرہ کوئی چیز درج نہیں ھے مگر غالب گمان ہے کہ یہ تیرھویں صدی ھجری کا مخطوطہ ہے - عربی کے تمام اشعار کے نیچے سرخ روشنائی میں ان کا فارسی ترجمہ لکھا ھوا ہے - تقریباً تمام صفحات پر سرخ روشنائی سے حاشیہ بھی چڑھایا گیا ھے ابتدائی صفحے پر اس دعا کے فضائل مندرج ہیں اور اس کا استناد حضرت علی رض سے کیا گیا ہے جو چنداں ثقہ نہیں ھے واللہ اعلم بالصواب

صلوٰۃ الوصل

(مخطوطہ نمبر ۲۹۳-ب)

اورادو وظائف - عربی

۱- تقطیع : ۱۷ × ۹ س م

۲- اوراق : ۹

۳- خط : نسخ (اعلی)

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : الحمدللہ رب العالمین - الرحمان الرحیم - مالک یوم الدین

۷- اختتام : الاحیاء منھم و الاموات برحمتک یا ارحم الراحمین

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطے پر نہ کاتب کا نام درج ہے نہ تاریخ کتابت اور نہ مؤلف کا نام مذکور ہے لیکن غالب گمان ہے کہ یہ بھی بابا عبداللہ مخدومی رح کی تالیف ھے مخطوطے کے پہلے صفحے پر سرخ روشنائی سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے -

''ھذہ صلوٰۃ الوصل کتب و صنف فی المدینۃ فی روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس عبارت کے نیچے سیاہ روشنائی سے مندرجہ ذیل جملہ لکھا ہوا ہے -

''وفات حضرت پیر صاحب خداوند حضرت شاہ صاحب بتاریخ ۱۳ ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۴ھ

پورا مخطوطہ اور اس کا حاشیہ مطلا تھا لیکن امتداد

زمانہ کے باعث طلائی کام اڑ گیا ہے - خط البتہ نہایت نفیس اور اعلٰی قسم کا ہے -

---

قصیدہ مبرورہ و دیگر اوراد

(مخطوطہ نمبر ۲۰۰-الف) ۱۹۸۶۱ف۸

اورادو وظائف - فارسی ف - ق

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ س م

۲- اوراق : ۱۳

۳- خط : نستعلیق و نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : حاجی فقیراللہ رح شکر پوری متوفی ۱۱۹۵ھ

۶- آغاز : قصیدہ مبرورہ در جناب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ‌وسلم از حضرت حاجی فقیراللہ صاحب شکار پوری علیہ‌الرحمۃ خود حضرت مصنف صاحب نوشتہ‌اند -

۷- اختتام : اللھم انی اعوذبک من ضیق‌الدنیا و ضیق یوم‌القیامۃ گوید - سراج‌السالکین

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ غالباً تیرھویں صدی ھجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے - اس لیے کہ اس مخطوطے کے ساتھ جو دیگر مخطوطے منسلک ہیں ان پر تاریخ کتابت ۱۲۲۳ھ درج ہے - مخطوطے میں خط کی کوئی پابندی نہیں برتی گئی ہے - چند صفحات نستعلیق میں اور چند نسخ میں لکھے گئے ہیں -

حاجی فقیراللہ شکارپوری صوبہ سندھ کے محقق صوفیائے کرام میں گزرے ہیں ۔ حضرت حاجی صاحب نے اس قصیدے کے بڑے فضائل بیان فرمائے ہیں ۔ بالخصوص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے سلسلے میں ۔

حضرت شاہ صاحب نے یہ رسالہ ۱۲ جمادی الاول ۱۱٦۲ھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کے سامنے بیٹھ کر نظم فرمایا تھا ۔

حضرت شاہ فقیراللہ کے والد کا نام شاہ عبدالرحمان تھا آپ کی ولادت گیارھویں صدی کے اوائل میں ''روتاس،، میں ھوئی ۔ آپ کا وطن جلال آباد (افغانستان) ہے ۔ افغانستان اور ھندوستان کے مختلف علاقوں میں آپ نے علوم ظاھری کی تکمیل فرمائی اور پھر مختلف ممالک و امصار میں سیاحت فرماتے رہے ۔ اسی دوران آپ نے فریضہ حج بھی ادا کیا اور شیخ محمد مسعود دائم کے دست حق پرست پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی ۔ کافی عرصہ تک آپ قندھار میں مقیم رہے اس کے بعد ۱۱۵۰ھ میں آپ کا شکار پور (سندھ) تشریف لائے اور یہ زمین کچھ ایسی پسند آئی کہ یہیں کے ھو رہے ۔ آپ نے یہاں ایک خانقاہ کی بنیاد رکھی اور رشد و ھدایت کا سلسلہ جاری فرمایا ۔

اس دور کے مشہور علماء سے آپ کے مخلصانہ روابط تھے مثلاً ملا فیض اللہ قندھاری ملا عبداللہ خرقہ پوش قندھاری ، محمد وارث پشاوری ، حاجی مولاداد قندھاری

ملا رحیم داد سنجر خیل ژوب ، مخدوم ملا معین ٹھٹھوی ، مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی وغیرہ ۔

آپنے تصانیف کا ایک بیش بہا ذخیرہ چھوڑا جن میں مشہور یہ ہیں :

۱- **فتح الجمیل فی مدارج التکمیل** تصوف اور سلوک میں عربی میں معرکۃ الآرا تصنیف ہے ۔

۲- **براھین النجاۃ من مصائب الدنیا والعرصات ۔**

۳- **طریقۃ الارشاد فی تکمیل المومنین والاولاد ۔**

۴- **منتخب الاصول** (یہ اصول فقہ کی کتاب ہے) ۔

۵- **وثیقۃ الاکابر** (علم حدیث کی اسناد پر یہ کتاب عربی میں ھے)

٦- **قطب الارشاد** یا مدارج عالیہ در **تصوف و** اسرار حروف و اسماء و اخلاق یہ کتاب قاھرہ سے طبع ہو چکی ہے ۔

۷- **فتوحات** الغیبیۃ **فی شرح عقائد الصوفیہ** یہ کتاب فن تصوف و اخلاق میں عربی میں ہے۔اور کافی ضخیم ہے ۔ اس کا ایک قلمی نسخہ سید حسام الدین راشدی کے کتب خانے میں ہے اور اس کی ایک نقل ''خانقاہ سراجیہ کندیاں،، میں بھی موجود ہے ۔

۸- **جواھر الاوراد** یہ وظائف و اوراد کی کتاب ہے اور عربی میں ھے ۔

۹- **کتاب الازھار فی ثبوت الآثار** (یہ کتاب عربی میں ہے)

۱۰- **فوائد فقیراللہ** (یہ کتاب طب اور وظائف پر پشتو میں ہے) -

۱۱- **مکتوبات شاہ فقیراللہ علوی** (یہ مکاتیب ۳۹۰ صفحات پر مشتمل ہیں) -

۱۲- **شرح قصیدہ بانت سعاد** (یہ کتاب فارسی میں ہے اور ۸۵ صفحات پر مشتمل ہے) -

۱۳- **ملفوظات و عملیات** (اس کا ایک نسخہ حافظ خان محمد صاحب کے پاس موجود ہے) -

۱۴- **شرح ابیات مشکل مثنوی** (یہ نسخہ ٦۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا ایک قلمی نسخہ کابل میں پایا گیا ہے) -

۳ صفر ۱۱۹۵ھ کو حضرت شاہ فقیر اللہ علوی کی وفات ہو گئی - آپ کا مزار مبارک شکار پور (سندھ) میں زیارت گاہ خاص و عام ہے[1]

کبریت احمر

ع

۲۹۷،۵۸۲ (مخطوطہ نمبر ۲۰۰ - ج)

اورادو وظائف - عربی

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۰ س م

۲- اوراق : ۴

۳- خط : نسخ

۱- حوالہ کے لیے دیکھئے ''تذکرہ صوفیائے سندھ،، اعجازالحق قدوسی

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : اللهم اجعل افضل صلوٰتک عدداً وانمیٰ برکاتک سر مداً -

۷- اختتام : سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علیٰ المرسلین والحمد لله رب العالمین -

۸- کیفیت : یہ درود کبریت احمر کے نام سے مشہور ہے اور سلسلہ قادریہ میں متد اول ھے - کتاب بہت نفیس ھے - درود شریف میں 'اللھم، کا لفظ بخط سرخ لکھا گیاھے

نا معلوم الاسم (اوراد)

ع

(مخطوطہ نمبر ۲۹۲ - ب)

۲۹۷٬۵۳۱

اوراد و وظائف - فارسی و عربی

۱- تقطیع : ۱۳ × ۸ سم

۲- اوراق : ۹۷

۳- خط : نسخ و نستعلیق مخلوط

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : اے فرزند آدم انصاف نہ دھی تو عدالت را

۷- اختتام : سوال منکر و نکیر ھی ان الملئکۃ یعین

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ ناقص الطرفین ھے اس لیے نہ مؤلف کے نام کا پتہ چل سکا اور نہ کتاب و کاتب کے

ناموں کا ۔ اس کتاب میں زیادہ تر دعائیں ہیں ۔ دعاؤں کی زبان عربی ھے جن کا فارسی میں ترجمہ کر دیا گیا ھے ۔ مخطوطے کی اکثر دعائیں کتب احادیث سے ماخوذ ہیں ۔ ترجمہ اثر میں ڈوبا ھوا ھے ۔

کتاب الوظائف

(مخطوطہ نمبر ۳۸۴)

اوراد و وظائف ۔ عربی

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۰ سم

۲- اوراق : ۲۰

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : انہ من عمل منکم سوء بجھالۃ

۷- اختتام : وعالی آل ابراھیم فی العٰلمین انک حمید

۸- کیفیت : یہ مخطوطہ ناقص الطرفین ہے اس لیے نہ مؤلف کے نام کا پتہ چل سکا اور نہ کاتب کے نام کا مخطوطہ عام قسم کے اوراد و وظائف پر مشتمل ہے اور چونکہ نامکمل ہے اس لیے اس کی افادیت بھی کم ھو گئی ہے۔

مجموعۂ اوراد و دعائے مغنی

ع

۲۹۷٫۵۳۱

(مخطوطہ نمبر ۵۰۸)

اورادو وظائف ۔ عربی

۱۔ تقطیع : ۱۸ × ۱۱ سم

۲۔ اوراق : ۷۷

۳۔ خط : نسخ

۴۔ کاتب : احمد دین گجراتی فتح پوری

۵۔ مؤلف : نا معلوم

۶۔ آغاز : "الحمدللہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم"

۷۔ اختتام : "ہر کہ ختم سورۂ الا عالی بخواند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

۸۔ کیفیت : زیر نظر مخطوطے کے آخری صفحات غائب ہیں ۔ اس مخطوطے میں زیادہ تر وہی دعائیں ہیں جو عام طور پر صوفیائے کرام کے درمیان متد اول ہیں ۔ عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں ۔ خط نہایت نفیس روشنائی چمکدار اور کاغذ ہر قسم کے تغیرات سے پاک ہے ۔

مجموعۂ وظائف

ع

۲۹۷٫۵۸۲

(مخطوطہ نمبر ۲۹۳۔الف)

م ۔ م

اورادو وظائف ۔ عربی

۱۔ تقطیع : ۱۶ × ۹ سم

۲۔ اوراق : ۶۸

۳۔ خط : نسخ

۴- کاتب : اسداللہ تاریخ کتابت ۱۲۸۶ھ

ترقیمه

تمام شد اللهم اغفر لمو لفه و لکاتبه و لقاریه و لسامعه و ناظره بحق سیدالسادات علیه اکمل التحیات آمین آمین آمین یا رب‌العالمین و صلی‌اللہ‌تعالی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین از دست فقیر اسداللہ وقت خواندن عنداللہ یاد فرمائید ۔ تحریر یافت ۱۲۸۶

۵- مؤلف : بابا عبداللہ مخدومی

۶- آغاز : اللهم یا اللہ یا رحمان یا رحیم یا شافی صل وسلم و بارک علی جیبک و خاتم انبیائک ۔

۷- اختتام : اللهم اشفنی بحرمة نوره و عزته و سره صلی‌اللہ‌تعالی علیه وسلم

۸- کیفیت : اگرچہ یہ مخطوطہ ایک سو سال سے زیادہ کا ہے تاہم اس کی روشنائی میں حیرت انگیز چمک ہے ۔ وظائف صرف درود پر مشتمل ہیں اور جہاں اللهم لکھا گیا ہے وہاں سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے ۔ کتابت نہایت نفیس اور روشن ہے ۔ وظائف کے درود میں حضور صلی‌اللہ‌علیہ‌وسلم سے توسل کیا گیا ہے ۔

لغت

۱ - الصحاح فی اللغة

۲ - الفرق بین الکوع والکرسوع

۳ - کنز اللغات

الصحاح فی اللغة

(مخطوطہ نمبر ۲۵۶)

۳ ع ۳
۱ - ۱

لغت - عربی

۱- **تقطیع** : ۲۴ × ۱۶ س م

۲- **اوراق** : ۶۰۵

۳- **خط** : نسخ

۴- **کاتب** : نا معلوم   تاریخ کتابت ۱۰۱۱ھ

ترقیمہ

انتہیٰ کتاب الصحاح فی اللغة بحمد الله تعالیٰ و توفیقه والصلوٰة علیٰ رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین تمت الکتاب بعون الملک الوهاب فی التاریخ هفتم جمیداول ۱۰۱۱ھ

۵- **مؤلف** : امام ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوهری الفارابی المتوفی ۳۹۳ھ | ۱۰۰۳ء

۶- **آغاز** : عام ینسب و منه سمی طرماح بن حکیم

۷- **اختتام** : لا نها و السین ساکنان قال ذوالرمة الایا اسلمی یا دارمی علیٰ البلیٰ و لاذاک منها بخر عاتک القطر

۸- **کیفیت** : تقریباً چار سو سال پرانا یه مخطوطه ناقص الاول ہے - اوراق آب دیده ہیں لیکن روشنائی کی چمک اور کاغذ پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا ہے - عنوانات بخط سرخ ہیں اور وہ تمام الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں جن کے معنی بتلائے گئے ہیں -

کہا جاتا ہے کہ لغات میں صحاح کو وہی درجہ حاصل ہے جو احادیث میں صحیح بخاری شریف کو۔ سلف و خلف کے تمام علمائے ادب اس کتاب کی ثقاہت اور افادیت کے معترف ہیں۔ سیوطی نے اپنی کتاب مزہراللغۃ میں لکھا ہے ''اول من التزم الصحیح معتصراً علیہ الامام الجوہری و لہذا سمی کتابہ الصحاح،، اس کتاب کی عظمت کا ان الفاظ میں اعتراف کیا گیا ہے

لیس صحاح الجوہری الاصحاح الجوہر

بل ھو بحر ذھب امواجہ من درر

البدر الدما میمنی نے شرح المغنی میں ایک قطعہ لکھا ھے جو اس وقت انھوں نے کہا تھا جب الصحاح کو ایک رئیس سے عاریتاً طلب کرنا تھا۔

مولای ان وافیت بابک طالباً۔ منک الصحاح فلیس ذاک بمنکر

البحرانت وھل یلام فتی سعیٰ۔ للنجم کی یلقی صحاح الجوہری

التبریزی رقمطراز ہیں۔

''و کتاب الصحاح ھذا کتاب حسن الترتیب سھل المطلب لمایراد منہ و قداتی باشیاء حسنۃ و تفاسیر مشکلات من اللغۃ،،

یا قوت نے معجم الادباء میں لکھا ھے۔

''احسن الجوھری تصنیفہ وجود تالیفہ و ھذا مع تصحیف فی عدۃ مواضع تتبعھا علیہ المحققون۔

منقول ہے کہ علامہ جوھری ایک حادثہ میں وفات پا گئے اور کتاب پر نظر ثانی نہ کر سکے اس لیے ان کے شاگرد ابراھیم بن صالح الرزاق نے ان کے انتقال کے بعد اس کتاب کی تبیضر کی اور بہت سارے مقامات پر ان سے غلطی ھوئی امام ابو محمد عبیداللہ ابن بری نے صحاح پر حاشیہ لکھا اور اس کا نام ''التنبیہ و الافصاح عماو قع من الوھم فی کتاب الصحاح،، رکھا۔ امام رضی الدین حسن بن محمد الصغانی المتوفی ۶۵۰ھ نے اس کا تکملہ لکھا ۔ ان کے علاوہ مندرجۂ ذیل حضرات نے صحاح پر حاشیے لکھے ۔

۱- ابن قطاع علی بن جعفر الصقلی المتوفی ۵۱۵ھ

۲- ابوالقاسم فضل بن محمد البصری المتوفی ۴۴۴ھ

۳- رضی الدین محمد بن علی الشاطبی المتوفی ۶۸۴ھ

۴- ابوالعباس احمد بن محمد المعروف بابن الحاج الاشبیلی المتوفی ۶۵۱ھ

ابوالحسن علی بن یوسف القفطی نے اس کے اغلاط کی اصلاح میں ایک کتاب لکھی ۔ ابن الصائغ الدمشقی المتوفی ۷۲۰ھ نے اس کا خلاصہ لکھا ۔ اس کی ایک اور تلخیص امام محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الرزاق نے بھی لکھی اور اس کا نام مختارالصحاح رکھا اس کی ایک تلخیص مولیٰ المعروف بالعیشی المتوفی ۱۰۱۶ھ نے بھی تالیف کی ھے ۔ مولیٰ محمد بن مصطفیٰ الوافی

المعروف بوان قولی المتوفی ۱۰۰۰ھ نے اس کتاب کو ترکی زبان میں منتقل کیا ہے وہ لکھتے ہیں ''ممارأیت الاحتیاج التام الی بیان اللغة و کان صحاح الجوہری مقبولاً مسلماً عندالفحول ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فاردت ترجمته حتی یکون سھل التعاطی ۔

جلال الدین سیوطی نے صحاح کی احادیث کی تخریج کی ہے اور اس کا نام خلق الاصباح فی تخریج احادیث الصحاح رکھا امام ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوہری الفارابی۔ فاراب کے رہنے والے تھے ۔ ان کو لغت میں امام کی حیثیت حاصل ہے ۔ ایام طفولیت ہی میں عراق آ گئے وہاں سے حجاز گئے اور عرصہ تک بدؤوں کے درمیان زندگی گزاری تا کہ ادب و زبان پر قدرت حاصل ہو جائے اس کے بعد خراسان آئے کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد نیشا پور چلے گئے اور وہیں مستقلاً قیام کر لیا ۔ ''الصحاح فی اللغة،، ان کی مشہور ترین کتاب ہے اس کتاب کی چار جلدیں ہیں ۔ اس کے علاوہ انہوں نے فن عروض میں ایک کتاب 'کتاب فی العروض کے نام سے اور نحو میں ایک کتاب مقدمة فی النحو کے نام سے تالیف کی ۔ روایت ہے کہ نیشا پور کے دوران قیام میں ان کے دماغ میں کچھ خلل ہو گیا چنانچہ انہوں نے لکڑی کے دو پر بنائے اور رسی سے ان کو اپنے بازوؤں پر باندھ لیا پھر اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر لوگوں کو پکارا ۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو کہا کہ

لوگوں کو ایسا تماشہ دکھاوں گا جو آج تک کسی نے نہ دکھایا ہو گا وہ یہ کہ میں ابھی ان لکڑی کے پروں کے ذریعہ پرواز کروں گا ۔ لوگ سمجھے کہ واقعتاً انھوں نے کوئی ایجاد کی ہے اس لیے ایک جم غفیر اس تماشے کو دیکھنے کے لیے جمع ہو گیا ۔ علامہ جوھری نے پرواز کی کوشش میں اپنی چھت سے چھلانگ لگا دی اور زمین پر گر کر جاں بحق ہو گئے۔ اس طرح ۳۸۳ھ / ۱۰۰۳ء میں ان کی وفات ہو گئی ۔ افسوس کہ بعد وفات لوگوں کو اندازہ ہوا کہ ان کا یہ عمل خلل دماغ کی وجہ سے تھا ۔

المراجع

۱- حاجی خلیفہ : کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون : ۲ : ۱۰۷۲

۲- خیرالدین الزرکلی: الاعلام : ۱ : ۳۰۹

۳- احمد عطیۃ اللہ : القاموس الاسلامی : ۱ : ۶۶۶ طبع قاھرہ ۔

۴- ابن العماد : شذرات الذھب : ۳ : ۱۴۲ طبع مصر ۱۳۵۰ھ

۵- عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین : ۲ : ۲۶۸

Brockelmann : S : 1 : 196

———

الفرق بين الكوع والكرسوع

(مخطوطه نمبر ۳۲۲-د)

۳ ع ۳

ز - ا

لغت - عربی

۱- تقطیع : ۳۰ × ۱۹ سم

۲- اوراق : ۱

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : عنایت الرحمان بن عبدالرحمان ۱۳۰۳ھ

۵- مؤلف : مرتضی زبیدی ، بلگرامی ، علامه - ۱۱۴۵ ---- ۱۲۰۵ھ

۶- آغاز : الحمدلله الفاتح لمن شاء من عباده ابواب المعارف المانح بدرالطائف و غرر الطرائف فی اصداف العوارف

۷- اختتام : "فعلیه بشرحی علی القاموس المسمی بتاج العروس - - - - - حامداً لله عزوجل و مصلیا و مسلماً و مستغفراً والحمدلله رب العالمین -"

۸- کیفیت : سید مرتضی زبیدی کا یه رساله در اصل ایک سوالنامے کا جواب ہے جس میں سائل نے کوع اور کرسوع کی لغوی تحقیق معلوم کی ہے ، علامه نے اس کا جواب دیا اور آخر میں اپنی شرح قاموس کا حواله دیا که تفصیل کے لیے اس لغت کو دیکھ لیا جائے -

کنزاللغات

(مخطوطه نمبر ۷۰۸)

۳ ع ۳
م - ک

لغت - عربی

۱- تقطیع : ۲۹ × ۱۹ س‌م

۲- اوراق : ۲۷۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : محمد بن عبدالخالق بن معروف -

۶- آغاز : ''جواهر کنوز لغات حمد و ستائش بار گاه،،

۷- اختتام : ''زمین نرم و زینهای دشت فراخ و بمعنی دوم،،

۸- کیفیت : مصنف نے مقدمۂ کتاب میں بیان کیا ہے کہ عربی قرآن و حدیث کی زبان ہے اس لیے عربی جاننا تو ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے - مگر چونکہ عربی کی بیشتر لغات عربی زبان میں تھیں اس لیے اس نے یہ لغت مرتب کی تا کہ عربی لغات کو فارسی میں بیان کر دیا جائے - مصنف نے اس لغت کو مرتب کرنے کے لیے صحاح ، مجمل ، دستور ، مصادر ، اختیارات بدیعی ، لغات‌القرآن اور شرح نصاب کو پیش نظر رکھا ہے مقدمے کے آخر میں اس کتاب کو سلطان محمد کے نام منسوب کیا گیا ہے ، جو ۸۵۱ھ سے ۸۸۳ھ تک جیلان کا حکمران رہا ہے -

یہ لغت حرف اول اور حرف آخر کی ترتیب پر لکھی ہوئی ہے -

زیر نظر نسخہ صرف جلد اول پر مشتمل ہے اور آخر سے ناقص ہے ۔ خط عمدہ اور جلی ہے ۔ عربی الفاظ نسخ میں اور فارسی معانی عمدہ نستعلیق میں لکھے ہوئے ہیں ۔

نحو

۱- حاشیة عبدالغفور علی شرح جامی

۲- حاشیة علی خطبة الفوائدالضیائیه

۳- حاشیة قاضی نوراللہ شستری علی شرح جامی

۴- شرح ھدایة النحو

۵- الفوائد الضیائیه

۶- الفوائد الضیائیه

۷- الفوائد المحمدیه

۸- متن متین

حاشیہ عبدالغفور علی شرح جامی

(مخطوطہ نمبر ۹۷۴)

۵٫۲ع۴

ع - ح

نحو - عربی

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۶ سم

۲- اوراق : ۲۲۴

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : رضی الدین عبدالغفور اللاری م ۹۱۲ھ / ۱۵۰۶ء
(بحوالہ ذیل نمبر ۹)

۶- آغاز : ''الحمد مصدر المعلوم واللام الجنس اوالاستغراق ای کل حمد من الازل الی الابد ۔''

۷- اختتام : ''وھی لا تحصل الا بتقدیر البناء لانہ اذا اعرب منع الصرف فلم تکسر ۔''

۸- کیفیت : ملا عبدالغفور لاری مولانا عبدالرحمان جامی (۸۹۸ھ) کے ممتاز ترین شاگرد اور بڑے ماھر نحوی تھے - شیراز کے قریب بمقام لار پیدا ہوئے اور بمقام ھرات ۹۱۲ھ میں انتقال کیا اور اپنے استاد جامی کے قریب مدفون ہوئے - (بحوالہ ذیل نمبر ۷)

بیل (Beale) اور رحمان علی نے لاھوری بتایا ہے جو درست نہیں ہے (بحوالہ ذیل نمبر ۶۰۵) اسی طرح مرکیس نے تین شخصیات کو باھم خلط ملط کر دیا ہے اور تینوں کو ایک ھی شخصیت تصور کر کے لاری

کے ذیل میں ملا جلا سوانحی خا کہ درج کر دیا ہے۔
(بحوالہ ذیل نمبر ۳)

در اصل لاری کے نام سے ایک ھی دور میں تین شخصیات سامنے آتی ہیں :

۱۔ محمد بن صلاح الدین الشہیر بمصلح الدین لاری ۹۶۷ھ
(بحوالہ ذیل نمبر ۱)

یہ بڑے پائے کے عالم اور محدث وفقیہ تھے اور ان کا تذکرہ کافی تفصیل سے ملتا ھے اور ان کی تصنیفات میں یہ کتابیں زیادہ نمایاں ہیں :

* مرأۃ الادوار و مرقاۃ الاخبار
* حاشیہ علی شرح الجامی
* شرح الاربعین النوویہ

۲۔ مصلح الدین اللاری ۹۷۹ھ یہ مفسر و منطقی تھے درج ذیل تصانیف مشہور ہیں ۔ (بحوالہ ذیل نمبر ۱)

* حاشیہ علی شرح المولی جلال للتہذیب ۔
* حاشیہ علی تفسیر البیضاوی

۳۔ عبدالغفور اللاری ۔ (۹۱۲ھ) جو جامی کے شاگرد اور نفحات الانس کے شارح ہیں اور جن کا حاشیہ علی شرح جامی مشہور اور مدارس عربیہ میں مقبول رہا ھے نفحات الانس جامی کی شرح انھوں نے مولانا جامی رح کے صاحبزادے ضیاءالدین یوسف کے لیے تحریر کی تھی کیوں کہ اس کے مشکل مقامات ان کی سمجھ میں نہ

آتے تھے - اس لیے عبدالغفور (جنھوں نے نفحات الانس خود اس کے مصنف سے پڑھی تھی) نے نفحات الانس کی شرح تصنیف کی - عبدالغفور لاری کا حاشیہ شرح جامی مکمل نہیں ھے - اس کا تکملہ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (۱۰۶۷ھ) نے تحریر کیا اور حاشیہ عبدالغفور اور تکملہ عبدالغفور کے نام سے متعارف رہا ہے -

زیر نظر مخطوطہ حاشیہ عبدالغفور کا ایک قابل مطالعہ و استفادہ نسخہ ہے اگرچہ خط زیادہ بہتر نہیں ہے اور تاریخ کتابت اور نام کاتب بھی مذکور نہیں ہے -

المراجع

۱- عمر رضا کحالہ ، **معجم المؤلفین** ، ج ۵ ، ص ۲۶۹ دمشق ۵۸ء

" " ج ۷ ، ص ۹۳ " "

" " ج ۱۲ ، ص ۲۹۳ " "

۲- البغدادی ، **ھدیۃ العارفین** ، ج ۱ ، ص ۵۸۸ تہران

۳- یوسف الیان سرکیس **معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ** ج ۲ ، ص ۱۵۸۴ مصر

۴- حاجی خلیفہ ، **کشف الظنون** ، ج ۲ ، ص ۱۳۷۲ - تہران -

۵- رحمان علی ، **تذکرۂ علمائے ھند** ص ۱۲۵ نولکشور ۱۹۱۴ء

۶- دارا شکوہ ، **سفینۃ الاولیاء** (اردو) ص ۲۳۳ - لاھور

7- Beale, T. W., Are Oriental Biographical Dictionary, Page 3, Sind Sagar Academy, Lahore.
8- Rieu, C. Catalogue of Persian Mss. in British Museum lib. Vol. 1. P. 350.
9. Brockelmann, Arabischen Litteratur, I, P. 304. Leiden.

حاشیہ علی خطبۃالفوائد الضیائیہ

(مخطوطہ نمبر ۳۲۴ - ب) ۲۵۰۲ع۴

نحو - عربی ب - ح

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۴ سم

۲- اوراق : ۱۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : فتح محمد بن عبداللہ

۵- مؤلف : سید علی بن محمد البخاری

۶- آغاز : ''اما بعد فیقول العبد الا حوج الی اللہ الباری سید علی بن محمد البخاری ۔،،

۷- اختتام : ''جزو من تعریفہ فمعناھا ح ملحوظ فیہ جزولہ ۔،،

۸- کیفیت : شرح ملا جامی (الفوائد الضیائیہ) کے خطبہ پر حاشیہ ہے ، مصنف کے بارے میں علم نہ ہو سکا کہ کون بزرگ ہیں ۔ شرح ملا جامی زمانہ قدیم کے نظام تعلیم میں ایک اہم کتاب رہی ہے ، اس پر بے شمار شروح اور حواشی لکھے گئے ، جن کی تفصیل ملا چلپی نے دی ہے ، حد یہ ہے کہ صرف خطبۂ کتاب پر بھی

لاتعداد حواشی لکھے گئے اور خطبۂ کتاب میں وارد ایک لفظ ھضماً لنفسہ پر باقاعدہ ایک مقالہ سپرد قلم کیا گیا اور سلطان ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحب قران ثانی کے دربار میں عرصے تک یہ بحث جاری رہی کہ ملا جامی کے خطبہ میں یہ لفظ ھضماً لنفسہ ہے یا ھصماً لنفسہ ہے ، پھر اس بحث میں مخالفین نے ایک دوسرے پر لعن طعن سے بھی گریز نہیں کیا !

فاناللہ الیہ المشتکی !

زیر نظر مخطوطہ شرح ملا جامی کے خطبے پر ایک موجز سا حاشیہ ہے خط گورا ہے -

---

حاشیہ قاضی نور اللہ شستری علی شرح ملا جامی

(مخطوطہ نمبر ۳۲۴-الف)

۵۰۲ع ۴

نحو - عربی

۴ - ۴

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۴ سم

۲- اوراق : ۴۸

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : فتح محمد بن عبداللہ

۵- مؤلف : قاضی نوراللہ شستری ، ۱۰۱۹ھ / ۱۶۱۰ء

۶- آغاز : ''اجل اسم یصدر بہ المرام و خیر خبر یجعل مبتدأ الکلام -،،

۷- اختتام : ''فھو مستبعد من مثلہ غایۃ الاستبعاد -،،

۸- **کیفیت :** قاضی نوراللہ شوستر میں ۱۵۴۹ء پیدا ہوئے ، مشہد میں تعلیم پائی ، ۱۵۸۷ء میں ہندوستان آئے اور دربار اکبری میں منصب جلیلہ پر فائز ہوئے -

قاضی صاحب بڑے مشہور شیعہ عالم تھے اور اپنی علمیت اور منصف مزاجی کی بناء پر مخالفین میں بھی مقبول تھے- چنانچہ بدایونی جس نے بعض شیعہ علماء کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے خاصا برا بھلا کہا ہے قاضی صاحب کی شیعیت سے واقف ہونے کے باوجود لکھتا ہے :-

''قاضی نوراللہ شوستری اگرچہ شیعی مذھب است اما بسیار بصفت نصفت و عدالت و نیک نفسی و حیا و تقویٰ و عفاف و اوصاف اشراف موصوف است و به علم و حلم و جودت فہم و جدت طبع و صفائے قریحه و ذکاء مشہور است -''

قاضی صاحب کی متعدد تصانیف بتائی جاتی ہیں - جن میں مجالس المؤمنین اور احقاق الحق زیادہ مشہور ہیں موخرالذکر میں حکمت اشاعرہ کا کافی مضحکه اڑایا گیا ہے جب که مجالس المؤمنین شیعہ زعماء پر ایک مبسوط تبصرہ ہے اور شیعہ مذھب کی تاریخ میں ایک اهم مقام رکھتی ہے اور اس میں ان امنگوں اور حوصلوں کا پر جوش اظہار ہے جو صفوی حکومت کے قیام سے جوشیلے شیعوں میں پیدا ہو گئے تھے

ایک سازش کے تحت جس کی تفصیل شیعی تذکرہ نجوم السماء میں موجود ھے انہیں بعہد جہانگیر شہید کرا دیا گیا - کہتے ہیں کہ قاضی صاحب نے حضرت خواجہ اجمیری کی بہ نسبت کچھ درشت الفاظ کہے جس پر جہانگیر ناراض ہو گیا کیوں کہ جہانگیر ان کا بہت معتقد تھا -

قاضی صاحب کی شہادت ۱۶۱۰ء میں بمقام آگرہ ہوئی ۱۷۷۴ء میں جب ہندوستان میں شیعیت کو فروغ ہوا تو ان کے مزار پر مقبرہ تعمیر کرایا گیا اور باغ بنوا دیا گیا ، باغ تو اب ویران ھے مگر باغ کی زیارت کے لیے لوگ آتے ہیں -

حضرات شیعہ قاضی صاحب کو شہید ثالث کے لقب سے یاد کرتے ہیں ان کے شہید اول شمس الدین عاملی بجرمینی ۹۸۶ھ اور شہید ثانی زین الدین عاملی ۹۶۶ھ میں شہید کیے گئے -

زیر نظر مخطوطہ شرح ملا جامی (الفوائد الضیائیہ) کے ابتدائی چند صفحات (خطبہ کتاب پر قاضی نوراللہ شستری صاحب کا لکھا ہوا حاشیہ ہے - اچھا صاف اور منقح نسخہ ہے کاتب کا نام صراحتاً مذکور نہیں ہے مگر مالکہ فتح محمد بن عبداللہ لکھا ہوا ہے جس کا خط متن مخطوطہ سے ملتا ہے اس لیے غالب گمان ہے کہ یہی کاتب کا نام ہے -

المراجع

اکرام ، شیخ محمد ، رودکوثر ، ص ۳۴۵-۳۵۳- لاہور

Beale, Oriental Biographical Dictionery,

شرح ھدایۃ النحو

(مخطوطہ نمبر ۲۵۳) ۵۰۲ع۴

نحو - عربی

۱- تقطیع : ۲۴ × ۱۵ سم

۲- اوراق : ۳۳

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : سبحان الذی اسری بعبده لیلاً من المسجد الحرام والصلواۃ والسلام علی النبی الذی قامت شریعته عل سبیل الا ستمرار والد وام

۷- اختتام : واما علی مذھب من قائل - - - - - - فحذفه لقصر الکلام و الخلاف مامر آنفا

۸- کیفیت : مخطوطہ نہایت قدیم اور بوسیدہ ہے - غالباً بارھویں صدی ھجری کے اواخر میں لکھا گیا - نحو کی مشہور و متداول کتاب ھدایۃالنحو پر بے شمار حاشیے اور شرحیں لکھی گئیں ہیں - زیر نظر مخطوطے کو شرح تو نہیں کہا جا سکتا - زیادہ سے زیادہ اسے مفصل حاشیے کا درجہ دیا جا سکتا ہے - مؤلف کاتب اور

تاریخ کتابت کسی بھی چیز کا پتہ نہیں چل سکا - اصولاً حاشیے کو متن کے لیے تشریح کرنے والا ہونا چاہیے - لیکن یہ حاشیہ متن سے زیادہ مغلق اور مشکل الفہم ہے۔

الفوائدالضیائیہ (شرح ملا جامی)

(مخطوطہ نمبر ۴۷۵) ۴ع۵۰۲

نحو - عربی ج - ا

۱- تقطیع : ۲۳ × ۱۷ س م

۲- اوراق : ۱۴۸

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : حبیب اللہ ۱۲۱۷ھ

ترقیمہ

''تمت تمام شد کتاب شرح ملا بدستخط فقیر حبیب اللہ بپاسخاطر فضیلت پناہ کمالات دستگاہ ملا دوست محمد اخوند زادہ بتاریخ ۲ شہر رمضان ۱۲۱۷ تحریر یافت،،

۵- مؤلف : مولانا نورالدین عبدالرحمان جامی رح ۸۹۸ھ

۶- آغاز : ''الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی آلہ و اصحابہ المتادبین بآدابہ - - - فہذہ فوائد وافیہ لحل مشکلات الکافیہ،،

۷- اختتام : ''قداستراح من مکدالانتہاض لنقل ضدالشرح من السواد الی البیاض -،،

۸- **کیفیت** : الفوائدالضیائیه (شرح ملا جامی رح) کا اچھا خاصه معتنابه نسخه ہے اور مکمل ہے - مختلف خطوں میں جا بجا حواشی درج ہیں -

---

الفوائدالضیائیه (شرح ملا جامی)

(مخطوطه نمبر ۳٦۲)

۳۵۰۲ع۳

نحو - عربی

ج - ا

۱- **تقطیع** : ۲۳ × ۱۴ س،م

۲- **اوراق** : ۵۲۵

۳- **خط** : نسخ

۴- **کاتب** : محمد عالم المعروف بدیوانی ، ۱۱۴۵ھ

۵- **مؤلف** : مولانا نورالدین عبدالرحمان جامی ۸۹۸ھ

٦- **آغاز** : ''خواص الاسم ، وخول اللام ای لام التعریف -''

۷- **اختتام** : ''برحمتک یا ارحم الراحمین ، تحررت بامر المخدوم العالی -''

۸- **کیفیت** : الفوائدالضیائیه (شرح جامی) کا بہت عمده نسخه ہے اور بہترین خطاطی کا نمونه ہے ، تمام نسخه مجدول مطلا و کبود ہے متن کے الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں ، متعدد مقامات پر حواشی مندرج ہیں ابتدا میں چند صفحات کسی کلامی بحث پر مشتمل ہیں جو کسی علم الکلام کی کتاب سے نقل کیے گئے ہوں گے صفحۂ اول غائب ہے ، یقین غالب ہے که وه منقش و مطلا رہا ہو گا -

الفوائد المحمدیہ

(مخطوطہ نمبر ۳۲۴ - ج) ۴۵۰۲ع۴

نحو - عربی

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۴ س م

۲- اوراق : ۲۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : فتح محمد بن عبداللہ

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : ''لکن لم یجد مرام ... الشیه و مقصود ها و بعضهم من لا خط له عن ... اشیه الرشیقه ...''

۷- اختتام : ''لانه لم یوجد فی شروح الکافیه ولا فی حواشی الشرح''

۸- کیفیت : شرح ملا جامی کے خطبے پر حاشیہ ہے، مصنف کا نام کہیں درج نہیں ہے - مقدمے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نوراللہ شستری کے کسی فرزند کا ھے کیوں کہ اس میں ان کی وفات کا ذکر حادثۂ فاجعہ سے کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ میں نے اپنے والد کی وفات کے بعد اپنے ان حواشی کو بھی ان حواشی سے ملا دیا ہے اور ان میں ضم کر دیا ہے - واللہ اعلم -

--- --- ---

متن متین

(مخطوطہ نمبر ۹۷)

نحو - عربی

۱- **تقطیع** : ۲۴ × ۱۹ سم

۲- **اوراق** : ۹۲

۳- **خط** : نستعلیق

۴- **کاتب** : نا معلوم

۵- **مؤلف** : عبدالرسول بن محمد رضا الانصاری المظفری

۶- **آغاز** : 'سیما الخلفاء الاربعة بعدد حروف الکلم

۷- **اختتام** : 'واحشرنی مع اهل بیت رسولک الکریم'

۸- **کیفیت** : مؤلف کے بارے میں برو کلمان اور معجم المؤلفین نے صرف اتنا بتایا ہے کہ یہ نحوی تھے اور ۱۱۷۷ھ / ۱۷۶۳ء میں بقید حیات تھے اور ان کی نحو میں متن متین کے نام سے ایک کتاب ہے -

زیر نظر مخطوطہ بخط نستعلیق لکھا ھوا ایک قابل اعتناء نسخہ ہے -

المراجع

۱- کحالہ : معجم المؤلفین ، ج ۵ ، ص ۲۱۹ -

۲- بروکلمان : تکملہ ۲ ، ص ۵۹۸

صرف

۱- زرادی

۲- مراح الارواح

۳- مفیدالمبتدی

۴- نا معلوم الاسم

۵- نا معلوم الاسم

زرادی

(مخطوطہ نمبر ۵۱۲) ۴۶۲ع

صرف - فارسی ز - ز

۱- تقطیع : ۲۵ × ۱۵ س‌م

۲- اوراق : ۱۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : میاں صدرالدین عباداللہ ۱۲۷۸ھ

۵- مؤلف : زرادی ، فخرالدین ، ۷۴۸ھ/۱۳۴۷ء

۶- آغاز : الحمدللہ رب‌العلمین والعاقبة للمتقین

۷- اختتام : الف وصل در اول او درآوراند چوں اطہر و اثاقل و اللہ اعلم بالصواب

۸- کیفیت : مخطوطہ کرم خوردہ ، آب رسیدہ اور دریدہ و بوسیدہ ہے - صرف (عربی) کی یہ مشہور کتاب ہے - اورکسی زمانہ میں اسلامی مدارس میں متداول رہ چکی ہے -

مولانا فخرالدین زرادی السامانوی ثم الدھلوی سامانہ کے رہنے والے تھے - اپنے وطن میں ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ دھلی تشریف لے گیے جہاں آپ نے مولانا فخرالدین ھانسوی کی خدمت میں رہ کر رائج‌الوقت درسیات اور دیگر علوم و فنون میں مہارت حاصل کی اور بہت جلد اپنی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے آپ دھلی کے ممتاز فضلاء میں شمار کیے جانے لگے - کچھ دنوں بعد ان کی طبیعت نے یک لخت

پلٹا کھایا اور وہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے دربار میں حاضر ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے ۔ وادی طریقت میں قدم رکھنے کے بعد مولانا کا رجحان عزلت و انزواء کی طرف ہو گیا اور آپ مدتوں جنگلوں اور بیابانوں میں ٹھہر کر سخت ریاضتیں کرتے رہے ۔ آپ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے ۔ محمد تغلق شاہ کے دور میں جب دارالسلطنت دھلی سے دیوگیر کی طرف منتقل ہوا اور دھلی کے اھل علم دیوگیر کی طرف روانہ ھوئے تو مولانا نے بھی رخت سفر باندھا ، لیکن دیوگیر میں کچھ دنوں قیام کرنے کے بعد زیارت حرمین شریفین کا شوق دامن گیر ہوا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ مولانا بیت اللہ شریف کے سفر پر روانہ ہو گئے ۔ حج و زیارت سے فراغت کے بعد آپ بغداد تشریف لے گئے جہاں آپ نے اس دور کے مشہور اساتذۂ حدیث سے استفادہ کیا ۔ بغداد سے وطن واپس آتے وقت بدقسمتی سے آپ کا جہاز ڈوب گیا اور ۷۴۸ھ میں آپ شہید ہو گئے ۔

آپ کے کمالات کا اعتراف کرتے ہوئے صاحب تذکرہ علمائے ھند نے لکھا ھے :

بزرگے بود جامع علوم و تقویٰ و در امر دین صلابتے تمام و عظمتے وافرداشت

الزرکلی نے آپ کی تصنیفات کا تذکرہ کرتے ہوئے

''اصول اسماع'' ''کشف القناع عن وجه السماع'' اور ''رسالہ صرف زرادی'' کے علاوہ آپ کے ان پچاس رسالوں کا بھی حوالہ دیا ہے جن میں آپ نے علم کلام کے مہمات مسائل سے تعرض فرمایا ہے اور اختلافی امور میں نہایت جچی تلی رائے دی ہے۔

المراجع

۱- الزرکلی : الاعلام : ۵ : ۳۳۶

۲- رحمان علی : تذکرہ علمائے ھند : ۱٦۰ نولکشور

مراح الارواح

(مخطوطہ نمبر ۳۲٦)

۲ع۴

صرف - عربی

ا - م

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۴ سم

۲- اوراق : ٦۴

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : احمد بن علی بن مسعود

٦- آغاز : ''قال المفتقر الی اللہ المودود احمد بن علی بن مسعود غفراللہ لہ ولوالدیہ و احسن الیھما والیہ ان علم الصرف ام العلوم والنحو ابوھا''

۷- اختتام : ''کحکم طوی للمتابعة نحو طاویان''

۸- کیفیت : علم صرف کی مشہور اور مدارس عربیہ میں متداول

کتاب مراح الارواح کے مصنف کا اسم گرامی احمد بن علی بن مسعود ہے ، مگر ان کا سوانحی خاکہ کہیں نہیں ملتا ، خود علامہ جلال الدین سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ کے ص ۱۵۱ پر ان کے بارے میں یہ تو بتایا ہے کہ وہ مراح المراح کے مصنف ہیں مگر ان کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے -

حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں مراح المراح کی متعدد شروح کا ذکر کیا ھے ، مگر مصنف کے بارے میں کچھ نہیں بتایا اور نہ ان کی تاریخ وفات دی ہے دارالکتب المصریہ میں ایک قلمی نسخہ موجود ھے جس پر تاریخ کتابت ۸۴۰ھ درج ہے جس سے معلوم ھوتا کے کہ مصنف آٹھویں یا نویں صدی ھجری کی شخصیت ہیں -

زیر نظر مخطوطہ نا مکمل ہے ، مرمت شدہ ہے اور جستہ جستہ حواشی دیئے گئے ہیں - معمولی خط میں نقل کیا گیا ہے اور معمولی سا نسخہ ہے -

المراجع

۱- حاجی خلیفہ ، کشف الظنون، ج ۲ ، ص ۱۶۵۱ تہران

۲- یوسف الیان سرکیس مطبوعات العربیۃ والمعربۃ، ج ۱ ، ص ۳۷۴ ، القاھرہ -

۳- فواد سید ، فہرست المخطوطات ، دارالکتب المصریہ ج ۳ ، ص ۴۴ ، القاھرہ -

----

مفید المبتدی

(مخطوطه نمبر ۳۱۷)

۳ع۲۳

صرف - فارسی

ک - م

۱- تقطیع : ۱۹ × ۱۴ سم

۲- اوراق : ۱۰۷

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : گل محمد بن میاں فتح محمد ۱۲۸۵ھ

ترقیمه

با تمام رسید نسخهٔ مبارک مسمی به مفید المبتدی بتاریخ بیست و سیم شهر شوال در سن یک هزار و دو صد وهشتاد وپنج ۱۲۸٦ھ سن هجرة النبی الامی المکی المدنی الهاشمی علیه من الصلواة افضاها و من التحیات اکملها و علی آله التقی النقی و اصحابه الشریف الذی (؟ الذین) بذ لوا جهدهم فی اسطبنات (؟استنباط) القوانین (؟ قوانین) الحلال و الحرام من ید الفقیر المراجی الی رحمة الله تعالی گل محمد ابن میاں فتح محمد غفر الله له ولوالدیه ولاستاذیه ولجمیع المومینن والمومنات والمسلمین والمسلمات آمین -

۵- مؤلف : نا معلوم

٦- آغاز : بذیل عفوو عطا بپو شند و بفرمودهٔ او سبحانهٗ و تعالی

۷- اختتام : اتسر اصله ایتسر ففیه الادغام بجعل الفاء تاءً لاعینه

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطه ناقص الاول ہے اس لیے مصنف کا نام

معلوم نہ ہو سکا ۔ کتاب واضح اور خوانا ہے ۔ صرف کے بیشتر مسائل بالخصوص تعلیلات کو تفصیلاً اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے کتاب میں سات ابواب اور ایک خاتمہ ہے صحیح مجرد اور مزیدفیہ کے اعتبار سے کتاب کا آغاز کیا گیا ھے اور ادغام کے مسائل پر اختتام ۔

یہ کتاب ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو مسائل صرف کا بالاستیعاب مطالعہ کرنا چاہتے ہوں ۔

نامعلوم الاسم

۳۶۲ (مخطوطہ نمبر ۳۴۲)

صرف ۔ فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۰ × ۱۴ س‌م

۲۔ اوراق : ۲۶

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : نا معلوم

۵۔ مؤلف : نا معلوم

۶۔ آغاز : سوال کردہ اند کہ شما گفتہ اید کہ امر شریف را کہ ابتدا بہ بسم‌اللہ نہ کردہ بود

۷۔ اختتام : حرکات و سکنات آں صفت مشبہ گفتہ اند

۸۔ کیفیت : مخطوطے کے ابتدائی اور آخری اوراق موجود ہیں لیکن نہ یہ معلوم ہو سکا کہ یہ کس کی تصنیف ہے

اور نہ کاتب و سنہ کتابت کا پتہ چل سکا - قیاس ہے
کہ تیرھویں صدی ھجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے
کتاب کا انداز سوال و جواب کا انداز ہے -
صرف کے مسائل پر سوالات قائم کیے گئے ہیں پھر ان
کا سلیس انداز میں جواب دیا گیا ہے - مقصود یہ ہے
کہ مسائل ذھن نشین ھو جائیں گو کہ بعض مقامات
پر غیر ضروری و غیر مفید بحثیں ہیں پھر بھی یہ رسالہ
افادیت سے خالی نہیں ہے -

نامعلوم الاسم

(مخطوطہ نمبر ۲۵۵) ۳ع۴

صرف - عربی

۱- تقطیع : ۲۲ × ۱۳ س م

۲- اوراق : ۱۶

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : محمد نور

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : الحمدللہ رب‌العالمین والعاقبة للمتقین والصلواة علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین

۷- اختتام : علی‌وزن الفعلة بالکسرة للنوع من الفعل کما تقول ھو حسن الرکبة و حسن الطعمة والجلسة

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطے کا نہ تو نام ھی معلوم ھو سکا اور نہ اس کے مصنف ھی کا پتہ چل سکا - مخطوطہ

آب دیدہ اور نہایت بوسیدہ ہے غالباً بارھویں صدی کے اواخر میں لکھا گیا ہے -

عبارت نہایت ژولیدہ اور مسائل کو بیان کرنے کا انداز چیستانی ہے - کسی زمانہ میں جب کہ فن سمجھنے سے زیادہ ذھنی ورزش مقصود ھوا کرتی تھی یہ کتاب مفید رھی ھو گی - اب تو طلباء کے اذھان اس طرح کی دشوار کتابوں کے متحمل ھی نہیں ھو سکتے -

آخری صفحے پر پشتو کے چند اشعار لکھے ھوئے ہیں جو کتاب کے موضوع سے تعلق نہیں رکھتے -

---

منطق

١ - تقرير ایسا غوجی

٢ - حاشية علی ایساغوجی

٣ - حمدالله شرح سلم العلوم

٤ - سلم العلوم

٥ - شرح التهذيب

٦ - ملا مبارک شرح سلم العلوم

ع

۱۶۰

تقریر ایساغوجی

(مخطوطه نمبر ۳۹۸-ب)

منطق - عربی

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۰ سم

۲- اوراق : ۱۴

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : خدا دوست

ترقیمه

تمت هذه‌النسخة در روز پانشنبه (؟ پنجشنبه) بیدالفقیر الراجی الی رحمةالله الغفار خادم‌العلماء والصلحاء فقیرالحقیر خدا دوست

خرجت من التراب بغیرذنب - رجعت الی التراب مع الذنوب

خدایا بیامرز خواننده را - عطا کن تو جنت نویسنده‌را

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : الحمد لمن حمده احسن کل القول

۷- اختتام : لان الجنس ایضا مقول علی کثیرین مختلفین بالعدد

۸- کیفیت : اس مخطوطے کے آخری صفحے کی پشت پر خط خفی میں بسم‌اللہ‌الرحمان‌الرحیم مکتوب ہے - یہ در اصل ایساغوجی پر مختلف اساتذہ کی تقاریر کا مجموعہ ہے - اس میں ایساغوجی کے مختلف حواشی کو بھی جمع کیا گیا ہے - خط اچھا نہیں ہے -

----

ع
الحاشیہ علیٰ ایساغوجی

۱۶۰
(مخطوطہ نمبر ۳۹۸ - الف)

ع - ح
منطق - عربی

۱- تقطیع : ۲۱ × ۱۰ س م

۲- اوراق : ۲۰

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : عماد بن یحییٰ بن علی الفارسی

۶- آغاز : نحمدک یا من بالحمد حقیق و نشکرک یا من ملھم التصور والتصدیق

۷- اختتام : فالحس ان کان حس السمع فھومن المتواترات وان کان غیرہ

۸- کیفیت : اس مخطوطے کے آخری صفحات غائب ہیں - اس لیے کاتب کے نام کا صحیح پتہ نہ چل سکا لیکن کتاب کے کے اخیر میں ایک مہر ھے جس کی عبارت یہ ہے - ''خدا دوست را دولت جاوید داد،،

۱۱۰۶

اس مہر سے یہ قیاس کیا جاتا ھے کہ یہ نسخہ ۱۱۰۶ھ کے قریبی زمانے میں لکھا گیا ہے اور اس کا کاتب غالباً خدا دوست ھے - اس نسخے کی ایک خصوصیت یہ بھی ھے کہ اس کے صفحۂ اول کے دو مقامات پر ''خط خفی،، میں بسم اللہ شریف لکھی ھوئی ہے -

———

ع
۱٦۰
م - ح

حمداللہ شرح سلم العلوم

(مخطوطہ نمبر۳۴۳ - ب)

منطق - عربی

۱- تقطیع : ۲۵ × ۱۵ س م

۲- اوراق : ۱۳

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : فتح محمد

۵- مؤلف : ملا حمداللہ بن شکراللہ بن دانیال بن پیر محمد صدیقی ۱۱٦۰ھ

٦- آغاز : ''قولہ سبحانہٗ الظن ان السبحان مصدر کغفران،،

۷- اختتام : ''واحقاف الخبر فیہا یستدعی مقاما اوسع من ذلک،،

۸- کیفیت : ملا حمداللہ سندیلہ میں پیدا ہوئے مسلکا شیعہ تھے ، علوم متداولہ علامہ کمال الدین فتحپوری اور شیخ نظام الدین سہالوی سے حاصل کیے - فلسفہ و منطق پر خصوصی توجہ دی اور معقولات کے امام تسلیم کیے گئے دربار دہلی سے فضل اللہ کا خطاب ملا اور جاگیر عطا ہوئی جس سے آپ نے سندیلہ میں مدرسہ قائم کیا -

ملا حمداللہ نے الشمس البازغہ اور شرح ہدایت الحکمۃ پر حواشی لکھے اور زبدۃ الاصول کی شرح لکھی ، لیکن جس کتاب نے انہیں شہرت عام اور بقائے دوام بخشی وہ یہی کتاب یعنی سلم العلوم کی شرح ہے

جو ان ھی کے نام پر (حمداللہ) مشہور اور مدارس نظامیہ میں متداول رہی ہے -

سلم العلوم قاضی محب اللہ بہاری کی تصنیف ہے جو علم منطق میں اپنی جامعیت اور اختصار کی بناء پر مقبول رہی ھے - سلم العلوم کی بے شمار شروح اور حواشی لکھے گئے ہیں ، مگر جو شہرت حمداللہ اور قاضی مبارک کو حاصل ھوئی وہ کسی شرح یا حاشیے کو حاصل نہ ھوئی -

'ملا حمداللہ، کا زیر نظر مخطوطہ صرف تصورات پر مشتمل ہے اور فی الجملہ معتنابہ ہے -

المراجع

۱- تاریخ ادبیات عربی ، ج ۲ ، ص ۳۳۲ پنجاب یونیورسٹی لاھور -

۲- رحمان علی ، تذکرہ علمائے ھند ، ص ۱۶۹

۳- مولانا عبدالحی ،نزھۃالخواطر ، ۶ ، ۴۷

سلم العلوم

ع

(مخطوطہ نمبر ۲۵۴)

۱۶۰

منطق - عربی

م - س

۱- تقطیع : ۱۶ × ۹ س م

۲- اوراق : ۶۸

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : نا معلوم

ترقیمه

ومن الله التوفیق والصلاح والفوز والفلاح و اسأل الله تعالیٰ من فضله الجلیل ان ینفع بهذالکتاب للسمعیل (؟ اسماعیل) و وفقه الله تعالیٰ لا استکمال و زناه (؟) الیٰ معارج الکمال انه ولی (الولی) المتعال ؟ و منه الجود و الافضال و العطاء والنوال

۵- مؤلف : قاضی محب‌الله بہاری المتوفی ۱۱۱۹ھ / ۱۷۰۷ء

۶- آغاز : سبحانه ما اعظم شانه لا یحد و لا یتصور

۷- اختتام : والمولف من المراجح والمرجوح فتدبر

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطه کوئی قدیم مخطوطه نہیں ہے بلکه چودھویں صدی کے وسط میں کسی نے محض شوقیه اس کو نقل کر ڈالا ہے - نه تو اس کا کاغذ پرانا ہے اور نه روشنائی - زیاده سے زیاده اسے نقل مطابق اصل کہه سکتے ہیں سلم‌العلوم منطق کی معروف و متداول کتاب ہے بر صغیر کے تقریباً سارے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے اس کی بہت سی شرحیں اور حاشیے لکھے جا چکے ہیں اور آج تک لکھے جا رہے ہیں -

قاضی محب‌الله بن عبدالشکور بہاری صوبه بہار (بھارت) کے موضع کڑا کے رہنے والے تھے . صاحب تذکره علمائے ہند نے ان کے بارے میں لکھا ہے -

''بحرے بوداز بحار علوم و بدرے بود بین النجوم،،

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی وطن میں حاصل کی اور بعد میں ملا قطب الدین شمس آبادی کے زمرہ تلامزہ میں داخل ہو گئے - تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ لکھنؤ میں قاضی مامور ہوئے - یہ عالمگیر بادشاہ کا دور تھا - لکھنؤ کے علاوہ علامہ بہاری دکن کے بھی قاضی مقرر موئے - عالمگیر کے پوتے رفیع القدر بن شاہزادہ محمد معظم کے استاد بھی رہے - جب محمد معظم سریر آرائے مملکت ہوا تو اس نے علامہ بہاری کو ساری مملکت محروسہ کا "صدرالصدور" مقرر کر دیا اور آپ کو فاضل خان کا خطاب دیا لیکن کچھ ہی دنوں بعد ۱۱۱۹ھ / ۱۷۰۷ء میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی تین تصانیف نے بڑی شہرت حاصل کی اور انکے باعث آپ کے علم و فضل کا سکہ آج تک رائج ہے ۔

۱- مسلم الثبوت فی اصول الفقه
۲- سلم العلوم فی المنطق
۳- الجوهر الفرد فی الفلسفة

المراجع

1. Beale : An Orintal Biographical Dictionery : 275
۲- رحمان علی : تذکرہ علمائے هند : ۱۷۶ طبع نولکشور ۱۹۱۴
۳- الزرکلی : الاعلام : ٦ : ١٦٩
۴- سرکیس : معجم المطبوعات العربیه : ۱ : ۱٦۹ طبع مصر ۱۹۲۸
Brockelman : S : II : 622

ع
۱٦۰
ع ـ ش

شرح التہذیب

(مخطوطہ نمبر ۲۷۱)

منطق ـ عربی

۱- تقطیع : ۱۸ × ۱۳ سم

۲- اوراق : ٣٦

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : سید اسحاق

۵- مؤلف : عبداللہ بن الحسین الیزدی المتوفی ۱۰۱۵ھ

٦- آغاز : قوله الحمدلله افتتح کبابه بحمدالله بعد التسمیة

۷- اختتام : و رزقنا بفضله وجوده سعادة الدارین بحق نبیه محمد خیرالبریة اجمعین و آله و عترته الطاهرین المعصومین انه خیر موفق و معین والحمدلله رب العالمین

۸- کیفیت : گو کہ زیر نظر مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے مگر قرائن بتلا رہے ہیں کہ یہ مخطوطہ بارہویں صدی ھجری کے اواخر میں لکھا گیا ہو گا ـ کاغذ نہایت بوسیدہ اور کہیں کہیں سے کرم خوردہ ھے ـ کتاب کے اکثر صفحات پر حاشیہ چڑھایا گیا ھے حاشیہ اور اصل کتاب دونوں خط نستعلیق میں مرقوم ہیں متن کی عبارت کو قولہ لکھ کر نمایاں کیا گیا ہے اور قولہ کو بخط سرخ لکھا گیا ھے ـ

مخطوطے کے آخری صفحے پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ''ایں کتاب در ملک خواجہ فدا محمد ہست ہر کہ

دعویٰ (؟ کند) دعوائی او در شرع شریف نا مسموع و باطل باشد،،

شرح تہذیب علامہ سعدالدین مسعود بن عمرالتفتازانی المتوفی ۷۹۲ھ کی مشہور کتاب ''تہذیب المنطق والکلام،، کی شرح ہے -

اس کتاب کو مصنف نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک حصہ منطق میں اور دوسرا علم کلام میں ہے - چونکہ منطق والا حصہ فنی اعتبار سے زیادہ مکمل ہے اس لیے اس حصے کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی یہ کتاب مدارس میں داخل درس بھی ہوئی اور علماء و محققین نے اس کی شرحیں اور حاشیے بھی لکھے ہیں - اس کی ایک شرح علامہ جلال‌الدین الدوانی متوفی ۹۰۷ھ اور شیخ‌الاسلام احمد بن محمد الشهیر بحفید سعدالدین المتوفی ۹۰۶ھ نے بھی لکھی ھے - زیر نظر شرح تہذیب عبداللہ بن الحسین الیزدی کی تالیف کردہ ھے یہ شرح زیادہ متد اول اور رائج ہے - تقریباً تمام مدارس اسلامیہ میں اس کی تدریس کا چلن ہے - اسکی سب سے بڑی خوبی اس کا ایجاز اور وضوح ھے - اسی لیے علماء نے اسے زیادہ پسند کیا ہے -

علامہ عبداللہ بن الحسین الیزدی اپنے دور کے محقق علماء میں شمار کئے جاتے ہیں - المحبی نے اپنی تالیف خلاصة‌الاثر فی اعیان‌القرن الحادی عشر پر الیزدی کے

بارے میں لکھا ہے - ''صاحب التحقیقات علامة زمانه بغیر دفاع و خاتمة محققی العجم من غیرنزاع لم‌یدانه احد فی عصره منهم فی جلالةالقدر وعلوالمنزلة و کثرة الورع،، (جلد ۳ صفحه ۴۰)

الیزدی کی ساری زندگی مطالعہ کتب اور تحقیق و تدقیق میں بسر ہوئی - زندگی بھر درس و تدریس کا مشغلہ جاری رہا - بے شمار لوگوں نے ان سے علم حاصل کیا ان میں سے مشہور بہاءالدین محمد بن الحسین العاملی مرزا ابراھیم ھمدانی اور ان کے صاحبزادے حسن علی ہیں مشہور ہے کہ الیزدی بڑے زاھد و عابد اور متقی و پرھیزگار تھے - ان کے علم و تقویٰ کی وجہ سے عوام و خواص سب ان سے عقیدت و محبت رکھتے تھے - الیزدی نے قیمتی تالیفات یاد گار چھوڑی ہیں - مثلاً فقه میں شرح القواعد و شرح العجالة - تلخیص کی شرح پر حاشیه - تفتازانی کی تہذیب المنطق کی شرح حاشیه عالی حاشیه جلالیه شرح تجرید - حاشیه عالی شرح الشمسیه -

آپ کی تمام تالیفات میں ایک خوبی مشترک ہے اور وہ ھے ان کا ایجاز اور اسلوب بیان میں سلاست - ۱۰۱۵ھ میں اصفھان میں آپ کا انتقال ھو گیا -

المراجع

۱- المحبی : خلاصةالاثر فی اعیان القرن الحادی عشر

۳ : ۴ مطبوعه بیروت

۲- خیرالدین الزرکلی : الاعلام : ۳ : ۲۰۹

۳- حاجی خلیفه کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون جلد ۲ مطبوعه طهران

۴- اسماعیل البغدادی : هدیة العارفین : ۱: ۳۷۴ طبع استنبول

۵- عمر رضا کحاله : معجم المؤلفین : ۶ : ۹۴ طبع دمشق ۱۹۵۸

Brockİmann : S : II : 588 : Leiden 1942 .6

ع

۱۶۰

ملا مبارک شرح سلم العلوم

(مخطوطه نمبر ۳۴۳)

ق - م

منطق - عربی

۱- تقطیع : ۲۵ × ۱۵ س م

۲- اوراق : ۱۶۲

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : فتح محمد

۵- مؤلف : قاضی محمد مبارک بن محمد دائم ۱۱۶۲ھ

۶- آغاز : ''سبحانک ما اعظم شانک اللهم انا نحمدک و نشکرک،،

۷- اختتام : ''فهومن المبادی والتصدیق به من المقومات کما عرفت،،

۸- کیفیت : قاضی محمد مبارک بن محمد دائم بن عبدالحئی بن عبدالحلیم بن المبارک ناصحی فاروقی گوپاموی اپنے عهد کے

مشاہیر اذکیاء اور بلند پایہ فضلاء میں سے تھے گوپامئو میں پیدا ہوئے اور قاضی قطب الدین گوپاموی سے کتب متداولہ کا درس لیا پھر دہلی جا کر درس و تحقیق میں شہرت حاصل کی اور ایک طویل مدت تک یہاں تدریس میں مشغول رہے قاضی احمد علی سندیلوی اور حمداللہ سندیلوی کے معاصر تھے -

قاضی مبارک نے شرح التہذیب اور شرح المواقف پر حواشی لکھے لیکن ان کی شہرت کا باعث سلم العلوم کی وہ شرح بنی جو ان کے نام سے موسوم اور مدارس نظامیہ میں داخل نصاب ہو کر مقبول ہوئی اور جس کی تکمیل ۱۱۴۳ھ میں ہوئی -

قاضی مبارک نے شرح المواقف کے بعض ابواب کے بارے میں جو حواشی تحریر کیے تھے وہ بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں میر محمد زاہد بن محمد اسلم ہروی نے شریف جرجانی کی شرح المواقف کے حصہ 'الامور العامہ' پر حواشی لکھ کر اورنگ زیب کی خدمت میں پیش کیے تھے قاضی مبارک نے انہی حواشی پر حواشی چڑھائے جو الحاشیۃ میر زاہد علی الامور العامہ کے نام سے کئی ایک لائبریریوں میں محفوظ ہیں -

زیر نظر مخطوطہ منطق کی مشہور کتاب سلم العلوم کی شرح ہے جو قاضی محب اللہ بہاری کی تصنیف ہے سلم العلوم پر بے شمار شروحات اور حواشی لکھے گئے ہیں مگر زیادہ مقبولیت قاضی مبارک کی اس شرح کو

هوئی جوان هی کے نام ملا مبارک کے نام سے مشہور ہے -

مخطوطه اچھی اور معتنابه حالت میں ہے بیشتر مقامات پر حواشی موجود ہیں - قوله ، ومنها اور اسی قسم کے دیگر عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں کاغذ بوسیده اور مرمت شده ہے -

المراجع

۱- رحمان علی تذکره علمائے هند ، ص ۳۰۴

۲- مولانا سید عبدالحئی نزهةالخواطر (اردو ترجمه) مقبول اکیڈمی ، لاهور

۳- تاریخ ادبیات عربی ، مسلمان هند و پاکستان ، ج ۲ ، ص ۳۳۶ ، پنجاب یونیورسٹی ، لاهور

طب و فلسفه

۱ - المقالات فی الطب

۲ - موجز القانون

۳ - المیبذی

۴ - نا معلوم الاسم

المقالات فی الطب

ع

۶۱۰

(مخطوطه نمبر ۵۶۷-ب)

طب - عربی

۱- تقطیع : ۲۶ × ۱۶ س م

۲- اوراق : ۱۶

۳- خط : نستعلیق

۴- کاتب : نا معلوم

۵- مؤلف : نا معلوم

۶- آغاز : الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ محمد و آلہ اجمعین اما بعد فھذا مختصر مشتمل علیٰ زبدۃ ما یجب استحضارہ

۷- اختتام : التی لا تکون خلیطھا ترکیباً بل تکون امرا من الامور الخارجیۃ

۸- کیفیت : زیر نظر مخطوطہ ناقص الآخر ہے اور بد قسمتی سے اس کے اول و آخر کسی بھی حصے میں نہ مصنف کا نام لکھا ھوا ہے اور نہ کاتب کا -

البتہ مقدمے میں مصنف نے اس بات کا دعویٰ کیا ھے کہ اس نے اس کتاب میں فن طب کے ان تمام اصولی مباحث کو جمع کر دیا ہے جن کا استحضار ایک طبیب کے لیے ضروری ہے -

مؤلف نے یہ بھی بتلا دیا ہے کہ اس نے ان اصولوں کو متقدمین اطباء کی کتابوں سے اخذ کیا ھے -

فھذا مختصر مشتمل علٰی زبدۃ ما یجب استحضارہ من
صناعة الطب انتخبته من کتب الا قد مین

مؤلف نے کل دس مقالات مرتب کیے ہیں ۔

ورتبته علٰی عشرۃ مقالات

لیکن چونکہ یہ نسخہ نا مکمل ہے اس لیے اس میں
صرف مندرجہ ذیل تین مقالات ہیں ۔

(۱) المقالة الا و لٰی فی الامور الطبعیة

اس مقالے میں پانچ فصلیں ہیں ۔

(۲) المقالة الثانية فی تشریح العظام

اس میں بھی متعدد فصول ہیں ۔

(۳) المقالة الثالثة فی احوال بدن الانسان واسبا بھا
و علاماتھا الدالة علیھا

اس مقالے میں پانچ فصلیں ہیں ۔

یہ نسخہ خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے لیکن کتابت
کی غلطیاں بہت ہیں ۔ عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں
مخطوطہ اگر مکمل ھوتا تو اس کی افادیت میں شبہ
نہیں تھا لیکن ناقص ھونے کے باعث اس کی افادیت بہت
کم رہ گئی ہے ۔ پھر بھی جتنے مباحث موجود ہیں وہ
اصولی ہیں اور فنی لعتبار سے قابل قدر ہیں ۔

————

موجز القانون

(مخطوطه نمبر ۷۰۹)

۶۱۰

طب - عربی

ز - م

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۵ س م

۲- اوراق : ۲۰۹

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : سید علی بن سید محمد الطیب الحسینی ۱۲۳۶ھ

۵- مؤلف : ابن النفیس علاءالدین علی بن ابی حزم القرشی م ۶۸۷ھ

۶- آغاز : ''قال الشیخ الامام البحر الکامل قدوة العلماء رئیس الحکماء ابوالحسن علاءالدین علی بن ابی حزم القرشی المتطب قدر تبت هذاالکتاب علی اربعة فنون،،

۷- اختتام : ''وکان تدبیرهم واحداً واستعملوا دواء جالینوس و نمیره من العلاج المذکور،،

۸- کیفیت : عمده نسخ میں لکھا ہوا نسخه ہے - عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں صفحه ۲۲۱ سے ۳۶۳ تک صفحات بعد میں لکھ کر شامل کیے گئے ہیں اور ان صفحات کا خط اور کاغذ باقی نسخے سے مختلف ہے -

---

المیبذی

ع

(مخطوطه نمبر ۱۵۵)

۲۹۷٫۰۱

ا - ا

فلسفه - عربی

۱- تقطیع : ۲۵ × ۱۵ س م

۲- اوراق : ۱۱۸

۳- خط : نسخ

۴- کاتب : جمال‌الله تاریخ کتابت ۱۱ صفر ۱۰۱۰ھ

ترقیمہ

قد فرغ الفقیر اضعف عباداللہ جمال‌اللہ من کتابۃ و قرأۃ هذه النسخة المسماة بشرح الهداية الحکمة فی تاریخ احد عشر من شهر صفر ۱۰۱۰ھ

۵- مؤلف : میر حسین بن معین‌الدین المیبذی المتوفی ۸۷۰ھ/ ۱۴۶۶ء

۶- آغاز : الهداية امر من لديه و کل شئی یرجع الیه

۷- اختتام : عزقدره کا لکبریت الاحمر و توفیق الوصول الیه من الله الا کبر

۸- کیفیت : شرح هدایۃالحکمۃ ''میبذی،، معروف و متداول کتاب ہے تقریباً تمام مدارس اسلامیہ میں پڑھائی جاتی ہے - علامہ اثیرالدین مفضل بن عمر الابہری کی تصنیف ''هدایۃالحکمۃ،، اہل علم کے حلقوں میں کافی مقبول ہوئی اور کثیر تعداد میں علماء نے اس کی شرحیں اور حواشی لکھے لیکن بر صغیر پاک و ہند نیز ایشیائے کوچک کے اکثر علاقوں میں سب سے زیادہ مقبولیت میر حسین کی شرح ''المیبذی،، کو حاصل ہوئی -

زیر نظر مخطوطہ اگرچہ کافی پرانا ، دریدہ اور بوسیدہ ہے تاہم روشنائی کی چمک میں زیادہ فرق نہیں پڑا

ہے ۔کتاب کے سارے صفحات محشیٰ ہیں ۔ لیکن محشی کا نام معلوم نہ ہو سکا ۔

قدامت کے اعتبار سے یہ نسخہ کسی قدر اہمیت کا حامل ہے ۔ میبذی کی تاریخ وفات عمر رضا کحالہ نے ۸۷۰ھ لکھی ھے لیکن بروکلمان نے ۹۰۴ھ / ۱۴۹۸ء بتلائی ہے ۔ تفصیلات کے لیے محولہ زیریں کتب کی طرف رجوع فرمائیں ۔

المراجع

Beale :
An Oriental Biographical Dictionary : 165
Brockelmann : S : II : 294

عمر رضا کحالہ : معجم المؤلفین : ۴ : ۶۳

ف

۶۱۵

نامعلوم الاسم

(مخطوطہ نمبر ۳۴۳)

طب ۔ فارسی

۱۔ تقطیع : ۲۰ × ۱۴ س م

۲۔ اوراق : ۸

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : نا معلوم

۵۔ مؤلف : نا معلوم

۶۔ آغاز : واین هرسه خاصیت در نخود سفید تنها یافته می شود

۷- **اختتام** : و تخم خرمائے هندی پوست آں را دو رکند و خوب بساید

۸- **کیفیت** : یه مخطوطه ابتدا اور انتہا دونوں اعتبار سے ناقص ہے اس لیے مؤلف یا کاتب کا نام معلوم نه هوسکا اور نه یه پته چل سکا که یه کس زمانه میں لکھا گیا هے - اس کے زیادہ تر نسخه جات قوت باہ سے متعلق ہیں - اور اس کا تعلق معالجات سے ہے -

----

رمل و جفر

۱ - لب لباب

۲ - مفتاح الجفر

ف

لب اباب

(مخطوطہ نمبر ۱۱۴ - الف)

۱۳۳٬۳۳۵

رمل - فارسی

ن - ل

۱- تقطیع : ۲۰ × ۱۵ س‌م

۲- اوراق : ۴۳

۳- خط : نستعلیق شکستہ

۴- کاتب : قاضی غلام قادر ۶ رمضان ۱۳۰۱

ترقیمہ

واللہ اعلم بالصواب تمام شد کتاب مسمی لب لباب بدستخط قاضی غلام قادر ولد قاضی چراغ الدین ساکن قصبہ قادر آباد - - - - بتاریخ ۶ رمضان ۱۳۰۱ھ

۵- مؤلف : ناصر محمد بن حیدر رمال

۶- آغاز : الحمدللہ الذی لم یزل ولا یتغیر عن الحال

۷- اختتام :

لحیان	حمره	بیامن	انکیس
آتشی	بادی	آبی	خاکی

۸- کیفیت : یہ مخطوطہ علم رمل سے متعلق ہے - جس کے بارے میں مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ اس علم کے موجد اول حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور اس سلسلہ میں شیخ عالم زاہد معین الملۃ والدین کے حوالہ سے ایک روایت بھی نقل کی ہے -

کتاب دو مقالات پر مشتمل ہے ۔ مقالہ اول میں گیارہ فصول ہیں اور مقالہ دوم میں بائیس (۲۲) فصلیں ہیں عنوانات بخط سرخ مرقوم ہیں خط شکستہ اور معمولی ہے جا بہ جا زائچے بنا دیے گئے ہیں تا کہ سمجھنے میں دشواری اور حکم کے استخراج میں کوئی زحمت نہ ہو جو حضرات علم رمل سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لیے یہ مخطوطہ مفید ثابت ہو سکتا ہے ۔

مفتاح الجفر

(مخطوطہ نمبر ۳۸۷) ۱۳۳٬۳۳۵

جفر ۔ اردو غ ۔ م

۱۔ تقطیع : ۱۸ × ۱۰ س م

۲۔ اوراق : ۸۱

۳۔ خط : نستعلیق

۴۔ کاتب : نا معلوم

۵۔ مؤلف : میر غلام حسن بن میر محمد بخش

۶۔ آغاز : ہزاراں تعریف اس رب العالمین کی شان میں ہے

۷۔ اختتام : دفتائیل الحیوان امضائیل الانسان دفتائیل الملک ظائیل

۸۔ کیفیت : یہ مخطوطہ ناقص الآخر ہے اس لیے کاتب اور تاریخ کتابت کا پتہ نہ چل سکا ۔ تا ہم کتاب کے مقدمے کی عبارت سے مستفاد ہوتا ہے کہ یہ تیرھویں صدی ہجری کے اوائل میں تصنیف کیا گیا اور غالباً اسی دور میں اس کی کتابت بھی ہوئی ۔

کتاب کے مصنف سید محمد حسن المعروف بہ میر غلام حسن میر محمد بخش ابن میر محمد پناہ بنیرہ حضرت مخدوم شاہ جلال الدین کبیرالاولیاء پانی پتی ہیں میر غلام حسن نے سیدالسادات حضرت معصوم شاہ کی خدمت میں بارہ برس گزار کر علم جعفر کی تحصیل کی ان بارہ برسوں میں وہ مستقلاً دہلی میں مقیم رہے - تحصیل فن کے بعد انھوں نے اودھ کا رخ کیا اور محمد علی شاہ کے درباریوں میں شامل ہو گئے زوال لکھنؤ کے بعد کچھ دنوں کے لیے آپ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی لیکن بعد میں نواب مرشد آباد نے آپ کو طلب کیا اور اپنے یہاں ملازم رکھ لیا - دوران ملازمت میر غلام حسن نے ''انوارالنجوم،، کے نام سے ایک کتاب فن نجوم میں تصنیف کی اس کے علاوہ اپنے لڑکے سید دلدار حسن کو پڑھانے کے لیے علم جعفر میں ایک کتاب ''احسن التکسیر المعروف بہ مفتاح الجفر،، مرتب کی - لیکن شومئی قسمت سے مصنف کے صاحبزادے کا عین عالم شباب میں ۱۲۹۱ھ کو انتقال ہو گیا - اس واقعے نے مصنف کے قوائے فکری کو مختل و مفلوج بنا کر رکھ دیا اور وہ ترک ملازمت کر کے اپنے آبائی وطن لوٹ آئے - یہ جانکاہ حادثہ مصنف کی خرابی صحت کا باعث بنا اور کچھ ہی دنوں بعد مصنف راہی ملک عدم ہو گیا -

اس کتاب کو غالباً ایک مرتبہ عبدالستار خاں مرحوم تاجر کتب لکھنو نے طبع کرایا ہے -

شائقین علم جعفر کے لیے یہ کتاب کافی حد تک مفید و معاون رہے گی - مصنف نے علم جعفر کو دو قسموں میں منقسم کیا ہے -

۱ - اخبار ۲ - اسار

اخبار کا تعلق امور مغیبہ کی نشان دھی سے ھے - مثلاً کسی دفینہ کا پتہ بتلا دینا وغیرہ وغیرہ -

اور ''اسار،، کا تعلق تسخیرات سے ہے - مصنف نے تسخیرات کی دو قسمیں بیان کی ہیں -

۱ - تسخیرات عاوی یعنی تسخیر ملائکہ بکواکب

۲ - تسخیرات سفلی یعنی جن ، بھوت ، بادشاھوں ، حکام و شیاطین کی تسخیر -

کتاب کو خاص رمزوکنایہ کے انداز میں لکھا گیا ہے تا کہ صرف اس فن کے استاد ھی اس سے استفادہ کر سکیں اور ھر کس و نا کس کی دسترس سے بلھر ھو جائے اور کوئی نا اھل ان مطالب عالیہ پر حاوی ھو کر فتنہ و فساد نہ پیدا کر سکے -

مخطوطے کی عبارت قدیم اردو کا نمونہ ہے - مختلف مقامات پر جدولیں بنا دی گئیں ہیں - خواص الحروف کے فن سے بھی بحث کی گئی ہے -

----

اشاریے

مرتبہ

ماجدالرحمان صدیقی

و

حافظ غلام حسین

اسمائے مخطوطات بہ ترتیب موضوعات

ن‌ش	موضوع	زبان	نام	نمبر	صفحہ
۱	مصاحف	عربی	قرآن کریم	۳۶۱	۳
۲	,,	,,	قرآن کریم	۹۵	۴
۳	,,	,,	قرآن کریم	۳۶۶	۵
۴	,,	,,	قرآن کریم	۱۹۳	۵
۵	,,	عربی فارسی	قرآن کریم مترجم فارسی	۱۵۳	۷
۶	,,	,,	قرآن کریم مترجم فارسی	۳۹۶	۷
۷	تفسیر	عربی	تفسیرالبیضای (جلد ۱)	۵۸۵	۱۱
۸	,,	,,	تفسیرالبیضاوی (جلد ۲)	۵۸۶	۱۲
۹	,,	ردو	تفسیر پارہ عم	۷۰۳	۱۳
۱۰	,,	فرسی	تفسیر حسینی	۳۶۵	۱۴
۱۱	,,	,,	تفسیر حسینی	۳۴۹	۱۵
۱۲	تجوید	,,	قواعدالقرآن	۳۱۸	۱۹
۱۳	حدیث	عربی	تتمہ احادیث متواترہ	۳۲۲-ہ	۲۳
۱۴	,,	,,	صحیح البخاری	۲۵۲	۲۴
۱۵	,,	,,	مشکوۃ المصابیح	۳۰۳	۳۱
۱۶	اصول حدیث	,,	بلغۃالغریب	۳۲۲-ب	۳۷
۱۷	,,	,,	الخلاصۃ فی اصول الحدیث	۳۲۲ الف	۴۱
۱۸	فقہ	,,	البضاعۃالمزجاۃ	۳۷۲	۴۷
۱۹	,,	فارسی	بیاض صلوۃ	۲۹۲-الف	۴۸
۲۰	,,	عربی	جامع الرموز	۲۲۹	۴۹
۲۱	,,	,,	الدرالمختار	۵۶۹	۵۰

ن‌ش	موضوع	زبان	نام	نمبر	صفحه
۲۲	,,	فارسی	زبدة المسائل	۱۳۳۱-الف	۶۰
۲۳	,,	عربی	شرح خلاصة الفقه	۲۹۵	۶۱
۲۴	,,	,,	شرح الوقایه	۳۰۵	۶۲
۲۵	,,	,,	شرح الوقایه	۳۴۶	۶۳
۲۶	,,	فارسی	صغیری	۸۳	۶۶
۲۷	,,	,,	کنز الدقائق (فارسی ترجمه)	۵۱۷	۶۷
۲۸	,,	,,	مالا بدمنه	۶۸-الف	۷۰
۲۹	,,	,,	مخطوطه فقه نامعلوم الاسم	۳۳۲	۷۲
۳۰	,,	عربی	منیة المصلی	۳۹۱	۷۴
۳۱	,,	فارسی	نام حق	۱۹۵-الف	۷۶
۳۲	اصول فقه	عربی	تنقیح الاصول	۶۴۳	۷۹
۳۳	,,	,,	التوضیح فی حل غوامض التنقیح	۶۶۹	۸۱
۳۴	,,	,,	التلویح الی کشف حقائق التنقیح	۶۵۴	۸۳
۳۵	,,	,,	رسالہ اصول فقه	۳۲۲	۸۳
۳۶	,,	,,	نور الانوار	۴۹۶	۸۷
۳۷	کلام و عقائد	,,	حاشیة الخیالی علی شرح العقائد النسفیه	۳۵۷	
۳۸	,,	,,	حاشیة الخیالی علی شرح العقائد النسفیه	۲۹۰	۹۵
۳۹	,,	,,	حاشیة السیالکوتی علی حاشیة الخیالی	۲۱۲	۹۶
۴۰	,,	,,	شرح العقائد النسفی	۳۰۱	۹۷
۴۱	,,	,,	شرح العقائد النسفی	۳۵۷-الف	۹۹
۴۲	,,	,,	شرح الفقه الاکبر	۳۷۶	۱۰۰
۴۳	,,	,,	عقد الجمان فی بیان شعب الایمان	۳۲۲-ج	۱۰۴

ن‌ش	موضوع	زبان	نام	نمبر	صفحه
۴۴	,,	فارسی	كفاية الاعتقاد	۴۷۴	۱۰۵
۴۵	,,	عربی	مراة الكلام	۲۹۹	۱۰۷
۴۶	,,	,,	نامعلوم الاسم (عقائد شیعه)	۳۸۳	۱۰۹
۴۷	تصوف	فارسی	اسرار قادر	۶۲۲ الف	۱۱۳
۴۸	,,	,,	اسرار المشائخ	۴۷۳	۱۱۹
۴۹	,,	,,	در مجالس	۲۷۴	۱۲۱
۵۰	,,	,,	رفیق السالکین	۶۲۲-ب	۱۲۴
۵۱	,,	,,	سفرنامهٔ مخدوم جهانیان	۳۳۱	۱۲۷
۵۲	,,	,,	سلک السلوک	۵۱۴	۱۳۰
۵۳	,,	,,	عقائد الصوفیه	۳۹۳	۱۳۸
۵۴	,,	عربی	عوارف المعارف	۳۲۷	۱۳۹
۵۵	,,	,,	فتوح الغیب	۲۰۱	۱۴۳
۵۶	,,	فارسی	مکتوبات مجدد الف ثانی رح	۴۷۰	۱۴۴
۵۷	,,	,,	منطق الطیر	۶۴۹	۱۴۵
۵۸	,,	,,	نزهة الارواح	۳۹۱	۱۴۶
۵۹	تذکره تاریخ	,,	تاریخ دلکشائے شمشیر خانی	۳۸-ب	۱۵۱
۶۰	,,	,,	تحه قادریه	۳۵۹	۱۵۲
۶۱	,,	,,	تذکرة الاولیاء	۶۴۰	۱۵۶
۶۲	,,	اردو	تذکره بزرگان چاچڑاں	۷۰	۱۵۷
۶۳	,,	,,	مختصر جذب القلوب	۳۶۴	۱۵۹
۶۴	,,	,,	نامعلوم الاسم (تذکره آدم بنوری)	۳۸۲	۱۶۵
۶۵	,,	,,	نفحات الانس	۶۵۹	۱۷۶
۶۶	,,	,,	نفحات الانس	۶۶۰	۱۷۷
۶۷	اخلاق	,,	تسلیة المصلب	۴۸۲	۱۸۱

ن ش	موضوع	زبان	نام	نمبر	صفحه
۶۸	،،	فارسی	ذخیرة الملوک	۶۷۰؍	۱۸۲
۶۹	،،	،،	راحت القلوب	۲۸۴-ب	۱۸۴
۷۰	،،	عربی	مختصر احیاءعلوم الدین	۵۱۵	۱۸۶
۷۱	ادب	فارسی	آئینه سکندری	۴۴۵	۱۹۱
۷۲	،،	،،	آئینه سکندری	۱۷۹	۱۹۴
۷۳	،،	،،	انشائے ابوالفضل	۱۱۱	۱۹۶
۷۴	،،	،،	انشائے هرکرن ملتانی	۶۳۹	۲۰۰
۷۵	،،	،،	انشائے مادهورام	۳۲	۲۰۱
۷۶	،،	،،	انیس العشاق	۵۷۷	۲۰۳
۷۷	،،	،،	بدائع الانشاء	۶۳۱	۲۰۸
۷۸	،،	،،	بدائع الانشاء	۶۳۲	۲۰۹
۷۹	،،	،،	بوستان سعدی	۷۱۱	۲۰۹
۸۰	،،	،،	بهار دانش	۶۶۶	۲۱۰
۸۱	،،	،،	بیاض احسن	۲۹۲-ج	۲۱۱
۸۲	،،	،،	پند نامۂ عطار	۱۹۵-ج	۲۱۳
۸۳	،،	،،	تحفة الاصرار جامی رح	۵۵۵	۲۱۴
۸۴	،،	،،	تحفة الاصرار جامی رح	۱۱۹	۲۱۵
۸۵	،،	،،	جامع القوانین	۳۰۷	۲۱۶
۸۶	،،	،،	خسرو شیرین نظامی	۱۴-ج	۲۱۹
۸۷	،،	،،	دیوان حافظ	۴۱۸	۲۲۰
۸۸	،،	،،	دیوان حافظ	۳۵۱	۲۲۱
۸۹	،،	،،	دیوان واقف	۳۶۷	۲۲۲
۹۰	،،	،،	سکندر نامه (شرف نامه)	۱۴-الف	۲۲۳
۹۱	،،	،،	سکندر نامه (شرف نامه)	۴۳۳	۲۲۵
۹۲	،،	،،	سکندر نامه (اقبال نامه)	۶۳۲	۲۲۶

ن ش	موضوع	زبان	نام	نمبر	صفحہ
۹۳	ادب	فارسی	شرح گلستان سعدی	۲۷۵	۲۲۷
۹۴	,,	,,	قران السعدین	۴۴۴	۲۲۸
۹۵	,,	,,	قران السعدین	۵۵۴	۲۳۰
۹۶	,,	,,	قصه شیطان لعین	۲۸۴-الف	۲۳۱
۹۷	,,	عربی	قصیده نعتیه	۲۰۰ - و	۲۳۲
۹۸	,,	فارسی	کتاب انشاء	۲۸۸	۲۳۲
۹۹	,,	,,	کتاب سرنامہائی	۳۱۵	۲۳۳
۱۰۰	,,	,,	کریما	۱۹۵ - ہ	۲۳۵
۱۰۱	,,	,,	لیالی مجنون نظامی	۱۰۴ ب	۲۳۸
۱۰۲	,,	,,	لیالی مجنون هاتفی	۳۹۰	۲۳۹
۱۰۳	,,	,,	مجنون و لیلی خسرو	۴۲۷	۲۴۲
۱۰۴	,,	,,	محمود نامه	۱۹۵-ب	۲۴۳
۱۰۵	,,	,,	هفت پیکر نظامی	۴۱ - د	۲۴۴
۱۰۶	,,	,,	یوسف زلیخا جامی	۲۶۶	۲۴۵
۱۰۷	اوراد و	عربی	جالیة الکرب	۲۰۰-د	۲۴۹
۱۰۸	وظائف	,,	حزب البحر	۵۰۹	۲۵۳
۱۰۹	,,	,,	حزب البحر	۵۱۱	۲۵۵
۱۱۰	,,	,,	درود اکسیر اعظم	۲۰۰-ب	۲۵۵
۱۱۱	,,	,,	درود وصال	۲۰۰ - ہ	۲۵۷
۱۱۲	,,	,,	دلائل الخیرات	۴۶۷	۲۵۸
۱۱۳	,,	,,	دلائل الخیرات	۲۹۱	۲۵۹
۱۱۴	,,	,,	رساله هفت سلطان	۲۹۳-ج	۲۶۲
۱۱۵	,,	,,	سامع الدعاء	۲۰۰ - ز	۲۶۴
۱۱۶	,,	,,	صلوة الوصل	۲۹۳-ب	۲۶۵
۱۱۷	,,	,,	قصیده مبروره و دیگر اوراد	۲۰۰-الف	۲۶۶

ن ش	موضوع	زبان	نام	نمبر	صفحه
۱۱۸	اوراد و	عربی	کبیریت احمد	۲۰۰-ج	۲۶۷
۱۱۹	وظائف	عربی فارسی	کتاب‌الاذکار (اوراد)	۲۹۲-ب	۲۷۰
۱۲۰	،،	عربی	کتاب‌الوظائف	۳۸۴	۲۷۱
۱۲۱	،،	،،	مجموعه اورادو دعائے مغنی	۵۰۸	۲۷۲
۱۲۲	،،	،،	مجموعه وظائف	۲۹۳-الف	۲۷۲
۱۲۳	لغت	،،	الصحاح فی اللغة	۲۵۶	۲۷۷
۱۲۴	،،	،،	الفرق‌بین‌الکوع والکرسوع	۳۲۲-د	۲۸۲
۱۲۵	،،	،،	کنزاللغات	۷۰۸	۲۸۳
۱۲۶	نحو	،،	حاشیة عبدالغفور علی شرح جامی	۴۷۹	۲۸۷
۱۲۷	،،	،،	حاشیة علی خطبة الفوائد الضیائیه	۳۲۴-ب	۲۹۰
۱۲۸	،،	،،	حاشیة نوراللہ شستری‌علی شرح جامی	۳۲۴-الف	- ۲۹۱
۱۲۹	،،	،،	شرح هدایة النحو	۲۵۳	۲۹۴
۱۳۰	،،	،،	الفوائد الضیائیه	۴۷۵	۲۹۵
۱۳۱	،،	،،	الفوائد الضیائیه	۳۶۲	۲۹۶
۱۳۲	،،	،،	الفوائد المحمدیه	۳۲۴-ج	۲۹۷
۱۳۳	،،	،،	متن متین	۷۹	۲۹۸
۱۳۴	صرف	فارسی	زرادی	۵۱۲	۳۰۱
۱۳۵	،،	عربی	مراح الارواح	۳۲۶	۳۰۳
۱۳۶	،،	فارسی	مفید المبتدی	۳۱۷	۳۰۵
۱۳۷	،،	،،	نامعلوم الاسم	۳۴۲	۳۰۶
۱۳۸	،،	عربی	نامعلوم الاسم	۲۵۵	۳۰۷
۱۳۹	منطق	،،	تقریر ایساغوجی	۲۹۸-ب	۳۱۱

ن ش	موضوع	زبان	نام	نمبر	صفحه
۱۳۰	منطق	عربی	حاشیة علی ایساغوجی	۳۹۸-الف	۳۱۲
۱۳۱	،،	،،	حمدالله شرح سلم العلوم	۳۴۳-ب	۳۱۳
۱۳۲	،،	،،	سلم العلوم	۲۵۴	۳۱۴
۱۳۳	،،	،،	شرح التهذیب	۲۷۱	۳۱۷
۱۳۴	،،	،،	ملا مبارک شرح مسلم العلوم	۳۴۳	۳۲۰
۱۳۵	طب و	،،	المقالات فی الطب	۵۶۷-ب	۳۲۵
۱۳۶	فلسفه	،،	موجزالقانون	۷۰۹	۳۲۷
۱۳۷	،،	،،	المیبذی	۱۵۵	۳۲۷
۱۳۸	،،	فارسی	نامعلوم الاسم	۱۱۴-ه	
۱۳۹	رمل و	،،	لب لباب	۱۱۴-الف	۳۳۳
۱۴۰	جفر	اردو	مفتاح الجفر	۳۸۷	۳۳۴

اسمائے مخطوطات بہ ترتیب حروف تہجی

اسمائے مصنفین

اسمائے کاتبین و خطاطین

مخطوطات بلحاظ سنین

نش	سن	صفحہ
۱	۹۵۴ھ	۱۷۶
۲	۱۰۱۰ھ	۲۲۶
۳	۱۰۱۱ھ	۲۷۷
۴	۱۰۱۹ھ	۱۴۳
۵	۱۰۵۶ھ	۲۲۶
۶	۱۰۷۹ھ	۳ ، ۶۳
۷	۱۰۸۶ھ	۲۳۱
۸	۱۰۹۸ھ	۱۹۶
۹	۱۱۰۰ھ	۱۵۲
۱۰	۱۱ ۳ھ	۱۸۱
۱۱	۱۱۲۲ھ	۷
۱۲	۱۱۲۴ھ	۱۵۹
۱۳	۱۱۲۷ھ	۶۰ ، ۱۲۷
۱۴	۱۱۴۵ھ	۲۹۶
		۱۲۰
۱۵	۱۱۵۸ھ	۴
۱۶	۱۱۶۲ھ	
۱۷	۱۲۰۴ھ	۲۱۶
۱۸	۱۲۱۵ھ	۲۲۷
۱۹	۱۲۱۷ھ	۲۹۶
۲۰	۱۲۲۳ھ	۹۳ ، ۹۶
۲۱	۱۲۲۴ھ	۷۹
۲۲	۱۲۳۶ھ	۳۲۷

ن‌ش	سن	صفحہ
۲۳	۱۲۳۹ھ	۲۱۴
۲۴	۱۲۴۳ھ	۲۳۲
۲۵	۱۲۵۴ھ	۲۶۲
۲۶	۱۲۵۵ھ	۱۳
۲۷	۱۲۶۰ھ	۲۳۹
۲۸	۱۲۶۴ھ	۷۰، ۲۴۴
۲۹	۱۹۰۰ سمت (۱۲۶۴ھ تقریباً)	۲۲۳
۳۰	۱۲۶۷ھ	۵
۳۱	۱۲۶۸ھ	۲۲۵
۳۲	۱۲۷۰ھ	۷۹، ۱۱۳
۳۳	۱۲۷۸ھ	۳۰۱
۳۴	۱۲۷۹ھ	۱۹۱
۳۵	۱۲۸۰ھ	۲۰۸
۳۶	۱۲۸۱ھ	۲۰۰
۳۷	۱۲۸۵ھ	۳۰۵
۳۸	۱۲۸۶ھ	۲۷۳
۳۹	۱۲۹۰ھ	۷۴
۴۰	۱۲۹۳ھ	۱۰۹
۴۱	۱۳۰۱ھ	۳۳۳
۴۲	۱۳۰۳ھ	۲۳،۳۷،۸۳، ۱۰۵،۲۸۲
۴۳	۱۳۱۲ھ	۲۳۰

کتابیات

۱- آب کوثر ، محمد اکرام ، لاہور

۲- ابوالفضل ، ظہورالدین احمد ، لاہور

۳- آثار الصنادید ، سر سید احمد خان

۴- ادب نامہ ایران ، مقبول بیگ بدخشانی ، لاہور

۵- ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ ، سید عبداللہ ، لاہور

۶- اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، دانش گاہ پنجاب ، لاہور

۷- الاعلام ، الزرکلی

۸- ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون ، اسماعیل پاشا محمد امین ، طہران ۱۳۷۸ھ

۹- تاریخ ادبیات ایران ، رضا زادہ شفق ، اردو ترجمہ ، مبارزالدین رفعت ، دہلی

۱۰- تاریخی مقالات ، خلیق احمد نظامی ، دہلی ۱۹۶۶ء

۱۱- تذکرہ شعرائے کشمیر

۱۲- تذکرہ علمائے ہند ، رحمان علی ، لکھنؤ

۱۳- تذکرہ صوفیائے سندھ ، اعجازالحق قدوسی

۱۴- الجواہر المضئیہ ، القرشی

۱۵- حیات طیبہ ، مرزا حیرت دہلوی ، لاہور

۱۶- خزینۃالاصفیاء ، مفتی غلام سرور لاہوری ، اردوترجمہ لاہور

۱۷- خلاصۃالاثر ، المحبی ، بیروت

۱۸- الدرالمختار ، مجتبائی دهلی
۱۹- ردالمحتار ، ابن عابدین ، مصر ۱۳۲۳ھ
۲۰- رود کوثر - محمد اکرام - لاهور
۲۱- سلاطین دهلی کے مذهبی رحجانات - خلیق احمد نظامی -
۲۲- سفینةالاولیاء - داراشکوه اردو لاهور
۲۳- شذرات الذهب - ابن‌العماد - مصر - ۱۳۵۰ھ
۲۴- شعرالعجم - شبلی نعمانی - حمایت‌اسلام - لاهور
۲۵- صوفیائے پنجاب - اعجازالحق قدوسی - کراچی
۲٦- الضؤاللامع - السخاوی - بیروت
۲۷- علامی ابوالفضل - انتظام الله شهابی - کراچی
۲۸- فهرست المخطوطات - دارالکتب المصریه - فواد سید قاهره
۲۹- فهرست مخطوطات شیرانی - دانش گاه پنجاب - لاهور
۳۰- فهرست مخطوطات فارسیه - پنجاب پبلک لائبریری لاهور
۳۱- فهرست مخطوطات عربیه ،، ،،
۳۲- الفوائد البهیه فی تراجم الحنفیه - عبدالحئی الکنوی - مصر ۱۳۲۴ھ
۳۳- القاموس الاسلامی - احمد عطیةالله - مصر ۱۹٦۳
۳۴- کشف‌الظنون عن اسامی الکتب والفنون - حاجی خلیفه طهران
۳۵- کلیات دیوان حکیم نظامی گنجوی - وحید دستگردی ایران
۳٦- کلیات غزلیات امیر خسرو - اقبال صلاح‌الدین - لاهور
۳۷- المرقاةالمفاتیح - ملا علی قاری

٣٨- معجم المطبوعات العربيه والمعربه - سرکیس مصر ١٩٢٨

٣٩- معجم المؤلفین - عمر رضا کحاله دمشق

۴٠- مقدمه صحیح البخاری

۴١- نزهة الخواطر - عبدالحئی - اردو ترجمه - لاهور

۴٢- وفیات الاعیان - ابن خلکان - قاهره

43- A Geschichte der Arabischen Litteratur von Carl Brockelmann.

44- Encyclopeadia of Islam.

45- Persian Literature C. A, Storey, London

46- An Oriental Biographical Dictionary, By Beale, Sind Sagar Academy, Lahore

47- Catalogue of Persian Manuscripts, by Rieu,C.

48- A Literary History of Persia, By Browne, Cambridge, 1956.

49- Life and works of Amir Khusro, Waheed Mirza Lahore, 1962.

50- Shorter Excyclopeadia of Islam.

اشخاص

اماکن

کتب
